# وطن پر قربانی

یعنے

# ہالینڈ کی آزادی



مؤلفہ

جی - کے - فصیح - شہر سیالکوٹ



سنہ ۱۹۰۸ء

تعداد اشاعت ۱۰۰ - قیمت ۴ر

...ی پریس سیالکوٹ میں باہتمام سید زمان شاہ ... طبع ہوئی

# وطن پر قربانی

یعنی

# ہالینڈ کی آزادی

یہ فسانہ ۱۵۴۴ء سے شروع ہوتا ہے۔ جبکہ ہالینڈ (جہاں کے باشندے ڈچ کہلاتے ہیں) شاہ ہسپانیہ کے ماتحت تھا۔ اور شاہی حکم سے ایک مذہبی عدالت قائم کی گئی تھی۔ جس کا کام یہ تھا کہ ان لوگوں کو جو رومن کیتھلک مذہب سے روگردان ہو کر لوتھر کے پیرو بن گئے تھے گرفتار کرکے طرح طرح کے عذاب سے ہلاک کرے۔ اور اس طرح مرتدوں کو چن چن کر قتل کرے۔ یہ مذہبی جوش اس قدر ترقی پر تھا کہ نہایت خطرناک نظارے ہالینڈ کے شہروں میں دکھائی دیتے تھے۔ تمام ملک میں ایک کہرام مچا ہوا تھا۔ اور لوگوں کا جان و مال سخت غیر محفوظ تھا۔ ہسپانی حکام نے اس مذہبی سرگرمی کو اپنی نفسانی خواہشات بر لانے اور لوگوں سے روپیہ بٹورنے کا آلہ بنا رکھا تھا۔ جسکو چاہتے مرتد قرار دیکر گرفتار کر لیتے۔ اور خفیہ تحقیقات میں ایک دو گواہ پیش کرکے سزائے موت کا حکم صادر کر دیتے۔ اور اگر ان کا مطلب حاصل ہو جاتا۔ تو اُسے چھوڑ دیتے۔ ورنہ بُری طرح سے عذاب دیکر مار ڈالتے۔ یہ حالات

تھے۔ کہ ایک دن پچھلے پہر شہر لیڈن کے باہر لوگ جمع ہوئے۔ موسم جاڑے
کا تھا۔ اور نہر کا پانی اس قدر جم گیا تھا۔ کہ لوگ بآسانی اس پر چل سکتے تھے۔ اور
دستور کے موافق آج برف پر گاڑیوں کی دوڑ ہونی تھی۔ تمام شہر کے زن و
مرد تماشا دیکھنے آئے تھے۔ اور بہت سے آدمی اپنی اپنی گاڑیاں دوڑ کے
لیئے لائے تھے۔

ایک نوجوان لیڈی جسکی عمر بائیس تیئیس سال کی ہوگی۔ معہ ایک خادمہ کے
میلہ کی طرف جا رہی تھی۔ وہ بڑی خوبصورت تھی۔ اور اس نے لباس بھی نہایت
قیمتی پہنا ہوا تھا۔ اس کا نام لزیتھ تھا۔ اور وہ لیڈن کے ایک مالدار شخص
کیروس کی بیٹی تھی۔ جو دو سال ہوئے مر گیا تھا۔ اور بڑی جائداد اپنی بیٹی
کے لیئے چھوڑ گیا تھا۔ لزبتھ کے ہمراہ اس کی خالہ کلارا نامی رہتی تھی۔ اور
وہی اسکی نگہبان تھی۔ لزبتھ کے دو چچیرے بھائی تھے جنمیں سے ایک کا نام
ڈرک تھا۔ اور دوسرے کا پیٹر۔ ڈرک اصل میں الکمیار رہنے والا تھا۔ جہاں
اس کا باپ پیتل کے کارخانہ کا مالک تھا۔ چونکہ ڈرک کا ایک بڑا بھائی
تھا۔ جو اپنے والد کے بعد کارخانہ کا مالک بننے والا تھا۔ اس لیئے ڈرک
کو لیڈن میں ایک کارخانہ دار کے پاس بھیجا گیا۔ جہاں وہ کچھ عرصہ تمام
سیکھ کر اب اس کارخانہ میں حصہ دار بنگیا تھا۔ اسکی عمر تو بیس پچیس سال
کی تھی۔ اور وہ اکثر لزبتھ کے ہاں آیا جایا کرتا۔ دونوں میں بڑی محبت تھی۔ گو
کسی نے ابتک زبان نہ کھولی تھی۔ اس کی وجہ یہ تھی۔ کہ لزبتھ بڑی جائداد
کی مالک تھی۔ اور ڈرک متوسط حالت میں تھا۔ اس لیئے وہ اس انتظار
میں تھا۔ کہ اس کے پاس کافی روپیہ جمع ہو جائے۔ تو اپنی محبت کا اظہار
کرے۔ تاکہ لوگ یہ نہ کہیں۔ کہ ڈرک نے لزبتھ کی ناتجربہ کاری کا فائدہ

اٹھا کر اسکی جائداد کی خاطر اس سے شادی کی ہے۔ علاوہ اس کے ایک اور پوشیدہ وجہ بھی تھی۔ جسکا ذکر ہم پھر کرینگے۔

نزنجھ نے ڈرک کو ایک دن پہلے کہا تھا۔ کہ میلہ میں اس کے ہمراہ چلے۔ مگر ڈرک نے کہا۔ کہ میں نے ایک بڑی گھنٹی کے لئے پیتل پگھلانا ہے۔ اور جب تک پیتل ٹھنڈا نہ ہو جائے۔ تب تک میں نہیں آسکتا۔ بہتر ہے۔ کہ تم اپنی خادمہ گریٹا کے ہمراہ میلہ میں آجاؤ۔ اور میں ۳ بجے کے قریب تمہیں میلہ میں آملوں گا۔" یہی وجہ تھی۔ کہ لزنجھ صرف خادمہ کے ہمراہ میلہ میں جارہی تھی۔ جب وہ میلہ میں پہنچی۔ تو اسکو ڈرک دکھائی نہ دیا۔ اور وہ ایک طرف کھڑی ہو کر میلہ دیکھنے لگی۔ اتنے میں ایک عورت جسکی عمر تیس پینتیس سال کی تھی۔ اور جسکا چہرہ داغدار تھا۔ پھٹے پرانے کپڑے پہنے ہوئے لزنجھ کے سامنے آئی۔ اور اُسے دیکھکر کہنے لگی "او متو کبروس کی بیٹی ہے تیرا لباس کیسا نفیس اور خوبصورت ہے۔ ہاں میں تجھے خوب جانتی ہوں۔ تیرا باپ یہاں ہر وقت پر میرے ساتھ کھیلا کرتا تھا۔ اور ایک دفعہ اس نے میرا منہ چوم لیا۔ ذرا خیال کرنا۔ میرا۔ جیسے مار ڈالا گیا۔ مگر میں اس وقت بڑی خوبصورت تھی۔ ہاں۔ تیرے جیسی مہ جبیں تھی۔ ظالموں نے لوہا جلا جلا کر میرا چہرہ داغدار کر دیا ہے۔ کیونکہ میرے شوہر کو مرتد قرار دیا گیا تھا۔ اور مجھے اس کے خلاف گواہی لینا چاہتے تھے۔ مجھکو بڑا عذاب دیا گیا۔ اور میرے شوہر اور بچے کو اسی طرح سے مار ڈالا گیا۔ میں اس وقت سے پاگل ہوں۔ اور خلیج میں حیوانوں کی زندگی بسر کرتی ہوں۔ آج میں لوگوں کو کہنے آئی ہوں۔ خواہ کوئی سُنے یا نہ سُنے کہ جب تک ملعون ہسپانیوں کو ملک سے نہ نکال دو گے۔ تو کوئی دن آئیگا

کہ ہمارے بال بچے روٹی کے ٹکڑہ کو ترسیں گے۔ اور بھوک کی موت مرینگے۔ تمام گلی کوچے فاقہ کشوں سے بھر جائینگے ہاں۔ ہاں یہ بالکل درست ہے۔ یہ بالکل ٹھیک ہے۔ جب تک ملعون ہسپانی اور انکی خونی عدالتیں نیست و نابود نہ ہونگی۔ تب تک لیڈن کے باشندوں کو کبھی آسودگی نصیب نہ ہوگی" معاً اسکی نظر ایک عورت پر پڑی۔ جو درخت کے آڑ میں اسکی باتیں سن رہی تھی۔ اسے دیکھتے ہی اسکا رنگ فق ہوگیا۔ اور وہ لزبتھ سے خیرات مانگ کر کافور ہوگئی۔ لزبتھ نے بھی اس طرف نگاہ کی۔ اور معاً وہ عورت لزبتھ کے سامنے آکر کہنے لگی "لیڈی تیری صحبت اچھی نہیں!" لزبتھ نے جواب میں کہا "میں تو اُسے جانتی ہی نہیں۔ وہ خود بخود ہی میرے پاس آگئی۔" اس پر اس عورت نے کہا "وہ بڑی بدمعاش عورت ہے۔ وہ مرتد ہے اور جادوگرنی ہے۔ وہ کافر ہے۔ کلیسائے مقدس کی توہین کرتی ہے۔ اور ہمارے شہنشاہ سے باغی ہے۔ اسکی گرفتاری کے لئے انعام مقرر ہے۔ اور میں ضرور اُسے گرفتار کرکے انعام حاصل کرونگی" یہ کہکر وہ مارتھا کے تعاقب میں چلی گئی۔ اور لزبتھ نہایت غمگین ہوگئی۔ اگرچہ وہ اس عورت کو نہیں جانتی تھی۔ مگر اس کی باتوں سے معلوم ہوتا تھا۔ کہ وہ حکام کی جاسوس ہے۔ اور لوگوں کی مخبری کرنے۔ اور انکو گرفتار کرانے پر اس کا گذارہ ہے۔ گو وہ خود رومن کیتھلک کی سخت پابند تھی۔ مگر مرتد لوگوں کے عذاب دئے جانے پہ نہایت متنفر تھی۔ وہ اسی اداسی میں تھی کہ ڈرک اور ہینڈرک دونو اس کے قریب آگئے۔ لزبتھ ناراض ہوکر کہنے لگی۔ "دیکھو۔ تم نے تین بجے کا وعدہ کیا تھا۔ اور اب ساڑھے تین بج گئے

ہیں" ہیٹر نے کہا "میرا قصور نہیں - میں ڈرک کے پاس اڑھائی بجے پہنچ گیا تھا - مگر یہ پیتل ڈھالنے میں مصروف تھا - اور بہ مشکل سوا تین بجے فارغ ہوا - ہم دوڑتے آئے ہیں - ہاں اسکی خوب خبر لو - کیونکہ اسکی بدولت میں بھی دیر سے پہنچا ہوں - حالانکہ میں نے دوڑ میں شریک ہونا تھا" لزبتھ نے کہا "میرا بھائی ڈرک صرف گرجے کی گھنٹیوں اور لیبوں کے ساتھ وعدہ وفا کرسکتا ہے - اور کسی کے ساتھ نہیں" ڈرک نے اس کے جواب میں کہا "میں کیا کروں - کارخانہ میں مجھے پیتل اپنے سامنے ڈھالنا پڑتا ہے اور پیتل کسی میلہ وغیرہ کی پرواہ نہیں کرتا - اور وقت پر ہی ٹھنڈا ہوتا ہے" لزبتھ نے کہا "خوب - تم پیتل کو پھونکیں مارتے رہے اور نتیجہ یہ ہوا کہ چونکہ میرے ہمراہ کوئی مرد نہ تھا - میں ایسی باتیں سننے پر مجبور ہوئی جو مجھے نہیں سننی چاہیئے تھیں"

ڈرک نے پوچھا "وہ کیا باتیں تھیں" - اس پر لزبتھ نے مارتھا کا حال سنایا اور کہا "شائد وہ بدقسمت عورت چونکہ مرتد ہے - اس لئے وہ ذلت اور خواری کی سزاوار ہے - مگر اس کی داستان بڑی دردانگیز اور غمناک کرنے والی ہے - اور میں یہاں خوش ہونے آئی تھی نہ کہ غمناک ہونے کے لیئے" اس پر دونوں نوجوانوں نے باہم نظریں ملائیں - اور ڈرک نے کہا "مگر تم ایسا کیوں کہتی ہو کہ وہ عورت اس ذلت اور خواری کے سزاوار ہے ؟ میں اس عورت کو جانتا ہوں - اس کا نام مارتھا ہے - وہ بڑے شریف خاندان سے ہے - اور جوانی میں وہ بڑی خوبصورت تھی - اس نے ایک ایماندار آدمی کے ساتھ شادی کی - اور اس وقت سے اس کو اذیت پہنچنی شروع ہوئی - کیونکہ اس کا خاوند اور وہ خدا کی عبادت

اس طرح نہیں کرتے تھے جس طرح کہ تم کرتی ہو۔ صرف اس جرم میں حکومت نے اس کے شوہر اور بیٹے کو مروا ڈالا۔ اور اسکو مارنے کی فکر میں ہیں وہ بیچاری شہر چھوڑ کر خلیج میں چلی گئی۔ اور وہاں تنہا جیوانوں کی طرح زندگی بسر کرتی رہی۔ کہتے ہیں۔ اس صدمہ سے اس کے حواس پریشان ہو گئے ہیں۔ اور وہ پاگل ہو گئی ہے۔ لیکن اسپر بھی ہسپانی حکام اس کو قتل کرنے پر آمادہ ہیں۔ جو امید ہے۔ کہ کسی وقت مجھکو بھی قتل کر دینگے" اس پر پیٹر نے کہا "بھائی چلو تماشا میں چلیں۔ میں نے دوڑ میں شریک ہونا ہے۔ لزبتھ آؤ۔ میں تمہیں لئے چلتا ہوں" پیٹر نے لزبتھ کا ہاتھ پکڑ لیا۔ اور میدان کی طرف بڑھے۔ راستہ میں پیٹر نے لزبتھ کو کہا۔ کہ "ڈرک کے ساتھ مذہبی گفتگو نہ چھیڑا کرے۔ کیونکہ ہسپانی حکام ہم سب پر دانت رکھتے ہیں۔ اور ہمیں لوٹنے اور قتل کرنے کا صرف بہانہ ہی چاہتے ہیں" اتنے میں وہ میدان میں پہنچ گئے۔ جہاں مقابلہ کرنے والے اپنی اپنی گاڑیوں کے پاس کھڑے تھے۔ پیٹر لزبتھ کو چھوڑ کر اپنی گاڑی کی طرف گیا۔ اور ڈرک لزبتھ کے پاس ٹھہرا رہا۔ جہاں لزبتھ کھڑی تھی۔ اس کے سامنے ایک شاندار اور خوبصورت گاڑی تھی۔ جسکا گھوڑا بھی بڑا مضبوط تھا۔ اور اس کے پاس ایک نوجوان ہسپانی افسر کھڑا تھا۔ اس کا نام کونٹ جوآن تھا۔ وہ تھوڑے دن ہوئے ہیگ سے تبدیل ہو کر لیڈن میں آیا تھا۔ اور ہسپانی فوج متعینہ لیڈن کا کپتان اور کمانیڈر تھا۔ گویا لیڈن کا اصلی حاکم تھا۔ اور اہل شہر اس کے تابع فرمان تھے۔ علاوہ کو مرتدوں کی گرفتاری میں امداد دیتا۔ اور باغیوں کو پکڑ کر زندان میں ڈالنا اس کا خاص کام تھا۔ اور اس وقت وہ گاڑیوں کی

دوڑ میں شریک ہونے آیا تھا۔ اور اُسے پختہ اُمید تھی۔ کہ اس کا گھوڑا ضرور جیت جائے گا۔ اس دوڑ کا یہ دستور تھا۔ کہ ہر ایک شخص اپنی گاڑی میں ایک لیڈی جسے وہ پسند کرتا بٹھا لیتا تھا۔ اور پھر دوڑ شروع ہوتی تھی۔ جونہیں کونٹ نے لزینتھ کو دیکھا اس نے ٹوپی اُتار کر اسے سلام کیا۔ اور اس کے قریب آکر کہا "اگر مہربانی ہو۔ تو آپ میری گاڑی میں تشریف رکھئے۔ مجھے امید ہے کہ آپ کے قدموں کی برکت سے میں جیت جاؤنگا"۔ لزینتھ خاموش رہی۔ کیونکہ گو وہ کیتھلک تھی مگر دل سے ہسپانی افسروں کو نفرت کرتی تھی۔ یہ سپہ کپتان جو ان سے ڈرک کی منت کی۔ کہ لیڈی کو اجازت دے۔ ڈرک کبھی نہیں چاہتا تھا کہ لزینتھ ہسپانی افسر کے ہمراہ جائے۔ مگر اب وہ انکار نہیں کر سکتا تھا۔ کیونکہ یہ امر شائستگی کے سخت خلاف تھا۔ اور اُسے ناچار کہنا پڑا۔ کہ "اچھا میری طرف سے اجازت ہے"۔ اس پر کپتان نے لزینتھ کا ہاتھ پکڑ لیا۔ اور اس کو گاڑی میں بٹھا لیا۔ باقی گاڑیاں والے بھی تیار تھے۔ اور پیٹر بھی تیار تھا۔ اسکی گاڑی کا گھوڑا سبز تھا۔ جیسے کہ کپتان کا مشکی تھا۔ کپتان نے سب گاڑیوں کی طرف نظر کرکے لزینتھ کو کہا۔ آپ کے ہم وطن چاہتے ہیں۔ کہ میں ہار جاؤں۔ مگر مجھے امید ہے کہ میں ضرور جیت جاؤنگا۔ ہاں مجھے اس سبز گھوڑے کی طرف سے اندیشہ ہے مگر خیر مضائقہ نہیں۔ دیکھا جائیگا۔ آپ ذرا حوصلہ کے ساتھ بیٹھی رہیں اور کسی قسم کا اندیشہ نہ کریں"۔ دوڑ شروع ہوئی۔ چکر قریباً ۳ میل کا تھا۔ پہلے میل میں مشکی گھوڑے کا نمبر تیسرا اور سبز کا چوتھا تھا۔ دوسرے میل میں مشکی کا نمبر دوسرا اور سبز کا تیسرا تھا۔ تیسرے میل میں

سیاہ کا نمبر اوّل اور سبزے کا دوسرا تھا۔

سبز گھوڑا برابر بڑھا چلا آتا تھا۔ جب نصف میل باقی رہ گیا۔ تو سبزا گھوڑا مُشکی کو جا ملا۔ اور اب برابر کی دوڑ شروع ہوئی۔ مُشکی گھوڑا اُڑا آتا تھا۔ مگر سبزا بھی ہوا کو پیچھے چھوڑ رہا تھا۔ لوگ بڑی توجہ سے اس دوڑ کو دیکھ رہے تھے۔ سب کے دم بند تھے۔ اور اہل لیڈن گھبرا رہے تھے۔ کیونکہ فاصلہ اب چند گز ہی کا رہ گیا تھا۔ اچانک پیٹر نے گھوڑے کو زور سے چابک مارا۔ اور گھوڑا چھلانگ بھر کر آگے نکل گیا۔ اہل لیڈن نے جوش و خروش سے آسمان سر پر اُٹھا لیا۔ اور بے اختیار یہ نعرے مارنے لگے " ہالینڈ کی فتح۔ ملعون ہسپانی کو شکست " اور سب کے سب خوشی سے پیٹر کے گرد جمع ہوئے۔ اور اسکو مبارک باد دینے لگے۔ جبکہ کپتان جوآن بشائت شرمسار ہو کر گاڑی ذرا پرے لیگیا تا کہ لوگوں کی لعنت ملامت سے بچ جائے۔ جب کچھ دور جا کر اس نے گھوڑا روکا۔ تو ایک سارجنٹ اس کے پاس آیا۔ اور اس نے کپتان کے کان میں کچھ کہا۔ کپتان نے کہا کہ " کتنا فاصلہ ہے " سارجنٹ نے کہا۔ کہ " یہ مشکل ایک میل ہوگا " پہلے تو کپتان نے کہا۔ کہ " میں اس وقت نہیں جا سکتا۔ میرا گھوڑا تھکا ہوا ہے۔ کل صبح دیکھا جائیگا " پھر کچھ خیال کر کے کہا۔ چلو آہستہ قدم چلتے ہیں۔ لزبتھ نے کہا " صاحب۔ دوڑ تو ختم ہو چکی ہے۔ اب آپ مجھے کہاں لئے جاتے ہیں۔ میرے ہمراہی کہاں ہیں " کپتان نے کہا " آپ کے ہمراہی فاتح کو مبارکباد دینے میں مصروف ہیں۔ اور میں آپ کو تنہا چھوڑ نہیں سکتا۔ یہ کام تھوڑی دیر کا ہے۔ ہم ابھی واپس آتے ہیں " لزبتھ خاموش ہو گئی۔

گاڑی روانہ ہوئی - اور وہ تھوڑے عرصہ میں موقعہ پر پہنچ گئے - وہاں لزیتھ نے عجیب نظارہ دیکھا - وہ عورت مارتھا نامی جو اسے میلہ میں ملی تھی - ایک سپاہی کے ہاتھ میں گرفتار تھی - اور دوسری عورت میگ نامی جو مخبر تھی - وہ پاس کھڑی تھی -

کپتان نے سارجنٹ سے پوچھا - کہ کیا معاملہ ہے - سارجنٹ نے کہا " یہ عورت مارتھا نامی مرتد ہے - اس کے خاوند کو دو سال ہوئے اسی جرم میں قتل کیا گیا تھا - اس کی نسبت بھی قتل کا حکم نافذ ہوا تھا - مگر کہیں بھاگ گئی تھی اور اس کی گرفتاری کے لئے انعام کا اشتہار دیا گیا - دوسری عورت میگ نامی ہے جو سرکاری مخبر ہے - آج اس کو شناخت کر کے اس کا پیچھا کیا - اور اسے گرفتار کرا دیا - آپ مجرم کے متعلق جو مناسب سمجھیں حکم دیں - اور اس مخبر عورت کو سارٹیفکیٹ عطا کریں - کہ وہ انعام جا کر حاصل کر سکے "

کپتان نے کہا " تو تمہارا یہ منشا ہے - کہ میں اس مجرم عورت کو قیدخانہ میں بھیج دوں " سارجنٹ نے کہا " قیدخانہ میں بھیجنے کی چنداں ضرورت نہیں - کیونکہ قیدخانہ میں گنجائش نہیں - اگر حضور حکم دیں - تو اس کو برف کے گڑھے میں زندہ دبا دیا جائے - جو اس قسم کے نامی کافروں کی مناسب سزا ہے - مگر زیادہ ضروری تو یہ ہے - کہ اس مخبر عورت کو سرٹیفکیٹ عطا کیا جائے " کپتان نے پوچھا " اس مجرم کے خلاف شہادت کیا ہے "

اس پر مینگ نے حلفاً بیان کیا۔ کہ "یہ عورت مارتھا ہے۔ اور اس کو قتل کا حکم مل چکا ہے۔ اور یہ علاوہ کافر ہونے کے باغی بھی ہے۔ چنانچہ آج اس نے اس نوجوان لیڈی کے سامنے باغیانہ گفتگو کی تھی۔ جو میں نے اپنی کانوں سے سنی"۔ اس پر کپتان نے لزبتھ کو کہا "لیڈی صاحبہ۔ یہ بڑی خوش قسمتی کی بات ہے۔ کہ میں آپ کو ہمراہ لے آیا۔ کیونکہ آپ کی شہادت سے میری تسلی ہو جائے گی۔ میں کسی پر ظلم نہیں کرنا چاہتا۔ اور ان مخبروں پر جن کو انعام کا لالچ ہے۔ زیادہ اعتبار نہیں کیا کرتا۔ آپ مہربانی سے حلفیہ کہیں۔ کہ آیا اس مخبر کی شہادت صحیح ہے۔ اور کیا سچ مچ اس مجرم عورت نے باغیانہ گفتگو آپ کے سامنے کی تھی؟" کپتان جوان بڑا سفاک، سیاہ قلب اور سنگدل آدمی تھا۔ اور لالچ کے لئے مذہب۔ انصاف اور قانون کی کوئی پرواہ نہیں کرتا تھا۔ اور نہ ہی اسے کسی انسان کے ساتھ ہمدردی تھی۔ وہ صرف مطلب پرست تھا۔ مگر اس موقعہ پر منصف مزاج اور رحم دل بننے میں اس کی ایک خاص غرض تھی۔ جو آگے چلکر ظاہر ہو گی۔ لزبتھ نے کچھ جواب نہ دیا۔ اور کپتان نے پھر کہا "مہربانی کر کے جلدی بتائیے۔ کیونکہ میرا گھوڑا تھکا ہوا ہے۔ اور سردی میں کھڑا ہے۔ لزبتھ نے پھر بھی لب نہ کھولے۔ اور مارتھا نے چلا کر کہا "لزبتھ کیا تو ہسپانی عاشق کی خاطر اپنے باپ کی سہیلی کو قتل کرائیگی؟ بلکہ ہسپانی گھوڑا تو سردی کی برداشت نہیں کر سکتا مگر غریب مارتھا کو برف کے نیچے زندہ دبایا جائے گا۔ شرم ہے۔ کہ تم نے ایک ہسپانی کو اپنا یار بنایا۔ تو دیکھتی نہیں۔ کہ میرے ہم وطنوں کے ساتھ وہ کیا سلوک

کرتے ہیں۔ لزبتھ اگر تو نے میرے خلاف شہادت دی۔ تو خدا کا قہر تجھ پر نازل ہوگا۔ میں مرنے سے نہیں ڈرتی مگر میں نے مرنے سے پہلے ایک کام پورا کرنا ہے۔ اگر وہ کام پورا کرنے سے پہلے میں ماری گئی۔ تو اسکی لعنت تجھ پر پڑے گی۔ دیکھ۔ دیکھ اس مخبر عورت نے جھوٹ بولا ہے۔ اور انعام کی لالچ سے مجھے گرفتار کرایا ہے۔"

کپتان بڑا ہوشیار تھا۔ وہ اصل معاملہ کی تہ تک پہنچ گیا۔ مگر اس نے لزبتھ کے کان میں کہا۔ تاکہ کوئی اور سُن نہ سکے "لیڈی صاحبہ۔ میں ظلم نہیں کرنا چاہتا۔ اور نہ ہی اس غریب عورت کو برف میں دفن کرنا چاہتا ہوں۔ لیکن اگر تم نے مخبر کی شہادت کی تصدیق کر دی۔ تو مجرم عورت ضرور برف میں دبائی جائے گی۔ اس لئے میں آپ کو موقعہ دیتا ہوں۔ کہ آپ اچھی طرح سوچ بچار کرلیں۔ اور اگر اس عورت کو بچانا چاہتے ہیں۔ تو بچالیں۔ میں کوئی متعصب خونی نہیں ہوں۔ کہ خواہ مخواہ بندگان خدا کے خون میں نہاؤں۔ آپ کے اختیار میں ہے۔ کہ اس کو چھڑالیں۔ میں اس کے معاوضہ میں اور کچھ نہیں مانگتا۔ سوائے اس کے کہ آج شام تھوڑی دیر میرے ہمراہ سیر کیجئے۔ اور مجھے اپنے گھر آنے کی اجازت دیجئے۔ جہاں میں تین دفعہ پہلے جا چکا ہوں۔ اور ایک دفعہ بھی اندر قدم رکھنے کا مجھے موقعہ نہیں دیا گیا" لزبتھ یہ سُنکر سخت گھبرا گئی۔ کیونکہ وہ ہسپانیوں کو دل سے نفرت کرتی تھی۔ دل میں کہہ رہی تھی "الٰہی عجیب مشکل میں پھنسی۔ اگر سچ بولتی ہوں۔ تو ایک غریب دُکھیا عورت ماری جاتی ہے

اور اگر جھوٹ بولتی ہوں۔ تو ہسپانی افسر کی آمدورفت اس کے ہاں شروع ہو جائے گی" وہ دیر تک دل میں کڑھتی رہی۔ مگر آخر اس کے دل میں خیال آیا۔ کہ ایک بیگناہ کی جان بچانے سے اچھا کیا ہے۔ گو اس نے عمر بھر جھوٹ نہیں بولا لیکن اگر خفیف سا جھوٹ بول کر ایک ہم وطن کی جان بچا لے تو کیا حرج ہے۔ اور ہسپانی افسر اگر اس کے ہاں آنے جانے۔ تو کیا مضائقہ ہے۔ وہ اُسے کھا نہیں جائے گا" اتنے میں کپتان نے کہا "لیڈی صاحبہ۔ اگر آپ نے فیصلہ کر لیا ہے۔ تو حلفاً شہادت دیجئے۔ میں آپ کو حلف دیتا ہوں۔ کہ جو کچھ آپ کو معلوم ہے۔ سچ سچ بتا دیجئے۔ اچھا بتائیے۔ کیا آپ کو یہ مجرم عورت آج ملی تھی؟

لزبیتھ۔ ہاں۔ میلہ میں ملی تھی۔

کپتان۔ اور کیا اس نے بادشاہ اور مقدس کلیسیا کے خلاف الفاظ کہے تھے۔ اور تمہیں ترغیب دی تھی۔ کہ مل کر ہسپانیوں کو ملک سے نکال دو۔ جیسا کہ یہ مخبر عورت کہتی ہے۔

لزبیتھ۔ نہیں۔

کپتان۔ ذرا ٹھہرئیے۔ شاید میرا سوال ٹھیک نہیں۔ میں پھر پوچھتا ہوں۔ کہ کیا اس مجرم عورت نے آپ کے سامنے کوئی الفاظ ایسے کہے تھے۔ جو باغیانہ کہے جا سکیں؟

لزبیتھ (دل کڑا کر کے) نہیں۔

کپتان۔ تو اس نے تم کو کیا کہا تھا؟

لزیتھ ۔ مجھے اس نے یہ کہا تھا ۔ کہ وہ میرے باپ کی سہیلی تھی ۔ اور پھر مجھ سے خیرات مانگی ۔ اور چلی گئی ۔ اتنے میں یہ مخبر عورت آئی ۔ اور اس نے کہا ۔ کہ وہ مجرم عورت تھی ۔ اور اسکی گرفتاری کے لئے انعام مقرر ہے اور وہ آج ضرور اس کو پکڑوا کر انعام حاصل کرے گی ۔ یہ کہکر مخبر عورت مارتھا کے تعاقب میں چلی گئی ۔

میگ ۔ یہ محض جھوٹ ہے ۔

کپتان ۔ سارجنٹ ۔۔ اس عورت کو چپ کرا دو ۔ میری تسلی ہو گئی ہے ۔ یہ لیڈی بڑے پایہ کی ہے ۔ اور کلیسیا کی پابند ہے ۔ اور بڑی نیک ہے ۔ مجھے اس کی شہادت پر کلی یقین ہے ۔ اس کے مقابلہ میں اس مخبر اور لالچی عورت کی کیا حقیقت ہے ۔ مخبر نے انعام کی لالچ سے جھوٹ بولا ہے ۔ اور میں لیڈی کی شہادت کو اس پر ترجیح دیتا ہوں ۔ اس لئے مجرم کو چھوڑ دو ۔ اور اُسے کہدو ۔ کہ وہ جہاں چاہے ۔ چلی جائے ۔ کیونکہ میرے خیال میں وہ پاک ہے ۔ اور کسی کو ضرر نہیں پہنچا سکتی ۔

میگ ۔ آپ ذرا اُسے قیدخانہ میں تو رکھیں ۔ میں اس کے خلاف اور ثبوت پیش کرونگی ۔

کپتان ۔ قیدخانہ آگے ہی بھرا ہوا ہے ۔ وہاں مطلق گنجائش نہیں ۔

سپاہی ۔ اسے چھوڑ دو ۔ جانے دو ۔ مخبر مطلق جھوٹی ہے ۔

مارتھا تو لزیتھ کا شکریہ ادا کر کے رخصت ہو گئی ۔ اور میگ انعام کی طرف سے مایوس ہو کر بکواس کرنے لگی ۔ ۔۔ ۔۔ دو مارتھا بھاگ جاؤ ۔ کوئی مضائقہ نہیں ۔ میں پھر تمہیں گرفتار کراؤں گی ۔ اور تیری بھی خوبصورت لیڈی ۔ میں خوب خبر لونگی ۔

تو نے میرا انعام گنوایا ہے۔ اور میں تیری مخبری کرونگی۔ تو ہی مرتد ہے تیرا ہسپانی یار تجھے بچا نہیں سکے گا۔ خوب تو نے سوداگر بار چھوڑ دیا ہے اور ہسپانی افسر سے عشق لگایا ہے۔ مگر یاد رکھو ہسپانی یار سے تجھے نفع نہ ہوگا۔ میں ہسپانیوں کو خوب جانتی ہوں۔ تجھے اٹھی کیا خبر" کپتان نے ہرچند اسے منع کیا۔ مگر وہ برابر بکتی گئی۔ آخر کپتان نے سنار جنٹ اور سپاہی کو حکم دیا۔ کہ برف میں سوراخ کرکے ذرا اسکا سر اس میں رکھیں۔ تاکہ اس کا جوش ذرا ٹھنڈا ہو جائے۔ سپاہیوں نے اُسے پکڑ کر سوراخ میں اسکا سر دیا۔ اور کپتان مع لزبتھ وہیں چلا گیا۔ راستہ میں وہ بہت چکنی چپڑی باتیں کرتا گیا۔ تاکہ لزبتھ کے دل پر اس کی نسبت اچھا اثر پڑے۔ مگر لزبتھ نے اس کے جواب میں یہی کہا۔ کہ آپ نے بہت دیر لگا دی ہے۔ میرے رشتہ دار مجھے ڈھونڈھتے ہوں گے۔ اور مجھے گھر جانا ضروری ہے" کپتان نے کہا۔ کہ شہادت کے وقت میں نے عرض کر دیا تھا۔ کہ" آپ کو آج شام تھوڑی دیر میرے ساتھ سیر کرنا ہوگا اور امید ہے کہ جب میں آپ کو گھر چھوڑنے جاؤں گا۔ تو آپ مجھے شام کا کھانا بھی وہیں کھانے کے لئے کہیں گی" لزبتھ گھبرا گئی۔ اور اس سے کوئی جواب بن نہ پڑا۔ وہ ہسپانی افسر کی چالاکی سے اس کے قابو آ گئی تھی۔ اب کس طرح اس کے پھندے سے نکلے۔ راستہ میں ایک آدمی دوڑتا ہوا انہیں ملا۔ اور اس نے کپتان کو پوچھا۔ کیا" لزبتھ گاڑی میں ہے"؟ کپتان نے کہا" ہاں۔ تم کیوں پوچھتے ہو"؟ اس نے کہا۔ " میں ڈرک کے کارخانے میں ملازم ہوں۔ اور ہم سب لزبتھ کو ڈھونڈھ رہے ہیں۔ ڈرک دوسری طرف گیا ہے۔ اور میں اسطرف آیا ہوں"

اس پر کپتان نے کہا "تم جاکر ڈرک کو کہو - کہ لزبتھ صحیح وسالم اور خوش ہے - میں تھوڑی دیر سیر کرکے ابھی لیڈی صاحبہ کو گھر لے جاؤنگا - کیونکہ لیڈی صاحبہ نے خواہش کی ہے - کہ میں شام کا کھانا بھی اسی جگہ کھاؤں - ڈرک کو کہہ دینا کہ وہ بھی لزبتھ کے گھر چلے - ہم سب وہاں آج شام خوشی سے گذاریں گے"

لزبتھ کپتان کی لفاظی پر - اور بھی حیران ہوئی - مگر کچھ بس نہیں چلتا تھا وہ چپ چاپ گاڑی میں بیٹھی رہی - اور کپتان نے اسکی تسلی کے لئے کہا "لیڈی صاحبہ ناراض نہ ہوجئے - ہسپانیہ میں ایک مثل ہے - کہ جو شخص مال خریدتا ہے - وہ قیمت بھی ادا کرتا ہے - آپ نے مال خریدا ہے - اور مال آپکو پہنچ چکا ہے - اس لئے آپ کو قیمت ادا کرنی چاہئے - آپ نے مارتھا کی جان خریدی تھی - میں نے خوشی سے آپ کو دیدی - اب آپ کو چاہئے کہ قیمت مجھے ادا کریں - میری قیمت یہی تھی - کہ آپ میرے ساتھ سیر کریں - اور مجھے گھر میں بے تکلف آنے دیا کریں - اس میں آپ کا کوئی حرج نہیں - آپ کو رفتہ رفتہ معلوم ہوجائیگا - کہ ہسپانی افسر سب کے سب برے نہیں - بلکہ ان میں نیک دل اور منچلے بھی ہیں - میں گو جوان ہوں - اور جوانی کے عیب سے پاک نہیں ہوں - مگر میرا دل نہایت صاف - اور درد اور رحم سے بھرا ہوا ہے - آپ خود دیکھ لیں گی - ہاتھ کنگن کو آرسی کیا" اس طرح دم دلاسا دیتا ہوا - اور لزبتھ کے دل پر اثر ڈالتا ہوا - کپتان جوان - لزبتھ کو بیٹے گھڑی شام گذرے اس کے گھر پہونچا ::

# تیسرا باب

ڈرک۔ پیٹر۔ اور خادمہ گرٹا۔ پہلے ہی گھر میں پہونچ گئے تھے۔ اور لزبتھ
کی خالہ کٹارا انکو کوس رہی تھی۔ کہ انھوں نے کیوں لزبتھ کو تنہا چھوڑ
دیا۔ جب دروازے پر گاڑی کھڑی ہوئی۔ تو ڈرک نے کھڑکی میں
سے دیکھکر کہا۔ کہ "لزبتھ آگئی ہے۔ اور اس کے ہمراہ ہسپانی
افسر ہے" اتنے میں لزبتھ اور کپتان ادھر آگئے۔ اور لزبتھ نے کپتان
کے کہنے پر اسکو اپنے رشتہ داروں سے انٹروڈیوس کیا۔ کپتان نے
نہایت خوش مزاجی سے ڈرک کو کہا "معاف رکھئیگا۔ اگر میں نے
تھوڑی دیر کے لئے لیڈی صاحبہ کو آپ سے غصب کر لیا" اس پر
ڈرک نے کہا "تھوڑی دیر! کامل چار گھنٹے وہ ہمیں دکھائی نہیں
دی۔ آپ اسے تھوڑی دیر کہتے ہیں۔ اس کی خالہ ہمیں لعنت ملامت
کر رہی تھی۔ حالانکہ ہم اسکی تلاش میں مارے مارے پھرتے رہے۔ کپتان
نے معذرت کی اور کہا "گو آپ لوگوں کو تشویش ہوئی۔ مگر لیڈی صاحبہ
کے میرے ہمراہ رہنے سے ایک غریب عورت کی جان بچ گئی۔
آپ شاید یقین نہ کرینگے۔ میں دیگر ہسپانی افسروں کی طرح سنگدل اور
بے رحم نہیں ہوں۔ اور لوگوں کا خون بہانے سے پرہیز کرتا ہوں۔ کھانے
پر میں یہ قصہ سنا دونگا" لزبتھ ان سب کو ڈرائنگ روم میں چھوڑ
کر آپ کپڑے پہننے کے کمرہ میں گئی۔ اس نے نہایت نفیس اور قیمتی
پوشاک پہنی۔ اور ہیرے کا کنٹھہ زیب گلو کر کے جواہرات سے آراستہ

پیراستہ ہو کر ڈرائنگ روم میں آئی۔ اور مہمانوں کو کہا۔ کہ چلو کھانا کھائیں سب کھانے کے کمرہ میں آئے۔ اور کپتان نے کہا "میں چونکہ شہنشاہ معظم کا نائب ہوں۔ اس لئے میرا حق ہے۔ کہ میں میز کے سر پر میزبان کے ہمراہ بیٹھوں" اور لزبتھ کے پاس بیٹھ گیا۔ ڈرک کلارا اور پیٹر دوسری طرف بیٹھ گئے۔ کھانا نہائت نفیس تھا۔ اور کپتان کے لطیفے اور بھی مزیدار تھے۔ اس نے بارتھا کی داستان سب کو سنائی۔ اور اپنی رحمدلی کی ازحد تعریف کی۔ جس کو سنکر حاضرین کے دل پر اچھا اثر پڑا۔ اور کلارا تو کپتان پر بہت ہی خوش ہوئی۔ کپتان کا منشا یہی تھا۔ کہ سب کے دل میں اس کی نسبت اچھا خیال پیدا ہو۔ اس نے پیٹر کی بھی ازحد تعریف کی۔ جس نے آج اس سے بازی جیت لی تھی۔ پیٹر بھی بہت خوش ہوا۔ جب کھانا کھا چکے۔ تو کلارا نے کہا "لزبتھ آؤ دوسرے کمرہ میں چلیں۔ اور مردوں کو شراب پینے کا موقعہ دیں" لیڈیاں چلی گئیں۔ اور شراب کا دور شروع ہوا۔ شراب بھی اعلیٰ قسم کی تھی۔ اور سب نے دل کھولکر خوش طبعی کی۔ آخر مجلس برخاست ہوئی اور ڈرک جو کپتان کو سخت نفرت سے دیکھتا تھا۔ اس کے ہاتھ میں ہاتھ دیکر اپنے گھر پہونچا۔ پیٹر بھی اپنے مکان پر چلا گیا۔ اور کپتان جوآن اپنی کامیابی پر اتراتا ہوا۔ اور منصوبے سوچتا ہوا۔ قلعہ میں پہنچ گیا۔

صبح ڈرک اٹھا۔ تو اس کے سر میں درد تھا۔ اس نے گذشتہ دن کے واقعات پر ریویو کرنا شروع کیا۔ اور اپنے آپ کو ملامت کرنے لگا "میں نے غلطی کی کہ میں لزبتھ کے ہمراہ میلہ میں نہ گیا۔ جینے

غلطی کی کہ مسلیہ میں دیر سے پہنچا - اور لزبتھ کو ناراض ہونے کا موقعہ دیا
میں نے غلطی کی - کہ بیٹے لزبتھ کو ہسپانی افسر کی گاڑی میں بیٹھنے کی
اجازت دی - جس کے ساتھ وہ برابر چار گھنٹہ غائب رہی - اور کھانے
پر بھی اس نے اس کا ساتھ نہ چھوڑا - میں نے غلطی کی کہ رات کو شراب
زیادہ پی لی - اور میں نے سخت غلطی بلکہ حماقت کی - کہ کپتان جوآن کے
ساتھ دوستی کا عہد و پیمان کیا - اور اس کے ہمراہ گھر آیا - اس کے
دل کو یہ بات ستا رہی تھی - کہ اب تک اس نے لزبتھ پر اپنی محبت کا
اظہار نہیں کیا - اور نہ ہی لزبتھ نے اس کے ساتھ شادی کرنے کا عہد
پیمان کیا - کپتان جوآن خوبصورت وضعدار امیر نوجوان اور معزز افسر
ہے - لزبتھ بھی بڑے پایہ کی بیٹی ہے - کیا عجب ہے - کہ انہیں محبت
پیدا ہو گئی ہو - اور وہ ایک دوسرے کو پسند کرنے لگ گئے ہوں یہ
کپتان کے متعلق تو کوئی شبہ نہیں تھا - کیونکہ وہ تو لزبتھ کی خوبصورتی
سے مسحور معلوم ہوتا تھا - مگر کیا عجب ہے - کہ لزبتھ بھی اس کو چاہنے
لگ گئی ہو - کیونکہ اس کی خاطر اس نے مارتھا کی جان بخش دی تھی وہ
پشیمان تھا - کہ کیوں اس نے محبت کا اظہار کر کے لزبتھ سے عہد و پیمان
نہیں لے لیا - کیونکہ اسے یقین تھا - کہ لزبتھ اس کو چاہتی ہے - اور
اس نے کئی عاشقوں کو جو بڑے صاحب ثروت تھے - صاف جواب
دیدیا تھا - مگر محبت کے اظہار میں ایک بڑی رکاوٹ پیش آگئی تھی
اور وہ یہ تھی - کہ ڈرک نئے مذہب یعنے لوتھر کے مذہب کا پیرو تھا -
اور دو سال ہوئے اس فرقہ میں شامل ہو گیا تھا - جس کے خلاف رومن
کیتھلک کلیسیا نے تلوار اٹھائی ہوئی تھی - اور جس کے ممبر ہر روز

گرفتار کیئے جاکر پھانسی دیئے جاتے - زندہ جلائے جاتے یا برفستان میں زندہ گاڑ دیئے جاتے تھے کوئی شخص علانیہ اس فرقہ کے پیرو ہونے کا اظہار نہیں کرسکتا تھا - اور اسی وجہ سے ڈرک نے بھی اپنا راز پوشیدہ رکھا ہوا تھا - مگر مخبر ایران سب کے پیچھے لگے ہوئے تھے - اور یہاں وہاں انکو گرفتار کرا دیتے تھے -

لزبتھ چونکہ کیتھولک مذہب کی پابند تھی - اس لئے ڈرک بدون اپنا مذہب ظاہر کرنے کے اس کو شادی کے لیے نہیں کہہ سکتا تھا اور اپنے مذہب کا راز بتانے کی اس کو اجازت نہ تھی - یہی وجہ تھی - کہ وہ اب تک رُکا رہا - اور اب اسے یہ رنج سہنا پڑا - ادھر لزبتھ جاگی تو وہ بھی ناراض تھی - اور دل میں کہتی تھی "کیوں ڈرک مقررہ وقت پر میلہ میں نہ پہنچا؟ کیوں مجھے مارتھا کی باتیں سننی پڑیں؟ کیوں اس نے مجھکو گاڑی میں بیٹھنے کی اجازت دی؟ کیوں گھوڑ دوڑ کے بعد وہ مجھے لینے نہ آیا؟ تاکہ میں جھوٹی شہادت دینے اور ہسپانی افسر کے قابو میں آنے سے بچ جاتی " زیادہ غصہ اسے یہ تھا - کہ "کیوں ابتک ڈرک نے میرے ساتھ محبت کا اظہار نہیں کیا - حالانکہ میں نے اسکو کئی موقعے اس اظہار کے لئے دیئے تھے - جہانتک مناسب تھے - کیوں میں نے اسکی خاطر اتنے متمول نوجوانوں کو صاف جواب دیا - اگر میں کسی کے ساتھ شادی کرلیتی - تو ہسپانی افسر کی تاخت بازی سے بچ جاتی - اور اس مصیبت میں مبتلا نہ ہوتی - بس سارا قصور ڈرک کا ہے - اور اسی کی وجہ سے مجھے یہ تکلیف برداشت کرنی پڑی "

ادھر کپتان جوآن بھی سویرے جاگا - مگر وہ بہت خوش تھا - اس نے

کسی عورت کی ہے ایسی مہ جبین کو اپنے قابو میں لے لیا۔ کپتان کو لزبتھ کی خوبصورتی کی پرواہ نہ تھی۔ بلکہ اس کو صرف اس کے روپیہ کی غرض تھی۔ وہ روپیہ کا لالچی تھا۔ اور روپیہ کمانے کے لئے وہ دین مذہب ایمان سب کچھ دینے پر تیار تھا۔ اُسے علم تھا کہ لزبتھ بڑی مالدار ہے۔ اور ہیرے کا کنٹھہ دیکھکر تو اس کے منہ میں پانی بھر آیا تھا۔ اس کی خواہش تھی۔ کہ کسی طرح لزبتھ کے ساتھ شادی کرے۔ اور اسکی دولت اپنے قبضہ میں لاوے۔ کیونکہ اُسے جوا کھیلنے کا بڑا شوق تھا۔ اور قرضہ کے بوجھ کے نیچے وہ دبا ہوا تہا۔ مگر لزبتھ کو کس طرح شادی کرنے پر مجبور کرے؟ وہ خوب جانتا تھا۔ کہ اپنی مرضی سے لزبتھ اس کے ساتھ شادی نہ کرے گی۔ وہ سمجھتا تہا۔ کہ وہ اُسے نفرت کرتی ہے۔ اور نہایت مجبوری کی وجہ سے وہ اس کے ہمراہ رہی ہے۔ بلاشبہ وہ ڈرک کو پیار کرتی ہے۔ جب تک ڈرک زندہ ہے۔ وہ کسی اور سے شادی نہ کریگی۔ تو کیا ڈرک کو مار ڈالنا چاہئے؟ ہاں ڈرک کو راستہ سے دور کرنا ضروری ہے۔ مگر معلوم نہیں کہ ڈرک کی موت پر لزبتھ کا کیا حال ہو۔ اور کب تک وہ اسکا ماتم کرے۔ کیا عجب ہے۔ کہ چار پانچ سال تک اس کا غم غلط نہو۔ یا دنیا سے بیزار ہو کر وہ تارک بن جائے۔ اس لئے ڈرک کو مار ڈالنا ٹھیک نہیں۔ کوئی ایسی تدبیر ہونی چاہئے۔ کہ لزبتھ کے ساتھ اُسے جلدی شادی کرنے کا موقعہ ملے۔ کیونکہ دیر میں بڑا حرج ہوگا۔

یہ خیالات تھے۔ جو کپتان کے ذہن میں آرہے تھے۔ آخر اُسے ایک تدبیر سوجھی۔ اور اس نے ایک سپاہی کو بلا کر کہا۔ کہ میگ نامی

مخبر عورت کو جلدی بلا لاسکتے - سپاہی میگ کو لینے گیا - اور کپتان نے اٹھکر منھ ہاتھ دھویا - اور کپڑے پہنے - اور حاضری کھانے لگا - اتنے میں سپاہی نے آکر اطلاع دی - کہ میگ حاضر ہے - کپتان نے کہا - کہ اُسے پرائیویٹ کمرہ میں بٹھاؤ - اور میں آتا ہوں -

حاضری سے فارغ ہو کر کپتان پرائیویٹ کمرہ میں آیا - اور دروازہ بند کرکے کہا - کیا تم ہی میگ ہو ؟

**میگ** - ہاں صاحب میں ہی ہوں - جسکا سر کل اپنی برف میں ڈوبا تھا معاف کیجئے - اگر میں اس مہربانی کا شکریہ ادا نہ کروں -

**کپتان** - اوہ - عورت - ناراض نہ ہو - تو نہیں جانتی کہ میرا مدعا کیا تھا - تو نے میرے سپاہیوں کے روبرو مجھے گھورنا شروع کیا - اور اس مہ جبین کے سامنے میرے خلاف کیا کچھ کہا - میں کس طرح یہ بات برداشت کرسکتا تھا - کیونکہ میں اس مہ جبیں کے دل پر اچھا نقش بٹھانا چاہتا تھا - اور تو نے میرے کئے کرائے پر خاک ڈال دی تھی - اور میرا کھیل خراب کر رہی تھی - کیوں سمجھ گئی نہ ؟

**میگ** - ہاں صاحب میں سمجھ گئی - آپ ہمیشہ کوئی نہ کوئی کھیل کھیلا کرتے ہیں - مگر آپ کو معلوم ہونا چاہئے - کہ ایک انعام کا نقصان - دو دم برف میں غوطے کھانا میگ کو بھی کبھی فراموش نہیں ہو سکتا -

**کپتان** - بہت بہتر - تیرا حافظہ بڑا تیز ہے - مگر بات ہی کیا ہے - انعام بارہ اشرفی تھا - وہ تمکو میں دے دونگا - چلو پانچ اشرفی اور بھی - کیوں اب خوش ہو ؟

**میگ** - نہیں میں خوش نہیں - میری صرف انعام کی ہی خواہش نہیں تھی

بلکہ اس کافر عورت کی جان لینا چاہتی تھی۔ جب تک وہ زندہ ہے۔ مجھے
چین نہیں۔ کیونکہ میں نے اس کے شوہر اور بچے کے خلاف شہادت
دی تھی۔ اور میری گواہی پر انہیں قتل کیا گیا تھا۔ اگر یہ عورت زندہ رہی
تو وہ ضرور مجھکو مار ڈالے گی۔

**کپتان** ۔ اس فضول بکواس کو ختم کرو۔ تو نے اس کے شوہر اور بچے
کی جان لی۔ اگر وہ عورت چند دن زندہ رہے۔ تو کیا مضائقہ ہے۔ سُنو
میں نے تجھکو یہ بیہودہ باتیں سُننے کے لئے نہیں بلایا۔ اس کافر عورت کی
جان بخشنے میں میری ایک خاص غرض تھی۔ میں اس مہ جبیں لیڈی کو
خوش کیا چاہتا تھا۔ سُنا ہے۔ وہ بڑی مالدار ہے۔ کیوں نہیں؟

**میگ** ۔ میں اس کے خوب جانتی ہوں۔ اور اس کے باپ کو بھی جانتی
ہوں۔ اس کا باپ بڑا امیر تھا۔ اور بڑی جائداد اور نقدی اس کے لئے
چھوڑ گیا ہے۔ وہ بڑا خوش نصیب ہوگا۔ جو اس کا شوہر ہوگا۔ مگر کپتان صاحب
یہ دولت ڈرک کو ملے گی۔ آپ کو نہیں۔

**کپتان** ۔ آہ۔ میں یہی بات تیرے ساتھ کرنا چاہتا تھا۔ اچھا بتاؤ تجھے
ڈرک کی نسبت کیا علم ہے۔

**میگ** ۔ وہ الکمر کے ایک سوداگر کا لڑکا ہے۔ پیتل کے کارخانہ میں حصہ دار
ہے۔ وہ بڑا ایماندار ہے۔ کسی دن وہ بڑا مالدار ہوگا۔ شہر کا حاکم بنے گا۔
غریبوں کے لئے خیراتی شفاخانہ کھولے گا۔ اور اپنی نیک یادگار
چھوڑ جائے گا۔

**کپتان** ۔ میگ۔ تو بڑی کند ذہن ہے۔ میرا یہ مطلب نہیں۔ کہ تو ڈرک
کی تعریفوں کے پل باندھ دے۔ بلکہ میری یہ مراد ہے۔ کہ ڈرک کے خلاف

تجھکو کیا کچھ معلوم ہے ۔

میگ ۔ درست ۔ میں کند ذہن ہوں ۔ مگر ڈرک کے خلاف میں آپ کو کچھ نہیں بتا سکتی ۔ نہ وہ بدچلن ہے ۔ نہ قمار باز ہے ۔ نہ ہی شرابخوار ہے ۔ صرف کھانے کے بعد ایک آدھ گلاس پی لیتا ہے ۔ تمام دن کارخانہ میں کام کرتا ہے سویرے سوتا ہے ۔ اور سویرے جاگتا ہے ۔ اور لڑ بچوں کے ماں جو اسکی جچیری بہن ہے آ جاتا ہے ۔ اور بس ۔

کپتان ۔ اچھا وہ نماز کہاں پڑھتا ہے ۔

میگ ۔ وہ ہفتہ میں ایک دفعہ گرجے جاتا ہے ۔ مگر پادری کے سامنے گناہوں کا اقرار نہیں کرتا ۔

کپتان ۔ تو یہ مشتبہ بات ہے ۔ کیوں نہیں ؟ یہ نہایت بڑی بات ہے کیا وہ کافر نہیں ۔ ؟

میگ ۔ کیوں نہیں ۔ کافروں سے یہ شہر بھرا ہوا ہے ۔

کپتان ۔ ڈرک کافر ہے ؟ یہ تو تو نے بڑی سنائی ۔ دیکھو لزبتھ کیتھلک مذہب کی پابند ہے ۔ کیا یہ بڑی بات نہیں ۔ کہ ایک کافر اس کے ساتھ شادی کرے ۔ اور اسکی زندگی خراب کرے ۔ کیوں میگ تو بھی بڑی سچی کیتھلک ہے ۔ تیرا جی گرتا ہے ۔ کہ تیری ایک ہم مذہب ایک کافر کاشتکار ہو جائے ۔ کیوں تیری کیا رائے ہے ۔

میگ ۔ صاحب ۔ ناحق وقت کیوں ضائع کرتے ہو ۔ مطلب کی بات صاف کیوں نہیں کہتے ۔ آپ چاہتے کیا ہیں ؟

کپتان ۔ اس لیڈی کو بچانے کیلئے میں ڈرک کو کافر ثابت کرنا چاہتا ہوں چونکہ تو یہ کام ہمیشہ کرتی رہتی ہے ۔ اس لئے میں نے تجھے بلایا ہے ۔

مینگ - بہت خوب - آپ نے مجھے اس لئے بلایا ہے ؟ لیکن آپ کو معلوم نہیں - کہ یہ کام کسقدر مشکل ہے - اس کے معنی یہ ہیں - کہ میں اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھوں - یہ لوگ بڑے مستقل مزاج اور دھن کے پکے ہیں - اگر آپ ان سے چھیڑ چھاڑ نہ کریں - اور ان کو ان کے حال پر چھوڑ دیں - تو وہ بھی آپ کو نہیں چھیڑیں گے - اور کچھ نہیں کرینگے - لیکن اگر آپ نے ان کے ساتھ چھیڑ خانی کی - تو بس آپ کا خدا حافظ - بیشک شہنشاہ ہسپانیہ اس کے فرمان اور اس کے پادری اور جنگی ہم یہاں موجود ہیں - مگر یہ سب مل کر تمام مخلوق کو نہیں جلا سکتے - اور اگر یہ لڑائی چھڑ گئی - تو اہل ہسپانیہ کو ہی برے دن دیکھنے نصیب ہونگے - یہ لوگ متحد ہو کر اہل ہسپانیہ کے گلے کاٹ دینگے - اور جو ان کے چاقو سے بچ رہیں گے - انہیں کتوں کی طرح لاتیں مار کر اپنے ملک سے نکال دینگے - اور ان کے منہ پر تھوکیں گے - اور ان پر لعنت کریں گے -

ہاں - ہاں ایک دن ضرور ایسا ہوگا - یہ الفاظ میرے نہیں بلکہ اس کافر مارتھا کے منہ سے نکلے ہوئے ہیں - اور گو میں اس کی جانی دشمن ہوں - مگر میرے دل میں یہ خیال ہے - کہ یہ پیشگوئی کسی دن ضرور پوری ہوگی - اور اس وجہ سے یہ الفاظ مجھے ہمیشہ یاد رہتے ہیں اور میرے حافظے سے نہیں اترتے -

کپتان - خوب اگر یا ثقہ یہ کہتی ہے - تو وہ ضرور بہشت میں دفن کرنے کے لائق ہے - مگر اس پیشین گوئی کو کسی اور وقت پر ملتوی رکھو - جب اس کا وقت آئے گا - دیکھا جائے گا - سردست کام کی بات کرو - اچھا بتاؤ - ڈرک کے خلاف شہادت پیدا کرنے کیلئے تو کیا اجرت لیگی ؟

**میگ** - پانسو اشرفی - اس سے کوڑی کم نہیں - دیکھئے آپ کم کرنے کی کوشش نہ کریں - میں ہرگز اس سے کم نہ لونگی - کام بڑا مشکل ہے - بلکہ اپنی جان کو خطرہ میں ڈالنا ہے - آپ دو پختہ گواہ چاہتے ہیں - جنپر عدالت اعتبار کر سکے - ایسے دو گواہ پیدا کرنا خالہ جی کا گھر نہیں - آپ نہیں جانتے یہ مرتد کافر بڑے منچلے لوگ ہیں - اگر انہیں پتہ لگ جائے - کہ کوئی جاسوس ان کے پیچھے لگا ہوا ہے تو وہ فی الفور اُسے مار ڈالتے ہیں -

**کپتان** - اچھا پانسو ہی سہی - یہ روپیہ تجھے اس وقت دیا جائے گا - جب تو دو پختہ گواہ پیدا کر دیگی - چلو چھٹی ہوئی - سردست یہ ستره اشرفی انعام والی لے لو -

**میگ** - یہ تو انعام والی رقم ہوئی - مگر اس کام کے متعلق بھی کچھ پیشگی دلوائیے - میں مفت کام کرنے کی نہیں - میں آپ کی زبان پر چنداں اعتبار نہیں کر سکتی -

**کپتان** - پیشگی کتنا چاہئے -

**میگ** - ایک سو اشرفی دو -

**کپتان** - نہیں کچھ کم کرو - دیکھو اتنا لالچ نہ کرو - کام کرے گی تو تجھے کل رقم آدا کر دی جائے گی - میں اس وقت زیادہ سے زیادہ پچاس اشرفی

دے سکتا ہوں ۔

**مس بیگ** ۔ لاؤ پچاس ہی سہی ۔

پچاس اشرفی لیکر مس بیگ رخصت ہوئی ۔ اور گلی میں آکر دل میں کہنے لگی
دو کم ستاسٹھ اشرفی اچھی خاصی رقم ہے ۔ اور پوشیدہ کاغذوں کا بنڈل
جو کمرہ میں انتظار کرنے کے وقت میں نے کپتان کی میز کے خانہ سے نکال کر
جیب میں رکھ لیا تھا ۔ اس کے علاوہ ہے ۔ کیا جانئے ۔ اس میں سے کیا
کیا بھید نکلے ۔ اور میری روپیہ کی ہوس پوری ہو ۔ کپتان دراصل مفلس
ہے ۔ مگر رہتا نوابوں کی طرح ہے ۔ قمار باز بھی ہے ۔ شرابخوار بھی ہے ۔
اور بدچلن بھی ہے ۔ کوئی مضائقہ نہیں ۔ مجھے اپنے کام سے کام ۔ دیکھیں
کیا شگوفہ کھلتا ہے ۔

# چوتھا باب

اسی دن بعد دوپہر کپتان جوان نے ڈرک کو رقعہ لکھا۔ کہ "آپ نے رات کو میرے ہاں کھانا کھانے کا وعدہ کیا تھا۔ دو تین اور دوست بھی تشریف لائیں گے۔ امید کہ آپ بھی تشریف لائیں گے" ڈرک کو مطلق یاد نہ تھا کہ اس نے کوئی وعدہ اس قسم کا کیا ہے۔ وہ دل میں سخت رنجیدہ ہوا۔ مگر اب کیا کر سکتا تھا۔ اسی دن رستے میں پیٹر ملا۔ تو اس نے کہا۔ کہ شہر میں لز بتھ اور کپتان کا عام چرچا ہو رہا ہے۔ لوگ کچھ کی کچھ باتیں کہتے ہیں۔ اس پر ڈرک لز بتھ کے مکان پر گیا۔ مگر خادمہ نے کہا۔ کہ لیڈیاں باہر سیر کرنے گئی ہوئی ہیں۔ ڈرک نے کہا "وہ یہ سیر کا کوئی وقت نہیں" اس پر خادمہ نے کہا "لیڈیوں کے اشتیاق کا کیا ٹھکانا ہے۔ وہ ہر وقت سیر کر سکتی ہیں" ڈرک سمجھ گیا۔ کہ خادمہ جھوٹ بولتی ہے۔ مگر اسے یہ حوصلہ نہ پڑا۔ کہ خادمہ کو ہٹا کر اندر چلا جائے۔

ناچار وہ اُلٹے پاؤں واپس آیا۔ اور اس نے دل میں سمجھ لیا۔ کہ لز بتھ اس سے ناراض ہو گئی ہے۔ جب خادمہ نے اوپر جا کر لز بتھ کو یہ واقعہ سنایا تو اس نے ناراض ہو کر کہا "باہر سیر جانے کا بہانہ کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ صرف اتنا کہہ دینا کافی تھا۔ کہ میں اسے ملنا نہیں چاہتی۔ سنو کپتان بھی آئے تو اسے یہی کہہ دینا۔" واقعی وہ دل میں ڈرک پر سخت ناراض تھی۔ کہ اس نے اسے ایک ہسپانی افسر کے قابو میں دے دیا۔ اور وقت پر اس کی امداد نہ کی۔ اتنے میں کپتان کا رقعہ اسے ملا۔ کہ چونکہ ڈرک اور دو تین

اور دوست شام کا کھانا اس کے ہاں کھائیں گے - اس لئے وہ حاضری سے معذور ہے - اس رقعہ نے سونے پر سہاگے کا کام کیا - اور جلتی آگ پر تیل ڈالا - اور لزبیتھ نے کہا "بہت اچھا - ڈرک کو کپتان کے ہاں کھانا کھانے دو - اسے اسکا دوست بننے دو - میں بھی ڈرک کو خوب ہی مزہ چکھاؤنگی" در اصل لزبیتھ ڈرک کو بہت ہی پیار کرتی تھی - اور اس شدت پیار کی وجہ سے ہی اسکو اسپر غصہ آرہا تھا -

ٹھیک وقت پر ڈرک بیش قیمت پوشاک پہنے کپتان کے ہاں گیا - گو وہ دل میں افسردہ تھا - مگر ظاہری وضع اس نے خوش بنائی ہوئی تھی - کپتان کے ہاں دو سپاہی اس کے ماتحت افسر اور ایک ڈچ نوجوان مہمان تھے - یہ نوجوان ہیگ کا رہنے والا تہا - جہاں اسکا باپ مالدار جوہری تہا - وہ اپنے باپ کا ایک ہی بیٹا تھا - اور لیڈن میں ایک کاریگر جوہری کے پاس کچھ کام سیکھنے آیا تہا - اُسے یہاں آئے صرف دو دن ہی ہوئے تھے - اور کپتان جوان چونکہ ہیگ میں اس کا آشنا تہا - اس لئے اُسنے آج اُسے دعوت دی تھی - اس نوجوان کو برانٹ کے نام سے کپتان نے انٹروڈیوس کیا - اور جب ملاقات کی رسم ادا ہو چکی - تو سب کھانے پر بیٹھے - کھانا نہائت لطیف تھا - اور کپتان اور اس کے ماتحت افسران کے لطیفے اور بھی مزیدار تھے - سب نے نہائت خوشی سے کھانا کھایا - اور اب شراب کا دور چلنے لگا - ایک دو گلاس پینے کے بعد کپتان نے کہا - کہ آؤ جوا تاش کھیلیں - ڈرک جوا کھیلنے کا عادی تو نہ تھا - مگر وہ انکار نہ کرسکا - کھیل بتدریج شروع ہوا - اور ڈرک نے قریباً چار سو فلارنس (اشرفی) جیت لئے - جب کھیل ختم ہوا - تو ڈرک نے کہا "میں اس

روپیہ کو کیا کروں؟" اس پر کپتان نے ہنسکر کہا "بھئی تمہارا سوال نہایت عجیب ہے۔ میں نے عمر بھر کسی کو یہ سوال کرتے نہیں سُنا۔ سُنو میں جواب دیتا ہوں۔ اس روپیہ سے تم کوئی قیمتی تحفہ اپنی معشوقہ کے لیئے خرید کرو۔ اور اسکی نذر کرو۔ اچھا اگر ایسا نہیں کر سکتے۔ تو کل تم ہمیں ضیافت دو۔ اور اچھے سے اچھے کھانے کھلاؤ۔ نیز ہمیں آج کا بدلہ لینے کا موقعہ دو۔ کیوں ٹھیک ہے نہ؟" ڈرک نے کہا "اچھا اگر سب صاحبان پسند کریں۔ تو کل شام کو کھانا میرے ہاں کھائیں۔ مگر میرے کمرے چنداں شاندار نہیں ہیں" کپتان نے کہا "کمرے خواہ کیسے ہوں۔ کھانا اچھا ہونا چاہیئے"

اس پر مجلس برخاست ہوئی۔ اور برانٹ اور ڈرک دونوں رخصت ہو گئے۔ جب وہ گلی میں پہونچے۔ تو برانٹ نے کہا۔ میں آپ کے نام اپنے والد کی چٹھی لایا ہوا ہوں۔ میرا ارادہ تھا۔ کہ کل آپ کو ملونگا۔ مگر اب چٹھی کی ضرورت نہیں۔ آپ کو شائد خیال نہیں۔ میں اور آپ رشتہ میں چچیرے بھائی ہیں۔ کیونکہ ہماری مائیں آپس میں چچیری بہنیں تھیں۔ گو عرصہ ہوا ہم باہم نہیں ملے" ڈرک نے کہا "ٹھیک ہے۔ میری ماں کبھی کبھی آپ کے والد اور اپنی بہن کا ذکر کیا کرتی تھی۔ میں بڑا خوش ہوں۔ کہ آپ سے ملاقات ہو گئی۔ امید کہ ہم گاڑھے دوست بن جاوینگے" برانٹ نے کہا "ضرور" اور اس نے ڈرک کے گلے میں ہاتھ ڈالکر ایک خاص اشارہ کیا۔ جس کو دیکھکر ڈرک چونک پڑا۔ مگر برانٹ نے کہا "خاموش رہئے"

امید کہ کل باتیں کرینگے" ایک موقعہ پر پہنچ کر دونوں جدا

ہو گئے۔ اور اپنے اپنے ڈیرے کو چلے گئے۔

دوسرے دن ڈرک کاروبار سے جلدی فراغت حاصل کر کے ڈیرے
آ گیا۔ اور ضیافت کے انتظام میں مصروف ہوا۔ پہلے تو چاہا۔ کہ
لو تھیو کے ہاں جائے۔ اور اس سے امداد مانگے۔ مگر گذشتہ دن کے
سلوک نے اسے اجازت نہ دی۔ پھر اس نے مکان کی مالکہ کو پوچھا۔
اس نے کہا سب سے بہتر انتظام یہ ہے۔ کہ کسی ہوٹل والے کو ٹھیکہ
دیدو۔ وہ ایک ہوٹل والے کے پاس گیا۔ اور اس نے نہایت نفیس کھانا
تیار کرنے کا وعدہ کیا۔

ٹھیک شام کو مہاشہ اور تینوں ہسپانوی افسر آ گئے۔ ڈرک نے دوسری
منزل کے دو کمرے کرایہ پر لے رکھے تھے۔ ایک خوابگاہ اور ایک نشست
گاہ تھی۔ نشست گاہ میں اس نے مہمانوں کے کھانے کا انتظام کیا۔
اور ہر طرح اسے آراستہ کیا۔ کھانا بھی نہایت نفیس ہو کر آیا۔ اور ہوٹل
کے خدمتگاروں نے خدمت کا پورا حق ادا کیا۔ ایک کپتان جوان
بول اٹھا "کیا یہاں بھوت رہتے ہیں۔ مجھے ابھی ایک دکھائی دیا ہے"
سب نے اس پر تمسخر اڑایا۔ اور کپتان خاموش ہو گیا۔ جب کھانے سے
فراغت حاصل ہوئی۔ تو شراب اور جوا شروع ہوا۔ آج بھی ڈرک
کی جیت رہی۔ اور اس نے قریباً چھ سو فلارنس کپتان جوان سے جیت
لئے۔ کپتان نے کھینچ کر کہا "میرے دوست شیطان جوئے میں
تمہارا مددگار ہے۔ تم جوئے میں بڑے خوش نصیب ہو۔ اور اس
لئے میری رائے ہے۔ کہ عشق میں تم بدنصیب ثابت ہو گے۔ میں
اور زیادہ نہیں کھیل سکتا" ڈرک نے کہا۔ میں بھی زیادہ کھیلنا

نہیں چاہتا - اور دونوں بستر سے اُٹھکر کھڑکی کی طرف آئے - ڈرک نے کہا "کپتان تم بڑے بدقسمت ہو" کپتان نے کہا "بیشک میں ایسا بدنصیب ہوں - کہ چھ ماہ تک تمہارا فیس کھانا یاد رکھوں گا" ڈرک نے کہا "اگر تم ایسے تنگ ہو - تو اپنا روپیہ واپس لے لو" کپتان نے کہا - اس میں میری ہتک ہے - ہاں اگر قرضہ کے طور پر مجھے ایکہزار دیدو - تو میں تمہارا بڑا مشکور ہونگا" ڈرک نے فوراً ایک ہزار کے نوٹ نکال کر اس کے حوالہ کئے - کپتان لیکر بہت خوش ہوا - اور ماتحت افسروں کو ہمراہ لیکر خوش خوش رخصت ہوا - جب برانٹ اور ڈرک رہگئے - تو برانٹ نے کہا "بھائی بھائی - کوئی سنتا تو نہیں" ڈرک نے کہا - اتنی رات گذرے یہاں کون آئیگا" آؤ ہم باتیں کریں" اس پر ڈرک نے کچھ اشارہ کئے - اور اس کے جواب برانٹ نے دئے - دونوں پر ثابت ہو گیا - کہ وہ نئے مذہب کے پیرو ہیں برانٹ نے کہا "بھائی تم واقعی خوش نصیب ہو - اس ملعون سپاہی پر تم نے خوب ہاتھ صاف کئے - ڈرک نے کہا "میرے بھائی میرے جو کچھ جیتا تھا - سب کا سب کپتان کو دیدیا" اسپر برانٹ نے کہا "بھائی ہاں میں جانتا ہوں - کہ کپتان تنگ دست ہے - ہیگ میں بھی اسکا یہی حال تھا - قرضہ مانگ کر گذارہ کرتا تھا - مگر جوئے کی عادت نہیں چھوڑتا - خیر اس موذی کو قابو میں رکھنا ضروری ہے" سنو مجھے بڑی خوشی ہوئی - کہ تم بھی نئے مذہب کے پیرو ہو - میں - میرا باپ میری ماں اور میری معشوقہ جس کے ساتھ میری شادی عنقریب ہونے والی ہے - سب کے سب نئے مذہب کے پیرو ہیں -

اس پر ڈرک نے آہ سرد بھر کر کہا۔ "میرے دوست میری معشوقہ بھی مہ جبین اور حسین ہے۔ مگر مشکل یہ ہے۔ کہ وہ کیتھولک مذہب کی پابند ہے اور میں اپنا راز بتائے بغیر اس سے شادی نہیں کر سکتا۔" اس پر برانٹ نے کہا۔ "واہ شادی کر لو۔ اور آہستہ آہستہ اُسے تعلیم دے کر اپنے مذہب کا پیرو بنا لینا۔" ڈرک نے کہا۔ "بہت بہتر اچھا آؤ دعا مانگ لیں۔ اور انجیل پڑھیں۔" برانٹ نے کہا تمہارے پاس انجیل ہے۔ ڈرک نے کہا۔ "ہاں ہے۔ اور میں نے بڑی قیمت پر خرید کی تھی۔" انجیل خریدنا تو آسان ہے۔ مگر پاس رکھنا مشکل ہے۔ کیونکہ انجیل کا پاس رکھنا گویا اپنی موت کا فتویٰ جیب میں رکھنا ہے۔ دیکھو میں نے کس احتیاط سے اُسے رکھا ہوا ہے۔" اور اس نے میز کا ایک چور خانہ نکال کر اسمیں سے انجیل نکالی۔ دونوں نے ایک ایک باب پڑھا۔ اور دعا مانگی۔ دعا مانگ کر برانٹ رخصت ہوا۔ اور ڈرک انجیل خانہ میں رکھکر بستر پر سو گیا۔ مگر اُسے نیند نہ آئی۔ اور اس نے پھر انجیل نکالی۔ اور چھاتی کے ساتھ لگا کر سو گیا۔ یہ نسخہ اسے ایک پادری نے بتایا تھا۔ جب گہری نیند اس پر غالب آئی تو اُسے خواب آیا۔ کہ کوئی دہشت ناک شکل اُس کے کمرہ میں گھس آئی ہے۔ اس نے چور خانہ کھولا ہے۔ اور پھر وہ شکل کمرہ سے نکل گئی ہے۔ جب وہ سویرے اُٹھا۔ تو نہایت اُداس تھا۔ کیونکہ رات کا پریشان خواب اُسے تکلیف دے رہا تھا۔
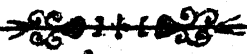
# پانچواں باب

کپتان جو آن حاضری پر بیٹھا ہوا تھا۔ کہ خدمتگار نے میگ کی اطلاع کی۔ کپتان نے کہا۔ اسے پرائیویٹ کمرہ میں بٹھاؤ۔ میگ نے کمرہ میں جاتے ہی وہ کاغذات میز کے خانہ میں رکھدئے۔ جو پہلے دن وہ لیگئی تھی۔ اور ایک چابی سے ایک اور خانہ کھولا۔ اس میں سے اسے ایک چھوٹا سا پولندہ ملا۔ جو اس نے جیب میں رکھ لیا۔ اتنے میں کپتان کمرہ میں آیا۔ اور میگ نے اس کو کہا۔ کہ وہ رات کو ڈرک کے مکان میں گئی تھی۔ کپتان کو بھوت کا نظارہ یاد آگیا۔ اور اس نے کہا ٹھیک ہے۔ اس کے بعد میگ نے کہا۔ کہ واقعی ڈرک کافر ہے۔ اس نے انجیل پڑھی اور دعا مانگی۔ اسپر کپتان نے کہا۔ کہ کیا تو انجیل لائی ہے۔ مگر اس نے کہا کہ نہیں۔ کیونکہ انجیل چور خانہ میں نہیں تھی۔ پھر اس نے انعام کا تقاضا کیا۔ مگر کپتان نے کہا۔ کہ تیری شہادت غلط ہے۔ اگر تو سچی ہوتی۔ تو انجیل ضرور لاتی۔ چنانچہ اس نے ناراض ہوکر میگ کو نکال دیا۔ اور اسے کچھ نہ دیا۔ اور پچھلے پہر لزبتھ کے ہاں آیا۔ اور لزبتھ کو الگ کمرہ میں لیجا کر اظہار محبت کیا۔ لزبتھ نے اس کے ساتھ شادی کرنے سے صاف انکار کیا۔ اس پر کپتان نے کہا۔ کہ میں جانتا ہوں۔ تو کیوں میرے ساتھ شادی کرنے سے انکار کرتی ہے۔ مگر ایک بات میرے دل کو سخت صدمہ دے رہی ہے۔ کہ جس شخص کے ساتھ تم شادی کرنا چاہتی ہو

وہ کافر ہے۔ اور میں نہیں چاہتا۔ کہ ایک کافر کے ساتھ تم شادی کر کے ہمیشہ کی مصیبت میں پڑو" لزبتھ نے کہا۔ کہ " یہ بڑا سنگین الزام ہے۔ اور اس کا ثبوت ضرور تو ہے"۔ اسپر کپتان نے ایک کاغذ نکالا۔ جسپر ایک شخص کا خفیہ بیان تھا۔ کہ ڈرک کافر ہے۔ اور اس نے اس کو انجیل پڑھتے دیکھا ہے۔ یہ دیکھکر لزبتھ کا رنگ فق ہو گیا۔ اور کپتان نے کہا کہ " اگر مارتھا کی طرح تم ڈرک کو بھی بچانا چاہتی ہو۔ تو میرے ساتھ شادی کا اقرار کرو۔ ورنہ میں اسکو آج ہی گرفتار کر کے خونی عدالت کے حوالہ کئے دیتا ہوں۔ ابھی کچھ بگڑا نہیں۔ اگر تم اس بات کا مزید ثبوت چاہتی ہو۔ تو خود ڈرک سے پوچھ لو۔

اتنے میں خادمہ نے آکر کہا۔ کہ ڈرک آیا ہے۔ اور اندر آنا چاہتا ہے کپتان نے لزبتھ کے کان میں کہا۔ کہ " اچھا موقعہ مل گیا ہے۔ تم ابھی اس سے دریافت کر لو۔ میں دوسرے کمرہ میں چھپ جاتا ہوں" لزبتھ نے خادمہ کو کہا۔ کہ ڈرک کو آنے دے۔ جب ڈرک آیا۔ تو لزبتھ نے آتے ہی اسکو کہا " ڈرک میں تم سے ناراض ہوں۔ مگر تم جانتے ہو۔ کہ میں تم سے محبت کرتی ہوں۔ اچھا بتاؤ۔ کہ سچ مچ تم کیتھلک مذہب سے رو گرداں ہو کر کافر بنگئے ہو۔

اسپر ڈرک نے کہا۔ کہ کوئی اور شخص اگر پوچھتا۔ تو میں ہرگز نہ بتاتا۔ مگر تم سے میں یہ راز مخفی نہیں رکھ سکتا۔ یہی وجہ تھی۔ کہ میں نے ابتک محبت کا اظہار نہ کیا تھا۔ بیشک میں نئے مذہب کا پیرو ہوں۔ جسے تم کفر کہتے ہو" اسپر لیڈی نے کہا " اگر تم کافر ہو۔ تو میں تم سے شادی نہیں کر سکتی۔ جب تک کہ تم نیا مذہب چھوڑ کر بیتھولک نہ بنجاؤ۔

اور اپنے گناہوں کا پادری کے سامنے اقرار نہ کرو" ڈرک نے کہا۔ "میں اپنا مذہب ترک نہیں کر سکتا۔ خواہ تم مجھ سے شادی کرو یا نہ کرو" لزبتھ نے کہا "تو اچھا آئندہ کے لئے ہمارا تعلق قطع ہو گیا ہے تم اب جاؤ" ڈرک نہایت دلگیر ہو کر واپس آیا۔ اور کپتان نے دوسرے کمرے سے نکلکر کہا "شاباش لیڈی۔ تو نے اپنا پارٹ خوب ادا کیا ہے۔ تو میں اس کاغذ کو پھاڑ ڈالتا ہوں۔ میں نے وعدہ پورا کر دیا ہے تم بھی اپنا وعدہ پورا کرو۔ اگر تین ہفتہ کے اندر ہم میاں بی بی نہ بن گئے تو ڈرک زندان عذاب میں مبتلا ہو گا۔ اچھی طرح یاد رکھنا" یہ کہہ کر کپتان تو چلا گیا۔ اور لزبتھ رونے لگی۔ اور آخر اس نے دل کڑا کر کے یہ نیت کی۔ کہ جو ہو سو ہو ڈرک کو ضرور بچانا چاہئے۔ چنانچہ کپتان کی آمدورفت اس کے ہاں شروع ہو گئی۔ اور تین ہفتہ کے بعد انکی شادی ہو گئی۔

شادی کے بعد کپتان نے لزبتھ کی دولت پر ہاتھ صاف کرنا شروع کیا۔ ہر روز روپیہ کا تقاضا کرتا۔ اور لزبتھ ڈر کے مارے اسے دے جاتی حتیٰ کہ دس ماہ میں لزبتھ کی ساری جائداد گاؤ خورد ہو گئی۔

برانٹ ابھی تک لیڈن ہی میں تھا۔ ایک دن وہ اپنے کمرہ میں بیٹھا ہوا تھا۔ کہ میگ اس کے پاس آئی۔ اور اس نے کہا۔ کہ اگر کچھ خرچ کرو۔ تو ایک لیڈی کو جو سخت عذاب میں ہے۔ مصیبت سے رہا کیا جائے۔ برانٹ نے پوچھا۔ وہ کون لیڈی ہے۔ میگ نے کہا وہ لزبتھ ہے۔ میرے پاس اس بات کا کامل ثبوت موجود ہے۔ کہ کپتان جوآن کی جائز بی بی ہسپانیہ میں ہے۔ اور اسکے دو بچے بھی

ہیں۔ وہ خرچ کے لیئے اس کو خطوط لکھتی رہتی ہے۔ یہ خطوط اور اس کی تصویریں نے کپتان کی میز سے لیئے تھے۔ تم چاہو۔ تو مجھ سے خرید لو۔ پرائٹ نے فی الفور روپیہ دیکر خطوط اور تصویر وغیرہ خرید لیئے۔ اب چونکہ وہ ذی وجاہت اور بارسوخ آدمی تہا۔ اس نے اعلےٰ افسروں کے پاس وہ ثبوت بھیج دیئے۔ اسپر کپتان پر مقدمہ بنایا گیا۔ اور اس کو عدالت سے چودہ سال قید کی سزا دیگئی۔

لزبتھ آزاد ہوگئی۔ مگر وہ نہایت نڈھال تھی۔ اور اس سے اس کو کوئی خوشی نہ تھی۔ جائداد سب تباہ ہوچکی تھی۔ اور ڈرک اس سے قطع تعلق کرچکا تھا۔ علاوہ اس کے عنقریب اس کے ہاں کچھ پیدا ہونے والا تھا۔ دو تین دن تو وہ اسی مغموم حالت میں رہی۔ آخر ایک شام کو گھبرا کر وہ گھر سے نکلی۔ اور خلیج ہاربیمر کی طرف چلی گئی۔ اس خلیج میں کئی ایک چھوٹے چھوٹے جزیرہ ساحل سمندر پر تھے۔ جن کو ہاربیمر کہتے تھے۔ اور شہر لیڈن سے چند میل کے فاصلہ پر تھے۔ مگر یہ جزیرے بالکل غیر آباد تھے۔ رات چاندنی تھی۔ اور لزبتھ کنارہ پر کھڑی ہو کر پانی دیکھنے لگی۔ وہ خیالات میں ایسی مستغرق تھی۔ کہ اُسے کچھ معلوم نہ تھا۔ کہ وہ کیا کر رہی ہے۔ وہ ساحل میں اُتری اور پانی میں چلنے لگی۔ سامنے چند قدم پر ہی ایک جزیرہ تھا۔ پانی جہاں کم تھا۔ مگر جوں جوں وہ آگے بڑھتی گئی۔ پانی بڑھتا گیا۔ حتیٰ کہ پانی اس کے سر سے نکل گیا۔ اور بے اختیار اسکی چیخ نکل گئی۔ جب اُسے ہوش آیا۔ تو وہ ایک جھونپڑی میں ایک چارپائی پر لیٹی ہوئی تھی۔ اور ایک بڈھی ...... مالش کر رہی تھی۔ لزبتھ نے آنکھیں کھولکر پوچھا۔ کہ میں کہاں ہوں

اور کس طرح یہاں آئی ہوں "۔ مارتھا نے کہا " میں اس جزیرہ میں
چھپ کر رہتی ہوں۔ کیونکہ یہاں کسی آدمی کا گذر نہیں۔ میں رات کو اپنی چھوٹی
کشتی کنارہ کی طرف لیجا رہی تھی۔ کہ میں نے ایک چیخ سنی۔ اور فی الفور
پہنچ کر تم کو پانی میں سے نکالا۔ اور بیہوش یہاں لائی۔ پھول سونگھنے اور
اور مالش سے تمہیں ہوش آ گئی ہے۔ خدا کا شکر ہے۔ کہ تم زندہ بچ گئی ہو
مگر کیوں تم نے اپنے آپ کو غرق کیا "۔ لزبتھ نے سارا قصہ سنایا۔ اور
مارتھا نے کہا مجھے یقین تھا۔ کہ ہسپانی افسر کے ساتھ تمہاری شادی کا
نتیجہ اچھا نہ ہوگا۔ خیر خدا تعالیٰ تمہیں تم یہاں رہو۔ میں تمہارے کھانے
کے لئے اچھی اچھی چیزیں لے آیا کرونگی۔ بہت سے لوگ میری امداد
کرتے ہیں۔ لزبتھ کچھ دن وہاں رہی اور آخر ایک دن اس کے ہاں
لڑکا پیدا ہوا۔ مارتھا نے پوچھا " کیا اس لڑکے کو سمندر میں غرق کر دیا
جائے۔ کیونکہ وہ ہسپانی ظالم اور دھوکے باز کے نطفہ سے ہے "؟
مگر لزبتھ نے کہا " خدا کے واسطے اس کو مت مارو۔ آخر میرا بیٹا
ہے۔ میں اسے مارنا نہیں چاہتی "۔ مارتھا نے کہا " اچھا اسے زندہ
رہنے دو۔ مگر اس کے ہاتھ سے کسی وقت تم پر مصیبت آئے گی۔"
لزبتھ چند دن کے بعد صحت یاب ہو گئی۔ اور ایک دن وہ جنگلی جزیرہ
میں درختوں کے جھنڈ میں کھڑی تھی۔ کہ کسی کے پاؤں کی آہٹ سنائی
دی۔ اس نے مڑ کر دیکھا۔ تو ڈرک گھٹنے ٹیک کر اس کے سامنے کھڑا
تھا۔ لزبتھ حیران رہ گئی۔ مگر ڈرک نے کہا۔ پیاری لزبتھ مجھے
علم ہے۔ کہ جو کچھ تو نے کیا۔ میرے لئے کیا۔ اپنی جائداد بھی برباد
کرائی۔ اور اپنی جان بھی عذاب میں ڈال لی۔ اور یہ سب کچھ

تو نے صرف میری جان بچانے کی خاطر برداشت کیا - اب تو آزاد ہے اور میں پھر شادی کی درخواست کرتا ہوں " لز بتھ کے دل سے ڈرک کی محبت دور نہیں ہوگئی تھی - اس نے ڈرک کو دوڑ کر گلے سے لگا لیا -

مارتھا سے اجازت لیکر ڈرک اور لزبتھ لیڈن میں آگئے - اور چھ ماہ بعد انکی شادی ہوگئی - کپتان جو آن کے بیٹے کو جس کا نام ایڈرین رکھا گیا - ڈرک نے متبنیٰ بنا لیا - اور دو سال بعد لزبتھ کے ہاں اور لڑکا پیدا ہوا - جسکا نام فواسٹے رکھا گیا - اور جو ہمارے اس فسانہ کا ہیرو ہے -

گذشتہ باب میں جو واقعات مذکور ہوئے۔ انہیں کئی سال گذر گئے ہیں۔ لزبتھ کے دونوں بیٹے ایڈرین اور فائے خاصے جوان ہیں۔ اور خود لزبتھ کے بال سفیدی پکڑ رہے ہیں۔ وہ بھی عرصہ سے نئے مذہب کی پیرو بنگئی ہوئی ہے۔ اور اس کے بیٹے بھی نئے مذہب کے پابند ہیں۔ اگرچہ کافروں کو برابر پکڑ پکڑ کر قتل کیا جاتا ہے۔ اور ہسپانی حکام نے رعایا کا دم ناک میں کر رکھا ہے۔ مگر ڈرک اور اس کے لواحق ابھی تک محفوظ ہیں۔ اور کسی نے ان کو ابھی تک نہیں چھیڑا۔ ایک پوشیدہ مکان میں وہ ایک ایک کرکے نماز پڑھنے جاتے ہیں۔ اور ایک ایک دو دو کرکے واپس آتے ہیں۔ تاکہ کسی کو انپر شبہ نہ ہو۔

ایڈرین جسکی عمر اب چوبیس سال کی تھی۔ امیرانہ مزاج کا تھا۔ اور وہ زیادہ تر پڑھنے لکھنے اور شعر بنانے میں مصروف رہتا تھا۔ مگر فائے اپنے باپ کے کارخانہ میں جاتا اور وہاں کام کرتا تھا۔ ڈرک کے پاس ایک ملازم بھی تھا۔ جسے اسنے بڑی مصیبت سے بچایا تھا۔ اس کا نام مارٹین تھا۔ وہ جزیرہ فریزلنڈ کا رہنے والا تھا۔ جو ہالنڈ کے قریب ہے۔ اور ہالنڈ میں ہی شامل ہے۔ یہ بڑا تنومند اور قوی ہیکل تھا۔ اور ایک لمبی تلوار اس کی کمر میں لٹکی رہتی تھی۔ جس کے چلانے میں وہ بڑا ماہر تھا۔ وہ بڑا بے باک اور بہادر تھا۔ اور اپنی تلوار کا نام اس نے "خاموشی" رکھا ہوا تھا۔ کیونکہ اس کا مقولہ تھا

کہ جس سر پر اسکی تلوار اُترتی ہے۔ اسکو ہمیشہ کے لیئے غائب نش کر دیتی ہے۔ اس کی عمر اس وقت چالیس سال کی تھی۔ اور دس سال سے وہ ڈرک کی خدمت نہایت وفاداری سے کر رہا تھا۔

برانٹ کام سیکھ کر اپنے وطن ہیگ میں چلا گیا تھا۔ اس کا باپ فوت ہو گیا تھا۔ اور اس وقت وہ بڑا مالدار جوہری گنا جاتا تھا۔ اس کے پاس اس قدر زر و جواہر تھا کہ بادشاہ بھی اسکا رشک کھاتے تھے۔ ڈرک اور لزبتھ ابتدا میں برانٹ کو ملنے جاتے رہے۔ مگر اب انکو ملے ہوئے عرصہ گذر چکا تھا۔

پیٹر بھی صحیح وسالم تھا۔ اور اکثر ڈرک کو ملا کرتا تھا۔ میگ مع اپنے شوہر سائمن کے جس کا لقب قصاب تھا۔ ابھی تک مجبری پر گذارہ کرتی تھی۔ اور کئی بیگناہوں کا خون کرا چکی تھی۔ مارتھا بھی ابھی تک زندہ تھی۔ اور اپنے جزیرہ میں رہا کرتی تھی۔

ایک دن فاسٹے۔ ڈرک اور مارٹین مقررہ مقام پر نماز پڑھنے گئے اس دن انکی جماعت کا ایک ممبر جانسن نامی قتل کیا جاتا تھا۔ اور سب بھائی اس کے لیئے دعا کرنے جمع ہوئے تھے۔ پادری نے نہایت فصاحت سے وعظ کیا۔ اور اپنے ہم مذہبوں کو تاکید کی۔ کہ ہمت اور حوصلہ سے کام لیں۔ اور اپنا بھروسہ مسیح پر رکھیں۔ کیونکہ مسیح نے فرمایا ہے "مبارک ہیں وہ جو میرے نام سے ستائے جاتے ہیں"۔ جب دعا مانگ چکے۔ تو سب ایک ایک کر کے رخصت ہوئے۔ شام ہو گئی تھی اور ڈرک فاسٹے۔ اور مارٹین سب کے پیچھے نیچے اُترے۔ وہ دروازہ میں کھڑے ہوئے۔ اور مارٹین نے باہر نظر کی۔ گلی بالکل سنسان تھی۔ اور کوئی

آدمی دکھائی نہ دیتا تھا۔ اتنے میں کسی کے دوڑنے کی آواز آئی۔ مارٹین
نے دیکھا۔ کہ ایک عورت بھاگی آرہی ہے۔ اور پیچھے دو سپاہی بھاگے
دوڑے آرہے ہیں۔ مکان کے قریب پہنچکر سپاہیوں نے عورت کو پکڑ
لیا۔ عورت نے چلا کر کہا "مجھے کیوں دکھ دیتے ہو۔ ابھی میرے
شوہر کو قتل کیا گیا ہے۔ کیا مجھے بھی قتل کرنا چاہتے ہو" سپاہی نے کہا۔
"ہم تجھے قتل کرنا نہیں چاہتے۔ بلکہ ہم تیری خوبصورتی پہ فریفتہ ہیں"
علاوہ اس کے تو مالدار ہے" سپاہی نے کہا "بھائی اسے مضبوط پکڑے
رکھو۔ کہیں بھاگ نہ جائے۔ مدت کے بعد شکار ملا ہے" یہ دیکھکر ناتی
کا چہرہ تمتما اٹھا۔ اور وہ باہر نکلا۔ مگر مارٹین نے اسے بازو سے پکڑ کر
اندر بٹھا لیا اور کہا "ٹھہرو۔ خاموش رہو۔ آپ ناحق شور مچائیں گے۔ میں
اس عورت کو چھڑا دیتا ہوں" مارٹین نہایت دبے پاؤں سپاہیوں
کے نزدیک گیا۔ اور پھرتی سے دونوں کو گردن سے پکڑ لیا۔ عورت تو
بھاگ گئی۔ اور مارٹین نے دونوں سپاہیوں کو ٹکرا دیا کہ وہ بالکل
مر گئے۔ اور آگے بڑھکر اسنے دونوں کو نہر میں پھینک دیا۔ اور
آپ ڈرک کے پاس آگیا۔ ڈرک نے کہا "مرد آدمی تو نے انہیں
مار ڈالا۔ یہ کیا غضب کیا۔ مارٹین نے کہا۔ کہ "اگر انکو نہ مار ڈالتا تو کل
مجھے وہ گرفتار کرا دیتے۔ ناتے نے کہا "مارٹین شاباش۔ خوب کیا۔
افسوس مجھے تو نے اس میں حصہ لینے نہیں دیا" مارٹین نے کہا۔ اگر
آپ جاتے تو خواہ مخواہ شور مچ جاتا۔ اور شاید وہ آپ کو زخمی ہی کرتے"
ناتے نے پوچھا "مارٹین یہ کیا کرتب تھا" مارٹین نے کہا "مجھے اُستاد
نے سکھایا ہوا ہے۔ کہ انسان کی گردن کی پشت پہ ایک ایسی جگہ ہے

کہ اگر اس کو دبایا جائے۔ تو وہ فی الفور بیہوش ہو جاتا ہے۔ ٹھیرو تم بھی
آپ کو دکھاؤں۔" اور اس نے تاشے کی گردن پر ہاتھ رکھا۔ تاشے درد
سے چلا اُٹھا۔ مارٹین نے کہا "نہیں۔ یہ وہ جگہ نہیں۔ صرف تمہیں
دکھائی ہے۔ اگر دباتا تو تم آواز نہ نکال سکتے۔ اور فوراً بیہوش ہو جاتے"
ڈِک نے کہا "چلو گھر چلیں۔ ہاں میرے بیٹے اس بات کا کسی سے
ذکر نہ کرنا۔ اور اپنی ماں کو بھی نہ بتانا" تینوں آہستہ قدم گھر کیطرف
روانہ ہو گئے۔

دوسرے دن ایڈرین کچھ گیت بنا کر تفریح طبع کے لئے پچھلے پہر باز لیکر
شکار کھیلنے گیا۔ جنگل میں پہنچکر اس نے ایک پرندے پر باز چھوڑا۔ باز
پرندے کو پنجہ میں لیکر نیچے اُتر رہا تھا۔ کہ ایک خاردار درخت کی شاخ
پہ وہ گرا۔ اور زخمی ہو کر معہ شکار زمین پہ آپڑا۔ آیڈرین نے دوڑکر اُسے
اُٹھایا۔ مگر وہ سخت زخمی تھا۔ اور ایڈرین نے اس کی تکلیف رفع کرنے
کے خیال سے چاقو سے اس کا کام تمام کر دیا۔ مگر دل میں وہ بہت ہی
اندوہگین ہوا۔ شام ہو گئی تھی۔ اور وہ غمگین اور اوداس ہو کر گھر کیطرف
چلا جب وہ سڑک پر پہنچا۔ تو اس نے عجیب نظارہ دیکھا۔ تین مسافروں کو
جنہیں ایک مرد اور دو عورتیں تھیں۔ تین راہزنوں نے جنہیں دو مرد
اور ایک دراز قد عورت تھی۔ گھیرا ہوا ہے۔ ایک راہزن نے تو مرد مسافر
کو خچر سے اُتار کر پکڑا ہوا ہے۔ اور ایک راہزن مرد اور عورت۔ ایک
مسافر عورت کو خچر سے نیچے اُتارنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ تیسری
مسافر عورت خچر پہ بیٹھی ہوئی رو رہی ہے۔ ایڈرین نے دیکھتے ہی اپنی
لاٹھی سنبھالی۔ اور کہا "میرے دوستو جلد پہونچو۔ راہزن مسافروں کو

لوٹ رہے ہیں" راہزن عورت تو یہ سنتے ہی بھاگ گئی - مگر راہزن مرد چاقو نکال کر ایڈرین پر حملہ آور ہوا - ایڈرین نے چھڑی کی لاٹھی اس کے بازو پر ماری - اور اس کا چاقو اس کے ہاتھ سے چھوٹ پڑا - پھر لاٹھی گھما کر اس نے اس کے سر پر چلائی - راہزن یہ سمجھکر کہ معلوم نہیں کتنے آدمی آرہے ہیں - اپنے دوسرے راہزن کو آواز دیکر بھاگا - تیسرا راہزن بھی اپنے شکار کو چھوڑ کر بھاگ گیا - اور میدان ایڈرین کے ہاتھ آیا - جب مسافروں کے ہوش بجا ہوئے - اور ایڈرین کا شکریہ ادا کرنے لگے - تو ایڈرین نے دیکھا - کہ ایک نوجوان اور خوبصورت لیڈی ہے - جس کی عمر اٹھارہ انیس سال کی ہوگی - اور دوسری عورت اور مرد پختہ عمر کے تھے - جو غالباً میاں بی بی تھے - ایڈرین نے ان کا حال پوچھا تو مرد نے کہا کہ" یہ نوجوان لیڈی - مشہور جوہری برانٹ کی لڑکی ہے - یہ اپنے رشتہ دار ڈرک کے ہاں آئی ہے - ہم بھی یہاں اپنے رشتہ داروں کو ملنے آئے ہیں - برانٹ نے ہمیں تاکید کی تھی - کہ اس کی لڑکی کو بخیریت ڈرک کے ہاں پہنچا دیں - مگر یہاں ہمیں راہزنوں نے گھیر لیا - معلوم ہوتا ہے - کہ انکو ہمارے آنے کا علم تھا - کیونکہ ایک نے کہا تھا" وہ آگئے ہیں - اس لڑکی کو پکڑو - اور اس سے خط چھین لو" آپ نے عین وقت پر ہماری امداد کی - ورنہ معلوم نہیں - ہمارا کیا حشر ہوتا - ہم تہ دل سے آپکے شکر گذار ہیں"

ایڈرین نے جواب میں کہا" شکریہ کی ضرورت نہیں - میں اتفاق سے ادھر آرہا تھا - مجھے بڑی خوشی ہے - کہ میں نے آپ کو راہزنوں کے ہاتھ سے بچایا ہے - چلو میں تمہارے ہمراہ چلتا ہوں - کیونکہ مجھے بھی

اُسی گھر جاتا ہے۔ جہاں نوجوان لیڈی جانا چاہتی ہے۔ ہاں میں کس نام
سے آپ کو مخاطب کروں" نوجوان لیڈی نے جواب دیا "میرا نام الزا
ہے۔ کیا آپ ڈرک کے بیٹے ہیں؟" ایڈرین نے کہا "ہاں" اسپر الزا
نے حیران ہوکر کہا "کیا تیرا نام فاسٹ ہے؟" ایڈرین نے کہا "فاسٹ میرا
چھوٹا بھائی ہے۔ اور میرا نام ایڈرین ہے" اسپر الزا نے کہا "مجھے معلوم
نہیں کہ فاسٹ کا کوئی اور بھائی بھی ہے" ایڈرین نے کہا "فاسٹ
ماں کی طرف سے میرا بھائی ہے۔ باپ کی طرف سے نہیں۔ ہم کبھی
ان کے ہمراہ ہیگ میں نہیں گیا" الزا نے کہا "خوب۔ کیونکہ فاسٹ کو
میں خوب جانتی ہوں۔ بچپن میں ہم کھیلتے رہتے ہیں۔ اور گو ہمیں ملے ہوئے
عرصہ ہوگیا ہے۔ مگر مجھے امید ہے۔ کہ میں پہلی نظر میں ہی اسے پہچان
لونگی۔ چلیئے صاحب۔ چلیں" ایڈرین نے کہا "مجھے صاحب نہ کہیئے
بلکہ بھائی کہیئے" الزا نے کہا "میں آپ کو بھائی نہیں کہہ سکتی۔
کیونکہ تمہارے ساتھ میرا کوئی رشتہ نہیں۔ میرا رشتہ دار ڈرک ہے۔ اور
اس لیئے صرف فاسٹ کو میں اپنا بھائی کہہ سکتی ہوں" اسپر وہ روانہ
ہوئے۔ اور کھانے کا وقت قریب تھا۔ جب کہ وہ مکان پر پہونچے۔
ڈرک نے الزا کو گلے سے لگا لیا۔ اور اسے خچر سے اتار کر اس کے کہنے کے
مطابق زینہ مکان کے اندر لے گیا۔ اور ایڈرین خچر کو طویلہ میں لے گیا۔
دوسرے مسافر میاں بی بی باہر سے ہی رخصت ہوگئے۔ کیونکہ انھوں نے
اپنے رشتہ داروں کے ہاں جاکر ٹھہرنا تھا۔ اور مارٹین انکے ہمراہ جاکر انکو
وہاں تک چھوڑ آیا۔

ڈرک نے الزا سے حیران ہوکر پوچھا کہ "تمہارے اچانک آجانے

کی کیا ضرورت ہے؟ کیونکہ برانٹ نے پہلے کوئی اطلاع نہیں دی۔ وہاں
تعجب تو ہے" الزا نے کہا "میں علیل تھی۔ اور ڈاکٹر نے میرے لئے
آب و ہوا کی تبدیلی تجویز کی۔ اسپر میرے والد نے مجھے آپ کے پاس
بھیجنا پسند کیا۔ اس لئے ایک چٹھی بھی آپ کے نام لکھی ہے۔ جو میری
زین کے اندر رکھی ہوئی ہے" پھر اس نے راہزنوں کے حملے اور ایڈرین
کی بہادری کا ذکر کیا۔ جس کو سنکر سب سہم گئے۔ اور ڈرک نے پوچھا۔
"وہ کون تھے"۔ الزا نے ان دونوں کا حلیہ بیان کیا۔ اسپر ڈرک نے
کہا "عورت تو میگ تھی۔ اور اسکا ہمراہی سائمن قصاب تھا۔ اگر وہ
چھٹی لینے کے درپے تھے۔ تو ضرور کسی شخص نے انہیں اس کام پر لگایا
ہوگا۔ کیوں ایڈرین۔ تم نے انہیں پہچانا تھا" ایڈرین نے کہا "اندھیرے
میں میں انہیں پہچان نہیں سکا۔ اور میں نے انہیں دیکھا ہوا بھی
نہیں" اس پر فاسے نے کہا "ایڈرین مجھکو معلوم ہے۔ کہ تم اچھی
طرح ان بدمعاشوں کو جانتے ہو۔ سرشام اتنا اندھیرا تو نہیں ہو جاتا۔
کہ تم انہیں پہچان نہ سکتے" ایڈرین کو غصہ آگیا۔ پہلے بھی دونوں بھائیوں
میں اکثر تکرار ہوا کرتی تھی۔ اور ایڈرین ہمیشہ ناراض ہو جایا کرتا تھا۔
ایڈرین کو اس وقت بہت ہی غصہ آیا۔ اور اس نے کہا "کیا میں جھوٹ
بولتا ہوں" "اگر فاسے تم میرے بھائی نہ ہوتے۔ تو میں ضرور تمہیں
اس طعن کا مزہ چکھاتا" لزبتھ نے دونوں کو چپ کرا دیا۔ اور
کہا "چلو کھانے کا وقت نزدیک ہے کھانا کھائیں"

سب کھانے کے کمرے میں آ گئے۔ نئے مذہب کا پادری بھی کھانے کے
وقت پہنچ گیا۔ سب نے اسے تعظیم دی۔ اور ڈرک نے نہایت

مع

تو فائے نے اُسے ایک کرسی پر بٹھا دیا۔ جب کھانے سے فارغ ہوئے۔ تو
ایڈرین نے جو ابھی تک غصہ میں تھا۔ کہا "صاحبان میری ایک بات
سُنئے۔ پادری صاحب کا یہاں آنا خطرہ سے خالی نہیں۔ گو میں بھی نئے
مذہب کا پیرو ہوں۔ مگر میں پسند نہیں کرتا۔ کہ پادری صاحب اسطرح
کھلے بندوں ہمارے ہاں آیا جایا کریں۔ اگر والد صاحب اور فائے تکلیف
میں پڑنا پسند کرتے ہیں۔ تو کریں۔ مگر ان کا کوئی حق نہیں۔ کہ وہ میری
ماں کو اور مجھکو بھی اپنے ساتھ تکلیف میں مبتلا کریں" ڈرک یہ سُنکر
حیران رہ گیا۔ پہلی مرتبہ ایڈرین کے مُنہ سے ایسے کلمے نکلے تھے۔ ڈرک
نے کہا "ایڈرین تجھکو میں نے اپنے بیٹے کی طرح پالا۔ اور کسی بات
میں فائے کو تجھ پر ترجیح نہیں دی۔ میرا ارادہ تھا۔ کہ میرے مرنیکے
بعد بھی تمہارے ساتھ مساوی سلوک ہوتا۔ مگر چونکہ تم ہماری رنج و
راحت میں شریک ہونا نہیں چاہتے۔ اس لئے تمہیں اختیار ہے۔ کہ
تم کسی اور جگہ جا رہو۔ اور کوئی کاروبار شروع کرو۔ روپیہ سے
میں تمہیں امداد دونگا۔ بیشک تمہاری طرز اور چلن مجھسے نرالی
ہے۔ کیونکہ تم میرے بیٹے نہیں ہو" ایڈرین اس پر اور بھی ناراض
ہوا۔ اور کہنے لگا۔ کہ "آپ میری پیدائش پر کیوں طعن کرتے
ہیں۔ اگر میری رگوں میں ہسپانی خون موجزن ہے۔ تو اس میں
میرا قصور نہیں۔ بلکہ میری ماں کا ہے۔ جس نے غالباً آپ سے شادی
کرنے کے پہلے کسی ہسپانی امیر سے یارانہ لگایا" لزبتھ چلاکر بولی۔
"شرم میرے بیٹے شرم۔ تو اپنی ماں کی نسبت ایسا کہتا ہے۔ جسنے
تجھے جنا ہے" فائے نے بھی ترش ہو کر کہا "تو میری ماں کو طعن کرتا ہے

جو ایسی نیک اور پاک ہے" ڈرک تو یہ سنکر غصہ سے دیوانہ ہو گیا۔
اور اس نے جوش سے کہا "ایڈرین۔ تو نے اب حد کر دی ہے۔ اب
تو اس گھر میں رہنے کے قابل نہیں رہا۔ مارٹن۔ ادھر آؤ۔ ایڈرین
کو مکان سے باہر نکال دو۔ اور اسکو کبھی گھر میں نہ آنے دو۔ ایڈرین
تم اسی وقت چلے جاؤ۔ کل تمہارا اسباب تم کو پہنچا دیا جاویگا۔ اور
کچھ نقد روپیہ بھی تم کو دیا جائیگا۔ جاؤ۔ میرے سامنے سے دور ہو جاؤ
کیونکہ مجھ میں برداشت کی طاقت مطلق نہیں رہی" مارٹن سنتے ہی
ایڈرین کی طرف بڑھا۔ مگر ایڈرین نے غصہ میں آکر کہا "اچھا
تم اپنا کتا مجھ پر چھوڑتے ہو" خوب میں اس کتے کو تو ذرا مزا چکھاؤں
اور اس نے جھٹ خنجر کھینچ کر مارٹن پر وار کیا۔ مگر مارٹن نے ایسی
حرکت کی۔ کہ ایڈرین کا خنجر زمین پر جا پڑا۔ اور اس نے ایڈرین کو بازو
سے پکڑ لیا۔ ہرچند ایڈرین نے جد و جہد کی۔ مگر اس نے نہ چھوڑا
اور اسے پکڑے ہوئے باہر لایا۔ جب دروازے پر پہنچا۔ تو اس نے ڈرک
کو آواز دی "ماسٹر معلوم ہوتا ہے۔ ایڈرین مر گیا ہے۔ کیا اب بھی میں
اسے گلی میں دھکیل دوں" سب کے سب اٹھکر دوڑے گئے۔ اور دیکھا
کہ ایڈرین کے چہرہ پر مردنی چھائی ہوئی تھی۔ اور اس کے منہ سے خون
نکل رہا تھا۔ لزبتھ نے چلا کر کہا "کمبخت تو نے میرے بیٹے کو مار ڈالا
ہے" مارٹن نے کہا "میری بی بی۔ میرا کیا قصور۔ اس نے مجھ پر خنجر
کا وار کیا۔ اور میں نے چالاکی کر کے اس کے بازو پر مکا مارا۔ جسکی وجہ
سے اس کا خنجر چھوٹ گیا۔ پھر میں نے اسے بازو سے پکڑ لیا۔ کیونکہ آقا کے
حکم کی تعمیل ضروری تھی۔ آپ کا بیٹا غصہ اور غضب کی وجہ سے مرا ہے

میں نے اسے نہیں مارا"

اسپرلنگ نے ڈرک کی طرف دیکھکر کہا" تم نے میرے بچے کو مارا ہے
اگر تم اسے گھر سے نہ نکالتے۔ تو کیوں ایسا ہوتا" ڈرک نے کہا" میں
کوئی بے غیرت نہ تھا۔ کہ اسکی ایسی شرارت برداشت کر سکتا۔ میں نے
جو کچھ کیا اچھا کیا۔ ایڈرین کا یہ سب اپنا قصور ہے" اتنے میں پادری
نے آگے بڑھکر کہا" اس جھگڑے میں پڑے ہو۔ اسکو بستر پر لٹا دو۔
اور میں اسے دیکھتا ہوں۔ شاید نہیں مرا ہو۔ میں بھی کچھ طبابت جانتا
ہوں۔ جب تک کہ ڈاکٹر نہ آئے۔ اس کے سر پر ٹھنڈا پانی ڈالو۔
اور اس کا منہ دھو دو" مارٹین ایڈرین کو اٹھا کر اسکے
خوابگاہ میں لے گیا۔ اور نوکر ڈاکٹر بلانے
کے لئے دوڑا گیا۔

# ساتواں باب
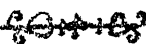
ڈاکٹر نے فاتے کا ملاحظہ کر کے کہا۔ "گو خون زیادہ نکل گیا ہے۔ مگر جان کی خیر ہے۔ امید کہ ایک دو ہفتہ تک تندرست ہو جائے گا۔ ہاں تیمارداری کی سخت ضرورت ہے۔ کوئی امر اس کی مزاج کے مخالف نہ ہو۔ اور ہر طرح سے اسے خوش رکھنے کی کوشش کی جائے۔" لزبتھ اور الزا نے یہ ڈیوٹی اپنے ذمہ لی۔ کہ باری باری ایڈرین کے پاس بیٹھا کریں۔

لزبتھ الزا اور ڈاکٹر تو ایڈرین کے کمرہ میں ایڈرین کی تیمارداری میں مصروف تھے۔ اور ڈرک اور فاتے ایک الگ کمرہ میں بیٹھے ہوئے باتیں کر رہے تھے۔ ڈرک کا غصہ اتر گیا تھا۔ مگر وہ بڑا فکرمند تھا۔ اس نے فاتے سے کہا۔ "بیٹا۔ دیکھو ایڈرین نے کیسی بُری باتیں کیں۔ ماں کو الگ طعن دیا۔ اور پادری کو الگ گھورا۔ زمانہ بڑا نازک ہے۔ کہیں ایڈرین ہمارا مخالف ثابت نہ ہو۔ مجھے تو اس کی طرف سے بڑی تشویش پیدا ہو گئی ہے۔ اس کے باپ نے بھی مجھکو گرفتار کرانے کی کوشش کی تھی۔ کیا عجب ہے کہ بیٹا بھی ایسا کرے۔" فاتے نے جواب میں کہا۔ "باپ آپ فکر نہ کریں۔ میں ایڈرین کو خوب جانتا ہوں۔ ہم اکٹھے پلے ہیں۔ بیشک اس کا مزاج بُرا ہے۔ اور وہ بڑا مغرور اور سرکش ہے۔ مگر دل کا اچھا ہے۔ امید نہیں کہ وہ دغابازی کرے۔ اور ہمیں تکلیف میں مبتلا کرے۔ آپ اس بات کا مطلق وہم نہ کریں۔" اتنے میں لزبتھ آئی۔ اور ڈرک نے ایڈرین کا حال پوچھا۔ لزبتھ نے کہا

"خدا کا شکر ہے۔ کہ اسکی جان بچ گئی۔ ڈاکٹر آج رات اس کے پاس ہی رہیگا۔ اور میں اور الزا بھی باری باری اس کے پاس بیٹھیں گے۔ مگر تم نے ایڈورڈ کے ساتھ بڑی بدسلوکی کی۔ حالانکہ تمہیں علم ہے۔ کہ اس کا مزاج سخت ہے۔ اور جلدی بھڑک اٹھتا ہے" ڈرک نے کہا۔ "بی بی خاموش رہو۔ پہلے بھی فائے مجھے کچھ دے رہا ہے۔ اب تمہارے وعظ کی ضرورت نہیں۔ میں نے جو کچھ کیا مناسب کیا" تو پیٹر نے کہا "رات کی چٹھی بھی پڑھی ہے یا نہیں؟" ڈرک نے کہا "اس شور وغل میں چٹھی کا کس کو خیال رہ سکتا تھا۔ تم اسی جگہ ٹھہرو۔ میں وہ چٹھی نکال کر لاتا ہوں" ڈرک دوسرے کمرے میں گیا۔ جہاں زین پڑی ہوئی تھی۔ اور اس کو کھولکر اس نے چٹھی نکالی۔ اور فائے کو آواز دیکر کہا "بیٹا ذرا سائفر کی کتاب نکال لانا" فائے نے کتاب نکالی۔ اور ڈرک نے چٹھی کھولی۔ واقعی چٹھی سائفر میں لکھی ہوئی تھی۔ کتاب کی مدد سے باپ بیٹا دونوں نے مل کر چٹھی کا مطلب نکالا۔ جو حسب ذیل تھا:۔

میرے پیارے بھائی اور مشفق دوست

آپ حیران ہونگے۔ کہ بدوں پہلے اطلاع دینے کے میں نے تمہوں الزا کو آپ کے پاس بھیج دیا ہے:۔

بات یہ ہے۔ کہ ظلم وستم کی تلوار ہمارے سر پر ہمیشہ لٹکتی رہی ہے۔ اور کشت وخون انتہائی درجہ تک پہنچ گیا ہے۔ ظالم ہسپانی ہماری جان اور مال کے پیچھے ہاتھ دھوکر پڑے ہیں۔ میری باری بھی آگئی ہے۔ اور مجھ پر ظالموں نے دانت رکھا ہوا ہے۔ اس لئے

میں نے مناسب سمجھا کہ انا کو جو میری ایک ہی پیاری بیٹی ہے۔ آپ کے پاس بھیجدوں۔ تاکہ میرے بعد وہ ظالموں کے پنجے میں گرفتار نہ ہو۔ غریب لڑکی کو ہرگز علم نہیں۔ کہ مجھ پر کیا مصیبت آنیوالی ہے اور اچھا ہے۔ کہ اس کو علم نہیں۔ تاکہ اس کو تکلیف نہ ہو۔

میرے دوست۔ مجھ پر صرف نئے مذہب کے پیرو ہونیکا شبہ نہیں۔ بلکہ مجھے ہلاک کرنے کی بڑی وجہ میری کثیر دولت ہے۔ جیسا کہ تمام شہرہ ہو چکا ہوا ہے۔ میرے دادا اور باپ نے بیشمار دولت جمع کی مگر میں نے اُنسے بھی زیادہ کمائی ہے۔ اور تمام روپیہ کو نہایت بیش قیمت جواہرات اور سونے میں تبدیل کر رکھا ہے۔ تاکہ ضرورت کے وقت بآسانی اسکو لیجایا جاسکے۔

ہسپانی حکام کو میری دولت کا سخت لالچ ہے اور وہ مجھے ہلاک کرنے کا کوئی نہ کوئی بہانہ تلاش کرتے رہتے ہیں۔ مگر میں مخبروں کو رشوت دیکر ابتک بچتا رہا ہوں۔ لیکن ایک ماہ سے ایک شخص پیمبر لو نانی یہاں آیا ہوا ہے۔ جس کی عمر پچاس ساٹھ سال کے اندر ہے۔ ایک آنکھ سے وہ کانا ہے۔ وہ اپنے آپ کو خونی عدالت کا ایجنٹ ظاہر کرتا ہے۔

مگر دراصل وہ اپنا ہاتھ رنگنا چاہتا ہے۔ اس نے
بہت سے بدمعاشوں کو اپنے ساتھ ملا رکھا ہے۔ اور ان کو
دھمکا کر انہیں [illegible] [illegible] وصول کرتا ہے۔ میرے
پاس بھی وہ دو تین دفعہ آیا ہے۔ اور اس نے مجھکو
کہا ہے۔ کہ اگر میں اپنی تمام دولت کا [illegible] حصہ اسکو
دیدوں۔ اور اپنے لئے صرف ایک چہارم رکھ لوں
تو وہ مجھکو ملک سے بھاگ جانے میں پوری امداد
دیگا۔ اگر میں اس کا کہنا مان لوں۔ اور چہارم حصہ
دولت پر قناعت کروں۔ تو بھی میری بیٹی اینشش
شاہزادوں کی طرح عیش میں رہ سکتی ہے۔ اور میں
اپنی زندگی کسی آزاد ملک میں خوش گذار سکتا ہوں
اور میری بیٹی الزا بھی خوش و خرم رہ سکتی ہے۔
میرے بھائی اگرچہ وقت ٹالنے کے لئے میں نے
ریمبرو کو کہدیا ہے۔ کہ میں چند دن کے بعد غور
کر کے اس کو جواب دونگا۔ اور غالباً جواب اثبات
میں ہوگا۔ لیکن دراصل میرا ہرگز ایسا ارادہ نہیں
میرے پیارے بھائی ذرا توجہ سے سنو۔
میں نے اپنے دادا اور باپ اور اپنی کمائی ہوئی دولت
اس غرض سے جمع کر رکھی ہے۔ کہ وہ دولت میرے
پیارے وطن کو آزاد کرنے ہالینڈ میں مذہبی آزادی
قائم کرنے۔ اور اہل ہسپانیہ کو ہالینڈ سے مار مار کر

نکال دیتے ہیں صرف کی جاتے۔ ایک ہسپانی بھی بالفرض
میں موجود رہے جہاں کوئی ہسپانی ملے۔ وہیں اسے
تیغ بے دریغ کردیا جاتا ہے۔ ظالموں نے ہمارا خون
بہانے میں کچھ کمی نہیں کی۔ لٹیروں نے ہماری
دولت لوٹنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کی۔
سنگدلوں نے ہماری بہو بیٹیوں کو بیوہ بنانے میں
کوئی کسر نہ چھوڑی۔ ظلم و ستم ہر روز ہماری آنکھوں
کے سامنے ہیں۔ وہ ہولناک نظارے ہر وقت
ہمیں دکھائی دیتے ہیں۔ جگر پاش پاش کرنے
والے واقعات متواتر وقوع میں آرہے ہیں
ہم میں سے کون ہے۔ جو یہ نظارے برداشت
کر سکتا ہے؟ کون ہے جسکا دل انتقامی جوش
سے بھر نہیں جاتا؟ کون ہے جو ہسپانی ظالموں
کے پنجے سے رہا ہونا نہیں چاہتا؟ کون ہے۔
جو مذہبی آزادی کا خواہشمند نہیں؟ کون ہے
جسکو سفاک غیروں کے ساتھ دشمنی نہیں؟
پھر کیا وجہ ہے۔ کہ غیر ہمکو مغلوب کئے ہوئے
ہیں۔ میرے بھائی بات یہ ہے۔ کہ ہم ظلم
محسوس کرتے ہیں۔ مگر لب نہیں ہلاتے۔ ہم
ستم سہتے ہیں۔ مگر شکایت نہیں کرتے۔ ہم
مصیبت جھیلتے ہیں۔ مگر حرکت نہیں کرتے

ہمارے جوش اُبلتی ہنڈیا کی طرح ہیں۔ کہ اپنے کنارے جلا کر ٹھنڈی ہو جاتی ہے۔ کیڑے کی کیا حقیقت ہے۔ مگر جب اس پر پاؤں رکھو۔ وہ اُلٹ کر کاٹنا چاہتا ہے۔ کتے کو مارو۔ اور وہ پھاڑنے پر آمادہ ہوتا ہے۔ گدھے کو چابک لگاؤ۔ اور وہ دولتی رسید کرتا ہے۔ مگر ہم کیڑے سے بھی گئے گذرے ہیں۔ کتے سے بھی بدتر ہیں۔ اور گدھے سے بھی نکمے ہیں۔ ہماری فطرت ہی ماری گئی ہے۔ حیوانوں اور کیڑوں مکوڑوں میں وہ فطرتی غیرت موجود ہے۔ مگر ہماری غیرت زائل ہو چکی ہے۔ وہ فطرتی انتقامی جوش ہم سے مفقود ہو گیا ہے۔ وہ قدرتی امانت ہم نے کھو دی ہے۔ ہم ذلیل ترین مخلوق بن گئے ہیں۔ ہم سے حیوان اچھے ہیں۔ ہم سے چارپائے بہتر ہیں۔ اور ہم سے کیڑے مکوڑے افضل ہیں۔ کیوں؟ اس لیے کہ ہم اس ذلیل اور غلامی کی زندگی کو پیار کرتے ہیں۔ اس لئے کہ ہم قوم کے لئے شہید ہونے سے ڈرتے ہیں۔ اسلئے کہ ہم وطن پر قربان ہونے سے کانپتے ہیں۔

میرے بھائی یہ کیا زندگی ہے۔ جو ہم بھوگ رہے ہیں؟ اس زندگی سے مرنا بہتر ہے۔ اس زندگی سے خودکشی اچھی ہے۔ اس زندگی سے

ڈوب مرنا اچھا ہے۔ میں نے اس زندگی کی حقیقت
کو سمجھ لیا ہے۔ اور میں اسے وطن پر قربان کرنے
پر تیار ہوں۔ میں اول ہالنڈ کے لئے شہید ہوتا ہوں
اور ان کے لئے مثال قائم کرتا ہوں۔
سُنئے میں ریبیرو کے ساتھ سمجھوتہ کر کے بچ سکتا
ہوں۔ اور باقی زندگی خوش گذار سکتا ہوں۔ مگر
میں ایسی زندگی پر لعنت بھیجتا ہوں۔ کہ ہموطنوں کو
ایسی مصیبت میں چھوڑ کر وطن سے بھاگ جاؤں
اور اہل وطن کی دستگیری نہ کر کے اپنی جان بچانیکی
فکر کروں۔ خدا کی قسم میں اپنی دولت میں سے
ایک پیسہ بھی ہسپانیوں کو نہیں دونگا۔ میں اس
دولت کو غرق کر دونگا۔ آگ لگا دونگا۔ مگر
ہسپانی گورنمنٹ یا ہسپانی لالچیوں کے ہاتھ نہ پڑنے
دونگا۔ ہم ہی نے انکو دولت دے دیکر موٹا تازہ
کیا ہے۔ ہم ہی اپنے ہم وطنوں پر جور و ستم کے
معاون ہیں۔ ہم ہی ان لٹیروں کو روپیہ دیتے
ہیں۔ جس سے وہ طاقت ور ہو کر ہمارے اہل
وطن کو برباد کر رہے ہیں۔ اگر ہم انہیں دولت
نہ دیں۔ اور دولت دینے کے بجائے جان دیویں
تو آج ان کا منہ پھر جاتا ہے۔ آج وہ کمزور ہو
جاتے ہیں۔ آج وہ اس ملک سے نکل جاتے ہیں۔

مگر ہماری کمائی پر وہ ہم چوروں سے بچا رکھتے ہیں۔ ہمارے
اندوختہ پر وہ ہوس سے تاک لگائے رہتے ہیں۔ ہماری
دولت سے وہ مالا مال ہو رہے ہیں۔ پھر وہ کیوں
ہم کو چھوڑیں؟ ایسی دودھ دینے والی گائے
کو چھوڑنا ان کی تاب نہیں لاتی۔ کون چھوڑتا ہے۔ لیکن
گائے اگر بچے سے وہ دودھ دینے کے لائق چلانی
شروع کر دے۔ تو وہ تین دن میں ہی دودھ دوہنے
والا ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔ اور پھر گائے کے نزدیک
آنے کی جرات نہیں کرتا۔ بلکہ اسے چھوڑ دینے
پر آمادہ ہو جاتا ہے۔

میرے پیارے بھائی۔ میں نے یہ دولت اس
غرض کے لئے جمع کی ہے۔ کہ میرے وطن کی آزادی
کے کام آئے۔ کیونکہ انقلاب میں روپیہ کی اشد
ضرورت ہوتی ہے۔ اور یہ خزانہ وقت پر بڑا
کام دے گا۔ اگر سپاہی ظالم میرے بدن کی ایک
ایک بوٹی کر دیں۔ اگر وہ لوہا گرم کر کے میرا تمام
بدن داغدار کر دیں۔ اگر وہ الٹے پاؤں مجھے درخت
سے ٹانگ دیں۔ تو بھی میں ان کو دولت کا بھید
نہ دونگا۔ اور مجھے یقین ہے۔ کہ یہ دولت جس
غرض کے لئے میں نے جمع کی ہے۔ اسی کے کام آئیگی
اور گو میں اس وقت زندہ نہ ہونگا۔ مگر میری روح

اس بات سے خوش ہوگی۔ کہ بیٹے اپنے وطن کو آزاد
کرانیکا سامان اہل وطن کے ہاتھ میں دیدیا تھا۔
بھائی۔ آپ ضرور حیران ہونگے۔ کہ میں آپ کی
تمع خراشی کیوں کر رہا ہوں۔ سنئے۔ یہ دولت جیسا
کہ دشمنوں کا خیال ہے۔ میرے مکان کے اندر مدفون
نہیں ہے۔ اور نہ ہی ہالنڈ سے باہر کسی اور ملک میں
ہے۔ بلکہ وہ اسی جگہ رکھی ہوئی ہے۔ جہاں زیادہ
دیر وہ نہیں رہ سکتی۔ اور میں چاہتا ہوں۔ کہ مرنے
سے پہلے اسے محفوظ ہاتھوں میں دے جاؤں۔
کیونکہ ریمبرو بڑا چالاک اور ہشیار ہے۔ اور وہ
ضرور اس کا کھوج نکالے گا۔ اس لئے میں وہ
دولت آپ کے سپرد کرتا ہوں۔ اسمیں سے خفیف
سا حصہ جتنا میری لڑکی کی آسائش کے لئے ضروری
ہو اس کے لئے رکھ لینا۔ اور باقی تمام اس وقت
کے لئے جمع رکھنا۔ جبکہ اسکی ضرورت پیش آئیگی۔
آپ مہربانی کر کے اپنے بیٹے فالسے کو معہ ایک
ملازم کے یہاں بھیج دینا۔ وہ کل شام کو یہاں پہنچ
جاویں۔ مگر فالسے سیدھا میرے مکان پر نہ آئے
کیونکہ جاسوس میرے ارد گرد ہیں۔ بلکہ وہ کسی
ہوٹل میں ٹھہر کر اور کھانا کھا کر شام کے بعد بڑے
چوک میں آجائیں۔ وہاں ایک نوخیز لڑکی

جس نے سرخ ٹوپی پہنی ہوگی۔ اس سے دوچار ہوگی
اور اس سے پوچھے گی "کیا میرے پیارے آپ
لیڈن سے آئے ہیں"؟ اسکو ہاں کہکر اس کے
پیچھے پیچھے آجانا۔ میں ایک پوشیدہ مکان
میں ہوں گا۔
امید کہ حب الوطنی کا جوش آپ کو آمادہ کرے گا کہ
آپ میری عرض منظور فرماویں۔
میری بیٹی الزا کو حفاظت سے رکھنا۔ اس کے
سرپرست آپ ہی ہیں۔ اور جہاں اس کا دل چاہے
اسکی شادی کر دینا۔ اور اس کو مناسب جہیز
دیدینا۔ جواہرات کی فہرست ہمراہ ہے۔ خدا
حافظ۔ میں ہوں آپکا قدیمی دوست اور بھائی"

## برانٹ

چٹھی پڑھکر سب پر سناٹے کا عالم چھا گیا۔ اور سب کے آنسو نکل پڑے
لزنجھ نے کہا "کیسی دردناک چٹھی ہے۔ اور کیسا برا زمانہ آگیا ہے۔"
نعامے نے کہا "غریب الزا۔ اسکی ماں مدت ہوئی مرگئی ہے۔ اور باپ
مرنے کے قریب ہے۔ مگر شائد چچا برانٹ بچ جاوے" ڈرک نے کہا۔
"میں برانٹ کو خوب جانتا ہوں۔ اگر مرنے سے ایک صورت بھی
بچ جانے کی اُسے دکھائی دیتی۔ تو وہ الزا کو یہاں نہ بھیجتا۔ اور نہ
ہی ایسا خط وہ لکھتا۔ اسے اپنے مرنے کا پختہ یقین ہے۔ اور بہادر
محب الوطن اپنے وطن پر قربان ہوتا ہے۔ کاش ایل مانتھ اس دل

گروہ کے ہوتے" فاسے نے کہا " باپ۔ چچا نے اچھی مثال ہمارے سامنے رکھدی ہے۔ امید ہے کہ اسکی تقلید کرنے والے بہت پیدا ہو جائینگے"

ڈیتھ نے کہا " مگر براشٹ میرے بیٹے کو کیوں مصیبت میں ڈالتا ہے۔" فاسے نے جوش سے کہا " ماں۔ یہ میرا فرض ہے۔ اور میں ضرور اسے پورا کرونگا۔" اس پر ڈرک نے کہا " بیٹا صبح ہیگ جانے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ اور مارٹین کو بلاؤ۔ اسے بھی میں سمجھاؤں۔ وہ تمہارے ہمراہ جائے گا" فاسے مارٹین کو بلا لایا۔ اور مارٹین نے کہا " ماسٹر کیا حکم ہے" ڈرک نے مختصر طور پر اسے معاملہ سمجھایا۔ اور کہا " تم کو کل فاسے کے ہمراہ ہیگ جانا ہوگا۔ اور جو کچھ براشٹ کہے۔ اس کی تعمیل کرنی ہوگی"

**مارٹین۔** بہت بہتر ماسٹر۔ ذرا ایک دو سوالوں کا جواب دیجئے گا۔

**ڈرک۔** پوچھو۔

**مارٹین۔** یہ خزانہ بہرصورت کر باشند یہاں لانا ہے؟

**ڈرک۔** خواہ کس قدر خطرہ کا سامنا ہو۔ خزانہ ضرور لانا ہے۔

**مارٹین۔** اور اگر ہم کسی وجہ سے یہاں نہ لا سکیں۔ تو راستہ میں کہیں چھپا دینے کی اجازت ہے؟

**ڈرک۔** بیشک۔

**مارٹین۔** اگر کوئی ہمارا مزاحم ہو۔ تو ہم اس کے ساتھ لڑیں؟

**ڈرک۔** بلا شبہ۔

**مارٹین۔** لڑائی میں اگر میں کسی کو مار ڈالوں۔ تو میں مجرم تو نہ سمجھا جاؤنگا"؟

**ڈرک** - نہیں - ہرگز نہیں -
**مارٹین** - لڑائی کے اثنا میں اگر میرے نوجوان ماسٹر کو کوئی صدمہ پہنچ
جائے - تو اس کا الزام مجھ پر نہ لگایا جائیگا ؟
**لزنیٹھ** (گھبرا کر) مارٹین تو کیوں ایسے سوالات کرتا ہے - میں جانتی ہوں
کہ تو بڑا وفادار اور نمک حلال ہے - اگر فائے کو کوئی صدمہ پہونچا - تو اسمیں
تیرا کوئی قصور نہ ہوگا - نہ ہی تو بزدل ہے - اور نہ ہی بے ایمان ہے -
**مارٹین** - بیشک آپ سچ فرماتے ہیں - لیکن میں نے یہ سوال اس لئے
کیا ہے کہ دو فرض میرے ذمہ لگائے گئے ہیں - ایک تو خزانہ
لانا - دوسرا اپنے نوجوان ماسٹر کی حفاظت کرنا - آپ مجھے یہ بتائیں
کہ ان دونوں میں سے زیادہ اہم اور ضروری کونسا ہے ؟
**ڈرک** - بھائی برانٹ کے حکم کی تعمیل زیادہ ضروری ہے - اور
کسی بات کا خیال نہیں ہونا چاہئے - فائے - تم سنتے ہو - تمہارا بھی
یہی فرض ہے -
**فائے** - باپ میں سنتا ہوں - اور میں چچا کے ارشاد کی تعمیل میں اپنی
جان پر بھی کھیل جاؤں گا -
**مارٹین** - بہت خوب - اب آپ سو رہیں - میں علی الصباح آپ کو جگا
دونگا - صبح مارٹین نے فائے کو جگایا - اور دونوں ہیگ جانے کے لئے تیار
ہو گئے - لزنیٹھ نے فائے کو گلے لگایا - اور ایک بیگ اس کے حوالہ کرکے
کہا - میرے بیٹے تم خطرناک کام پر جاتے ہو - خدا تمہارا محافظ ہو -
اس بیگ میں نہایت مضبوط اور قیمتی زرہ ہے - جو تمہارا نانا کسی مشرقی
ملک سے سونے کے تول لایا تھا - اور تو کوئی چیز تمہارے نانا کی

نہیں رہی - مگر یہ زرہ رہ گئی ہے - اسے پہن لو - اور تم خطرہ سے
محفوظ رہو گے" فانے نے زرہ نکال کر زیب تن کی - اور پھر اس نے
کپڑے پہن لیے - زرہ نہایت ہلکی تھی - اور بڑی مضبوط تھی - فانے
بہت خوش ہوا - مگر مارٹین کو دیکھکر کہنے لگا " مارٹین یہ ٹھیک نہیں
کہ میں زرہ پہنوں - اور تم خالی رہو" مارٹین نے کہا " آپ فکر نہ کیجئے -
میرے چمڑے کی قمیض اندر پہنی ہوئی ہے - ہم لوگ ایسی ترکیب سے
اُسے رنگتے ہیں - کہ تلوار کی نوک اس کے اندر نہیں جا سکتی - ایک
ایسی قمیض میں نے رات کو آپ کے لیے بھی تیار کی ہے - مگر یہ لوہے کی
زرہ اس سے بدرجہا بہتر ہے - چلو اب چلیں"

دونوں گھوڑوں پر سوار ہو کر ہیگ کی طرف روانہ ہوئے - جب وہ
دروازے پر پہونچے - تو چوکیدار نے انکا نام پتہ حسب معمول پوچھا -
وہ جواب دے رہے تھے - کہ دو اور سوار ان کے پاس سے گذر
گئے - جنہیں دیکھکر مارٹین چونک پڑا - یہ سوار چوکیدار کی کچھ پرواہ
نہ کرکے گذر گئے - ایک انہیں سے پادری معلوم ہوتا تھا - اور دوسرا
فوجی سپاہی - جب مارٹین اور فانے دروازے سے نکل گئے -
تو مارٹین نے پوچھا " کیوں ماسٹر آپ کو پتا ہے کہ نہیں؟" فانے
نے پوچھا " کس کو؟" مارٹین نے کہا " وہ سوار جو ہمارے پاس سے ابھی
گذرے ہیں - پادری کے لباس میں وہ مشہور مخبر میگ تھی - اور
سوار کی وردی میں اسکا بدمعاش شوہر قصاب تھا - کل ہی انہوں نے
الزا پر حملہ کیا تھا - معلوم ہوتا ہے - کہ کسی نے انہیں اس کام پر لگایا
ہوا ہے - اور ہمیں ضرور قاتلوں سے واسطہ پڑیگا"

فاسٹے - کیا وہ راستہ میں ہم پر حملہ کرینگے۔

مارٹین - جاتی دفعہ تو نہیں۔ مگر واپسی کے وقت ضرور۔ اس وقت وہ ہماری خبر دینے جاتے ہیں۔

فاسٹے - اچھا دیکھا جائے گا۔

دونوں شام کے قریب ہیگ میں پہونچے۔ اور ایک ہوٹل میں فروکش ہوئے۔ اور تازہ دم ہو کر چوک کی سیر کو نکلے۔ چوک میں بڑا ہجوم تھا۔ اور تھوڑے سے انتظار کے بعد ایک لڑکی سرخ ٹوپی پہنے اُنسے دوچار ہوئی۔ اور اس نے کہا "کیا تم لیڈن سے آئے ہو؟" فاسٹے نے کہا "ہاں" لڑکی نے کہا تو میرے پیچھے پیچھے آئیے۔ تیز قدم اُٹھائیے۔ کیونکہ جاسوس چاروں طرف لگے ہوئے ہیں۔ لڑکی انہیں کئی گلیوں میں سے چکر دیتی ہوئی ایک مکان پر لے گئی۔ دروازہ پر اس نے دستک دی۔ اور ایک آدمی نے دروازہ کھولا۔ تینوں اندر گئے۔ ایک وسیع کمرہ میں براؤنٹ بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے فاسٹے کو گلے سے لگا لیا۔ اور لڑکی کو کہا کہ ہنس کو اندر بھیجدے۔ اور خود دروازہ پر نگہبانی کرے۔ ہنس جسنے دروازہ کھولا تھا۔ اندر آگیا۔ اور براؤنٹ نے فاسٹے سے پوچھا "کیا الناصحیح سالم تمہارے ہاں پہنچ گئی۔؟" فاسٹے نے کل واردات سنائی۔ اسپر براؤنٹ کچھ سوچ میں پڑگیا۔ اور کہنے لگا "ریمیریو اس سے زیادہ ہشیار اور چالاک ہے۔ جیسا کہ میں اسے خیال کرتا تھا۔ وہ ہر ایک بات کی تاڑ میں رہتا ہے۔ اور اس کا قیاس صحیح ہوتا ہے۔ اچھا کوئی مضائقہ نہیں۔ ہاں فاسٹے یہ بتاؤ۔ کہ تم اس کام کو کرنے پر تیار ہو؟" فاسٹے نے کہا

"مجھے باپ نے اسی لئے بھیجا ہے۔ کہ آپ کے حکم کی تعمیل کروں۔ میں ہمہ تن تیار ہوں"

برانٹ:۔ بہت خوب۔ مجھے تمہیں ایسی ہی توقع تھی۔ ذرا توجہ سے سنو میرے کئی ایک جہاز ہیں۔ جو ہنر کے کنارے لنگر ڈالے ہوئے ہیں انہیں سے ایک چھوٹا جہاز نہایت تیز رفتار ہے۔ جسکا نام ایابیل ہے۔ اسپر میں نے نمک لدا ہوا ہے۔ مگر نمک کی بوریوں کے نیچے پانچ پیپے ہیں۔ جن میں جواہرات اور سونا بھرا ہوا ہے۔ ان پیپوں کے نیچے آٹھ پیپے بارود کے بھرے ہوئے ہیں جنہیں فیتے لگے ہوئے ہیں۔ اس جہاز کو تم انگلینڈ میں لیجاؤ۔ اور وہاں کسی بنک میں خزانہ جمع کرا دینا۔ جب میرے وطن کو ضرورت پڑے۔ اس وقت اسکو خرچ کرنا۔ ہنس تمہارے ہمراہ جائیگا۔ یہ بڑا ہشیار ملاح ہے۔ یہ تمہیں بآسانی انگلینڈ کے ساحل پر پہنچا دے گا۔ لیکن اگر تم دیکھو کہ انگلینڈ پہونچنے سے پہلے دشمنوں نے تمہیں گھیر لیا ہے۔ اور بچنے کی کوئی صورت نہیں۔ تو تم نے فلیتوں کو آگ لگا کر کشتی میں سوار ہو کر نکل جانا۔ بارود تک جب آگ پہونچے گی۔ تو جہاز پاش پاش ہو جائیگا اور خزانہ سمندر میں غرق ہو جائیگا۔ اور اس طرح دشمن کے ہاتھ نہ آئیگا۔ بس اس بات کو یاد رکھو۔ کہ یا تو خزانہ محفوظ کہیں پہنچ جائے۔ ورنہ سمندر میں غرق ہو جائے۔ اس میں سے ایک پیسہ بھی دشمن کے ہاتھ نہ آئے۔

مجھے معلوم ہوتا ہے۔ کہ بمیر بوتا ڈ گیا ہے۔ کہ میں خزانہ آگے پیچھے کرنے کی فکر میں ہوں۔ وہ ضرور تمہارا تعاقب کرے گا۔ اور سمجھے گا

کہ تم خزانہ لئے جا رہے ہو۔ سرکاری جاسوس بھی میری تاک میں ہیں۔ کیونکہ بادشاہ کا حکم یہاں پہنچ گیا ہے۔ کہ میرا خزانہ ضبط کیا جائے۔ ہر ایک اس خزانہ کے پیچھے پڑا ہوا ہے۔ مگر میں سب کو مایوس کرونگا۔ کل میرے جہازوں کی تلاشی لی جائیگی۔ اس لئے بہتر ہے۔ کہ تم علی الصبح ہی نکل جاؤ۔ شہر سے سمندر تین میل ہے۔ اور ممکن ہے۔ کہ وہاں سرکاری جہاز تمہارا مزاحم ہو۔ لیکن تم نے یا تو نکل جانے کی کوشش کرنا اور یا اپنے جہاز کو اڑا دینا۔ ہنس تم ان کے ہمراہ جاؤ۔

**قاسم**۔ مگر چچا آپ یہاں خطرہ میں ہیں۔ آپ کیوں نہیں ہمارے ساتھ چلتے۔

**برانٹ**۔ میں اگر تمہارے ساتھ جاؤں۔ تو دس قدم پر ہی سپاہی ہمیں گرفتار کر لیں گے۔ جب تک میں اپنے مکان پر موجود ہوں۔ تب تک حکام کو اطمینان ہے۔ لیکن میرے غائب ہوتے ہی وہ چیتے کی طرح ہم پر ٹوٹ پڑیں گے۔ تم اب جاؤ۔ میں زیادہ دیر گھر سے غیر حاضر نہیں رہ سکتا۔ جاؤ میرے بچے جاؤ۔ خدا تمہیں برکت دے۔ ہاں ایک بات یاد رکھنا۔ الزا تمہارے ہاں ہے۔ ممکن ہے کہ تم میں محبت بڑھے اگر ایسی صورت ہو۔ تو میری طرف سے تمہیں اجازت ہے۔ کہ اس کے ساتھ شادی کر لو۔ مگر دیکھو اس خیال سے نکرنا۔ کہ اس کے پاس بڑی دولت ہے۔ کیونکہ یہ دولت اس کے لئے نہیں۔ بلکہ وطن کے لئے ہے۔ ہاں مارٹین اگر تم صحیح و سالم خزانہ لیکر پہنچ جاؤ۔ تو پانچ ہزار اشرفی اس میں سے تمہاری ہے۔ یہ رقعہ میں نے لکھدیا ہے۔ اس کو سنبھال لو۔

اٹھوں سے تھم لیا۔ اور تلوار کھو دیتے جہاں ایک بے معلوم
تھا رکھ لیا۔ اور چاقو کے ساتھ واپس کر کے تینوں رخصت
ہوئے۔

# آٹھواں باب

ہنس انہیں نہر کے کنارے لے گیا۔ اور ایک کشتی لایا۔ تاکہ اس میں
سوار ہو کر جہاز تک پہونچ جائیں۔ جو کہ بے پانی میں لنگر ڈالے ہوئے
تھا۔ ہنس کشتی میں اترا۔ فائے اترنے کو تھا۔ کہ کسی نے اسکی پشت
پر چاقو کا وار کیا۔ مگر چاقو ٹوٹ گیا۔ معاً مارٹین کی تلوار ہوا کا چمکتی ہوئی
دکھائی دی۔ اور قاتل کی ایک انگلی صاف اڑ گئی۔ قاتل درد سے چلا
کر بھاگ گیا۔ اور مارٹین نے انگلی اور چاقو کا پھل اٹھا کر فائے کو
دیا۔ فائے نے جیب میں رکھ لیا۔ اور کہا "میری ماں کا تحفہ
میرے کام آیا۔ ورنہ میرا کام ختم ہو چکا تھا" مارٹین نے کہا۔
"ابتدا تو اچھی شروع ہوئی ہے۔ دیکھیں آگے کیا پیش آتا ہے"۔
تینوں کشتی میں بیٹھ کر جہاز میں پہونچے۔ ہنس نے انہیں جواہرات
اور سونے کے پیپے دکھائے۔ اور کہا کہ بہت سویرے ہمیں کوچ
کرنا چاہئے۔ کیونکہ کل تلاشی ہونی ہے۔ اور کسی جہاز کو روانگی
کی اجازت نہیں"۔ کچھ رات ابھی باقی تھی۔ کہ جہاز کا لنگر اٹھایا
گیا۔ ہنس کا خیال تھا۔ کہ وہ چپکے سے نکل جائیں گے۔ مگر کہیں

شخص انہیں تاک رہا تھا۔ اور اس نے فی الفور فائر کر دیا۔ ہنس نے فائر کی آواز سنکر کہا "بہت بُری ہوئی کسی نے ہمیں دیکھ لیا ہے۔ اور سپاہیوں کو آگاہ کر دیا ہے۔ اب ضرور ہمارا تعاقب ہوگا۔ اور نہر کے منہ پر بھی رکاوٹ ہوگی" کوئی ایک میل جہاز گیا ہوگا۔ کہ ہنس نے پیچھے نظر دوڑائی۔ اور اسے روشنی دکھائی دی۔ اور اس نے کہا "کوئی جہاز ہمارے تعاقب میں چھوٹا ہے۔ مگر فکر نہیں ہمیں پکڑ نہیں سکیگا۔ یہ جہاز سب سے تیز رفتار ہے" سمندر نصف میل پر تھا۔ کہ انہیں نہر کے منہ پر جہاز کی روشنی دکھائی دی۔ اور ہنس نے کہا "نہر کا منہ روک لیا گیا ہے" مارٹین نے کہا "کیا ہم اس کے پاس سے نہیں گذر سکتے" ہنس نے کہا "نہیں۔ ہمیں اس کے اوپر سے گذرنا پڑیگا۔ تم نیچے چلے جاؤ۔ اور دیکھو خدا کیا کرتا ہے" ہنس نے باقی بادبان بھی کھول دیئے۔ ہوا بڑی تیز تھی۔ اور جہاز گولی کی طرح چلنے لگا۔ ہنس کو اپنے جہاز کی مضبوطی پر بھروسہ تھا۔ اور اس نے اسکا نوکیلا منہ سیدھا کر دیا۔ ابابیل جہاز نے گولی کی طرح سرکاری جہاز سے ٹکر لگائی۔ اور سرکاری جہاز کا تختہ توڑ دیا۔ معاً اس میں پانی بھر گیا۔ مگر جہاز کا افسر ننگی تلوار کھینچے ابابیل میں کود پڑا۔ اور ہنس پر وار کیا۔ ہنس بھی تیار تھا۔ اس نے ایسا ہاتھ مارا۔ کہ سرکاری افسر کا سر تن سے جدا ہو گیا۔ ہنس بیٹھ گیا۔ سرکاری جہاز معہ سپاہیوں کے آن فان میں غرق ہو گیا۔ اور ابابیل جہاز نہایت تیزی کے ساتھ برابر چلتا گیا۔ مارٹین اور رفائے جہاز کی ٹکر سن کر اوپر آئے۔ اور ایک افسر کو مقتول دیکھکر مارٹین کے منہ سے بے اختیار نکلا "بیشک ملاح ہو تو ایسا ہو۔ کیسی چال کھیلی ہے"

شاباش ہنس شاباش - مگر ہائیں تمہارا چہرہ فق ہو رہا ہے - کیا تم زخمی ہو؟
ہنس - ہاں اس بٹہ مجھے بہو ا ر گیا - اور ہیں مرنے اسپر - گھبراؤ نہیں -
مرہم پٹی کی ضرورت نہیں زخم کاری لگا ہے - اور چند منٹ میں اپنے
دشمن کو جا ملونگا - ذرا بیٹھ جاؤ اور میری بات سنو - کیا تم انگلینڈ
کے ساحل پر جہاز بیجا سکو گے؟
مارٹین - ہم اپنے ساحل پر تو جہاز چلا سکتے ہیں - مگر اس سے باہر کہیں نہیں گئے
ہنس - تو اچھا تم انگلینڈ جانے کی کوشش نہ کرو - شاید طوفان میں
جہاز غرق ہو جائے - دیکھو تم جہاز کو کنارے ہار لیم خلیج میں
لیجاؤ - وہاں شام تک تم پہنچ جاؤ گے - وہاں جا کر تم نے لال شیشہ دکھا
مارتھا وہاں موجود ہوگی - وہ تمہارے پاس آئے گی - تم نے کل حال
اسکو بتا دینا - اور اس کے مشورے سے خزانہ کو کہیں دبا دینا - اور
جب ضرورت پڑے نکال لینا - تو اب مجھے دعا مانگنے دو - میں نے اپنا
فرض ادا کر دیا ہے - اور اپنی جان وطن پر قربان کر دی
ہے - خدا تمہیں بھی توفیق دے - اور ہماری قربانیاں
اچھا پھل لائیں - تو خدا حافظ"
دس منٹ کے بعد ہنس مر گیا - تعاقب کرنے والا جہاز برابر آ رہا
تھا - مگر ابابیل جہاز اسے پیچھے چھوڑے جاتا تھا - شام ہو گئی تھی
کہ ابابیل جہاز ہارلیم میں پہنچا - اور تعاقب کرنے والا جہاز مطلق دکھائی
نہ دیتا تھا - وہ بہت پیچھے رہ گیا تھا - مارٹین نے لال شیشہ دکھایا - اور
دس منٹ کے بعد ایک چھوٹی سی کشتی جہاز کے قریب پہونچی -
اور اس میں سے مارتھا نکل کر ابابیل جہاز میں آئی - فاتحے نے اپنے

کل حال سے آگاہ کیا۔ مارتھا کچھ دیر سوچ میں پڑ گئی۔ اور آخر اس
نے کہا۔ آؤ بہتر ہے۔ کہ خزانہ کو اس جزیرہ میں دفن کر دیں۔ اور
تب تک کہ شہزادے جہانگیر آئیں پہلے اس کام سے فارغ ہو جائیں
چلو جہاز کو کہا کہ دوسری طرف سے چلو۔ مارٹن جہاز کو مقررہ مقام
پر لے گیا۔ اور وہاں لنگر ڈال کر جواہرات کے صندوق نکال کر مارتھا
کی کشتی میں رکھ لئے۔ کشتی کنارے پر لیجا کر مارتھا کے کہنے کے
بموجب جزیرہ کے وسط میں ایک گڑھا کھودا گیا۔ اور صندوق اس
میں دفن کر دئے گئے۔ بڑی محنت کا کام تھا۔ مگر مارٹن جیسے قوی
ہیکل اور فاتح جیسے نوجوان کے آگے کیا مشکل تھا۔ اس طرف
سے فراغت حاصل کر کے مارٹن نے کہا۔ میرے آقا برانٹ کے
حکم کی تعمیل تو ہو گئی ہے۔ خزانہ محفوظ ہو گیا ہے۔ اور ظالموں کے
ہاتھ سے بچ گیا ہے۔ اب صرف ہمیں صحیح سالم گھر تک پہنچنا ہے۔ سو
اس کا کوئی مضائقہ نہیں۔ چلو کچھ کھانا کھائیں۔ کیونکہ اب مجھے سخت
بھوک لگ رہی ہے۔ اس پر مارتھا نے کہا۔ کہ اگر میں مر گئی۔
تو تمہیں اس دفینہ کا پتہ کس طرح لگے گا۔ یہاں اسی قسم کے بیس جزیرے
ہیں۔ کس کس میں تلاش کرتے پھرو گے۔ مجھے قلم دوات اور کاغذ
دو۔ اور میں تمہیں جگہ کا نقشہ کھینچ دیتی ہوں۔ جہاز میں پہنچ کر مارتھا
نے ایک کاغذ پر جزیروں کا نقشہ کھینچ کر خاص جزیرہ پر ایک نشان
کر دیا۔ اور فاتح کو دیکھ کر کہا۔ کہ اس نقشے سے تمہیں صاف پتہ
لگ جائیگا۔ نقشہ بھی فاتح کے کہنے کے بموجب مارٹن نے اپنی
ٹوپی کے وسط میں رکھ دیا۔ پھر دونوں کھانا کھا کر سو رہے۔ اور مارتھا

تعاقب کرنے والے جہاز کے انتظار میں جاگتی رہی۔ کچھ رات باقی تھی
کہ تعاقب کرنے والا جہاز پہنچا۔ اور ساحل سے کچھ فاصلہ پر کھڑا ہو گیا۔ کیونکہ
اس سے آگے پانی کم تھا۔ اور جہاز آگے نہیں آ سکتا تھا۔ مارتھا کو ایک
خیال سوجھا۔ اور اس نے مارٹن اور فاسٹ کو جگا کر کہا تم سب ہوشیار
رہو۔ اور میں ایک کام کرنے جاتی ہوں۔ مارتھا ایک چھوٹی کشتی
میں سوار ہو کر جہاز کی طرف ایسی چپ چاپ سے گئی کہ اس کی آواز کسی
کو سنائی نہ دی۔ اور جہاز کے ایک طرف کشتی لگا کر جہاز میں چپکے
سے اتر گئی۔ اور چپ چاپ تہ خانہ میں پہنچ کر بارود تک جا پہنچی۔ جاتے ہی
اس نے چوکیدار کو چاقو سے ہلاک کیا۔ جو اسے بھوت سمجھ کر ڈر گیا
تھا۔ پھر اس نے جہاز کو آگ لگا دی۔ جہاز والے سب میٹھی نیند
سو رہے تھے۔ اور کسی کو علم نہ تھا کہ جہاز میں کیا ہو رہا ہے۔ مارتھا
جس طرح چپ چاپ گئی تھی۔ اسی طرح چپ چاپ واپس آ گئی
اور فاسٹ کو کہنے لگی۔ میں کچھ کر آئی ہوں۔ دیکھو کیا تماشا بنتا ہے
اور وہ خوشی سے قہقہہ مارنے لگی۔ چند لمحے گزرے تھے کہ جہاز میں
آگ کے شعلے بلند ہوئے۔ جہازی میٹھی نیند سے سراسیمہ ہو کر جاگے
اور گھبرا کر جان بچانے کے لئے دو کشتیوں میں جو جہاز کے ہمراہ تھیں
اتر گئے۔ اور کشتیاں جہاز سے ذرا پرے لے گئے۔ مارٹن نے جہاز
کی روشنی میں دیکھا کہ قریباً بیس آدمی ایک کشتی میں اتر گئے اور
دوسری میں صرف دو آدمی گئے جن میں سے ایک کانا تھا۔ مارٹن نے
سمجھ لیا کہ ان کا تعاقب کرنے والا خود ریمبو ہے۔ اور وہ اپنے
طور پر خزانہ لوٹنے کے لئے یہ فوج بھرتی کر لایا ہے۔ چند گھنٹے میں

جہاز جل کر سمندر میں غرق ہو گیا۔ اب پو پھٹنے کے قریب تھی۔ اور
ریمبریو نے آدمیوں کو حکم دیا۔ کہ جزیرہ کی طرف بڑھیں۔ اور اباہیل
جہاز کو قابو میں لائیں۔ مارٹین کو ایک تجویز سوجھی اور سب نے اُسے
پسند کیا۔ چنانچہ مارٹین نے ہنس کو جسکی لاش ابھی تک جہاز میں تھی۔
ملاح کی جگہ پہ سہارا دیکر بٹھا دیا۔ اور فلیتوں کو آگ لگا کر اباہیل جہاز
کا لنگر اُٹھا دیا۔ یہ ہی اباہیل جہاز جلتا دکھائی دیا۔ ریمبریو نے کشتیاں
اسکی طرف چھوڑ دیں اور دو تین منٹ میں ایک کشتی جسمیں بیس سپاہی
تھے۔ اباہیل کے قریب پہنچ گئی۔ سب آدمی اس میں اتر گئے۔ مگر
ریمبریو اور اسکا ساتھی جہاز میں نہ اُترے۔ وہ ذرہ دور جا کھڑے
ہوئے کہ شاید کوئی دھوکا نہ ہو۔ جب آدمی ہنس پر وار کرنے لگے
تو انھوں نے دیکھا کہ وہ مُردہ ہے۔ اسپر انہیں شبہ ہوا۔ کہ انکے ساتھ
دھوکا ہوا ہے۔ وہ گھبرا کر اپنی کشتی میں سوار ہونا چاہتے تھے۔ کہ
ہولناک آواز سنائی دی۔ اور جہاز پُرزے پُرزے ہو گیا۔ تمام
آدمی مارے گئے۔ اور سمندر میں غرق ہو گئے۔ یہ دیکھکر ریمبریو دانت
پیستا ہوا واپس چلا گیا۔ اور غائے اور مارٹین مارتھا سے رخصت
ہو کر کنارے پر اُترے۔ اور وہاں سے گھر کو روانہ ہوئے۔ کیونکہ
وہاں سے انکا مکان چند میل کے فاصلہ پر تھا۔

---

# نواں باب

ایڈورین رو بصحت تھا۔ مگر ابھی کمزور تھا۔ الزا لیزبتھ اور ڈرک اس
کے پاس جا کر بیٹھتے تھے۔ الزا اسے کتابیں سنایا کرتی تھی۔ اور ہر طرح
اسکی دلداری کی جاتی تھی۔ تینوں حسب معمول اس کے پاس بیٹھے ہوئے
باتیں کر رہے تھے۔ کہ لزبتھ نے کہا "فانسے کو گئے ہوئے آج تیسرا
دن ہے۔ اور ابھی تک واپس نہیں آیا۔ نہ ہی کوئی خبر آئی ہے
خدا خیر کرے" یہ الفاظ اس کے منہ میں ہی تھے۔ کہ فانسے کمرے
ڈھونڈھتا ڈھونڈھتا وہاں آ نکلا۔ مارتین اس کے پیچھے تھا۔ ڈرک نے اسے
گلے سے لگا لیا۔ اور لزبتھ نے کہا "کہو بیٹے خیر سے آ گئے؟"

فانسے۔ ہاں۔ اماں خیر سے آیا ہوں یہ دیکھئے (اور اس نے چاقو
کا پھل اور انگوٹھی والی انگلی جیب سے نکال کر رکھدی)

ایڈورین۔ یہ کیا خوفناک چیز ہے۔ اسے دور کر دو۔

فانسے۔ بھائی معاف رکھنا۔ مجھے خیال نہ رہا۔ کہ آپ بیمار ہیں۔

الزا۔ بھائی۔ یہ تو بتاؤ۔ میرے باپ کو ملے تھے۔ کیا وہ خوش تھا
کسی خطرہ میں تو نہیں تھا؟ کیونکہ گو میرے باپ نے مجھے اس
خطرہ سے آگاہ نہیں کیا۔ مگر خوفناک رمیرو کی آمد و رفت سے میں
تاڑ گئی تھی۔ کہ میرا باپ کسی الجھن میں پھنسا ہوا
ہے۔

فاسٹے - ہاں میں اُسے مار سکتا تھا - وہ خوش تھا - مگر میں ایسا نہیں کر سکتا
کہ وہ خطرہ میں پڑ جاتا۔
مارٹین دروازے کے پیچھے کھڑا تھا - آہستگی سے اس کی جان
کی خیر نہیں۔
فاسٹے نے زور سے اپنی کہنی مارٹین کے پیٹ میں ماری جس سے
مارٹین خاموش ہو گیا۔
لزبتھ - بیٹا - یہ چاقو اور انگلی کیسی ہے؟
فاسٹے - ہاں - آپکی آرزو نے میری جان بچائی - یہ چاقو زرہ پر
پڑتے ہی ٹوٹ گیا - اور مارٹین کی تلوار چلانے سے قاتل کی انگلی
اڑا دی۔
ڈرک - شاباش مارٹین شاباش - ہاں بیٹا - کل کیفیت سناؤ
ہم یہاں سب گھبرا رہے تھے۔
فلاسٹے نے شروع سے واردات سنانی شروع کی - اور مارٹین اس
عرصہ میں اپنی تلوار کو اوپر پھینکنے اور پھر اُسے پکڑنے میں مصروف
ہو گیا - جب فلاسٹے نے کل حال بیان کر کے یہ کہا - کہ خزانہ دفن کر کے
ہم نے اس جگہ کا نقشہ بنا لیا - اور پھر جہاز کو فلیتہ لگا کر چھوڑ دیا جس کی
وجہ سے سوائے دو کے باقی تمام سپاہی مارے گئے - تو مارٹین نے تلوار
نیچے جانے دی - تلوار کا دستہ فاسٹے کے پاؤں پر زور سے پڑا - اور
اس نے چلا کر کہا "اُف - میرا پاؤں تو نے زخمی کر دیا ہے - یہ کیا
بیہودہ حرکت ہے" ادھر تلوار گرتی دیکھ کر ایڈرین کو خوف سے غش
آ گیا - اور لزبتھ نے ناراض ہو کر کہا - اس کمرے سے نکل جاؤ

تمہارے شور سے ایڈرین کو تکلیف ہو رہی ہے۔ جاؤ کسی اور کمرے میں
جاکر گفتگو کرو۔ فاسٹے اور مارٹین فی الفور نکل گئے۔ اور فاسٹے نے مارٹین سے
پوچھا۔ تو نے تلوار کا دستہ میرے پاؤں میں کیوں مارا؟

مارٹین۔ ماسٹر۔ آپنے کہنی میرے پیٹ میں کیوں ماری تھی۔؟

فاسٹے۔ اس لئے کہ تم براشٹ کی بابت کچھ کہکر الزا کو رنج دینے لگے
تھے۔ اور میں نے تمکو چپ رہنے کی ہدایت کی۔

مارٹین۔ اچھا میری تلوار کا کیا نام ہے؟

فاسٹے۔ خاموشی۔

مارٹین۔ بس میرا مطلب بھی آپ کو خاموش کرنے کا تھا۔ کیونکہ آپ
عنقریب یہ راز بتانے کو تھے۔ کہ نقشہ کہاں رکھا گیا۔

فاسٹے۔ تو اس میں کیا حرج تھا۔ مجھے یہ بتانا ضروری تھا۔

مارٹین۔ ماسٹر۔ آپ نہیں سمجھتے۔ کہ اس راز کا علم کیسا خطرناک ہے
ریمیر یو زندہ ہے۔ اور وہ یقین کریگا۔ کہ خزانہ چھپانے کے لئے ہم کو
کافی موقعہ مل گیا تھا۔ اور جہاز ہم نے خالی اڑا دیا۔ وہ کوئی بیوقوف
نہیں۔ اب وہ ان تمام آدمیوں کو جنکو اس خزانہ کا راز معلوم ہے
دکھ دینے اور راز معلوم کرنے کی کوشش کرے گا۔ کیا آپ
یہ پسند کرتے ہیں۔ کہ آپ کی ماں اور باپ اور الزا کو عذاب
دیا جائے۔ اور کیا آپ کو یقین ہے۔ کہ عذاب کے وقت سب
ثابت قدم نکلیں گے۔ خصوصاً عورتیں۔
مناسب یہی ہے۔ کہ ہم دونوں میں یہ راز رہے۔ اور ہم کو ہی
عذاب دیا جائے۔ کیونکہ ہم مرنا قبول کرینگے۔ دکھ برداشت

کر سکیں گے۔ مگر راز نہیں بتا سکیں گے۔

فاسٹے۔ مارٹین بیشک تمہاری رائے ٹھیک ہے۔ مگر باپ ابھی پوچھے گا تو اسے کیا جواب دو گے۔

مارٹین۔ جھوٹ بول دینا۔ کہہ دینا کہ نقشہ بنایا تھا۔ مگر وہ ابابیل جہاز میں ہی رہ گیا۔ اور جہاز کے ساتھ ہی اڑ گیا۔

فاسٹے۔ اچھا بھائی غرض ادا کرنے کی خاطر جھوٹ بولنا بھی قبول ہے۔ تاکہ خزانہ کا راز چھپا رہے۔ اور سپاہیوں کے ہاتھ نہ لگ جائے۔

دونوں بڑے کمرے میں گئے۔ اور لنڈ بھی اور ڈرک بھی وہاں آگئے۔ ڈرک نے آتے ہی پوچھا "بیٹا تم نے جو نہیں بتایا کہ وہ نقشہ کہاں ہے۔ لاؤ مجھے دیدو۔ تاکہ میں اسے حفاظت سے رکھدوں"۔

فاسٹے۔ باپ اسے حفاظت میں رکھنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ وہ کاغذ جہاز میں میری غفلت سے رہ گیا۔ اور جہاز کے ساتھ ہی معدوم ہو گیا۔

ڈرک (شک کر کے) کیوں مارٹین یہ سچ ہے؟

مارٹین۔ ماسٹر بالکل سچ ہے۔ چھوٹے ماسٹر کے حافظہ کی میں تعریف کرتا ہوں۔ بڑا تیز حافظہ ہے۔

ڈرک (مطمئن ہو کر) میرے پیارے بیٹے۔ تم ہمیشہ نیک رہے ہو اور اب تم نے ثابت کر دیا ہے کہ تم بڑے سچے ہو۔ شجاع اور بہادر ہو۔ خدا کے واسطے ایسا نہ کرو۔ کہ میں تمہیں جھوٹا سمجھوں۔ بیوقوف کہتے ہیں

کہ فاٹے نے خودغرضی کرکے خزانہ کا راز نہیں بتایا۔ تاکہ وہ کسی وقت خزانہ اپنے مصرف میں لاتے۔

**مارٹین**۔ چھوٹے ماسٹر آپ کی ماں کچھ کہنا چاہتی ہے۔

**لنرہیڈ**۔ فاٹے۔ میرا خیال ہے۔ کہ تم جان بوجھکر ہمیں راز نہیں بتاتے تھے اس لئے کہ تم خزانہ کا فائدہ اٹھانا چاہتے ہو۔ بلکہ اس لئے کہ ہم پر مصیبت وارد نہ ہو۔ سنو میرے شوہر یہ بات بڑا خطرہ ہے جس شخص کو یہ راز معلوم ہوگا۔ اس کی جان کی خیر نہیں۔ اس لئے فاٹے اپنے ماں باپ کو مصیبت میں ڈالنا نہیں چاہتا۔ کیوں فاٹے میرا خیال صحیح ہے؟

**فاٹے**۔ اماں جان۔ آپ ٹھیک کہتی ہیں۔

**مارٹین**۔ بیشک آپ کا قیاس صحیح ہے۔

ڈوک نے محجوب ہوکر فاٹے کو گلے سے لگالیا۔ اور کہا۔ میرے بیٹے معاف رکھنا۔ میں نے سخت غلطی کی۔ نادانی کی۔ میں سچ مچ بیوقوف ہوں۔ مجھ سے تیری ماں زیادہ عقلمند ہے۔ دیکھو میری سمجھ میں نہیں آیا۔ کہ تم کیوں یہ راز مجھسے مخفی رکھتے ہو۔ مارٹین تم بھی مجھے معاف کرو۔ میں نے ناحق تم پر بدظنی کی۔

**مارٹین**۔ پیارے ماسٹر۔ یہ قدرتی بات تھی۔ کہ آپ ہم پر شک کرتے۔ مگر اب قسم کھاؤ۔ کہ جتنا حال آپ کو معلوم ہوا ہے۔ اتنا بھی کسی فردو بشر کو نہیں بتاؤگے اور ایڈرین کو بھی ہرگز اس سے زیادہ نہیں بتاؤگے۔ کون جانتا ہے۔ کہ کیا پیش آجاتے۔

**برانٹ نے اس خزانہ کے لئے جان قربان کی ہے**

جس نے اسپر جان نثار کی ہے۔ اور ہم نے بھی جان دینے سے دریغ نہیں کیا۔ اس لئے یہ خزانہ اسی کام آئے جس کام کے لئے یہ امانت اسے جمع کیا۔ خدا کرے کہ وہ وقت جلد آئے۔ اور ہم اس امانت سے سبکدوش ہوں" سب نے حلف اٹھایا۔ اور مجلس برخاست ہوئی۔ کچھ دن گذر گئے۔ اور ایڈرین بالکل تندرست ہو گیا۔ الزا چونکہ اسکی تیمارداری کر رہی تھی۔ اور اس کی بڑی خدمت کرتی رہی تھی۔ اس سے بیوقوف ایڈرین کو خیال پیدا ہوا۔ کہ وہ اس سے محبت کرتی ہے۔ خود ایڈرین بھی اسپر عاشق ہو رہا تھا۔ اور اسکو خیال تھا۔ کہ جب وہ اظہار محبت کریگا۔ تو الزا بخوشی منظور کرلے گی۔ مگر وہ سخت مایوس ہوا۔ جب اس نے موقعہ پا کر اظہار محبت کیا۔ اور الزا نے اسکو رد کر دیا۔ اور کہا "صاحب میرے سامنے ایسی بیہودہ باتیں نہ کیجئے۔ میرا باپ تکلیف میں ہے۔ اور اسوقت تک میں سوائے اپنے باپ کے اور کسی کو محبت نہیں کرتی" گو الزا نے سچ کہا تھا۔ مگر ایڈرین نے سمجھا۔ کہ وہ فائے کو پیار کرتی ہے۔ اور اس سے اس کے دل میں رشک اور حسد کی آگ شعلہ زن ہوئی۔ کیونکہ وہ اپنے آپ کو بڑا مہذب اور شائستہ جنٹلمین سمجھتا تھا۔ اور فائے کو بیہودہ اور کندہ ناتراش کہا کرتا تھا۔ اسے اس بات سے سخت رنج پیدا ہوا۔ کہ کیوں الزا نے اسے قبول نہیں کیا اور وہ تجویزیں سوچنے لگا۔ کہ کس طرح الزا کو اپنے قابو میں لا یا جائے۔

الزا بڑی فکر مند رہتی تھی۔ آخر ایک دن ایک عورت زبانی

پیغام لائی۔ برانٹ نے ڈرک کو کہلا بھیجا۔ کہ ابھی تک میں زندہ ہوں۔ فاتے اور مارٹین کی شجاعت کی میں دل سے داد دیتا ہوں۔ انھوں نے بڑی شجاعت اور جوانمردی کا کام کیا ہے۔ اور خزانہ کو محفوظ کر دیا ہے۔ اب مجھے کوئی فکر نہیں۔ جس وقت ظالم چاہیں میری جان لے لیں۔ صرف جان ہی جان ہے اور ایک کوڑی بھی انکے ہاتھ نہ آئے گی۔ مارٹین کو پیغام ضرور دینا۔ خدا ان دونوں کو برکت دے ؟

تھوڑے دن کے بعد خبر آئی۔ کہ برانٹ کہیں غائب ہو گیا ہے۔ اس انزا کے دل میں کچھ امید پیدا ہو گئی۔ کہ شائد اس کا باپ کہیں بھاگ گیا ہے۔ مگر نہیں۔ ظالم حاکموں نے یہ دیکھکر۔ کہ ظاہرا طور پر برانٹ کو گرفتار کرنے سے شہر میں شور اٹھے گا۔ اسے رات کو خفیہ طور پر گرفتار کیا۔ اور زندان میں ڈال دیا۔ ہر چند دولت کا راز دریافت کرنے کے لئے اسے عذاب دیا گیا۔ مگر اس نے نہ بتایا۔ اور تنگ آکر ستمگروں نے اسے قتل کر دیا۔ ڈرک کو ایک آدمی نے جسنے برانٹ کو دفن کیا تھا۔ سارا ماجرا سنایا۔ انزا نے بھی سنا۔ اور وہ بیہوش ہو گئی۔ ایک ہفتہ تک وہ اپنے کمرہ سے باہر نہ نکلی۔ آخر پادری۔ ڈرک اور لزبتھ نے اسے صبر کی تلقین کی۔ اور اسکی طبیعت بحال ہوئی۔ وہ باہر نکلنے لگی۔ اور لزبتھ کے ہمراہ غریب عورتوں کو جن کے شوہر مارے گئے تھے۔ امداد دینے جانے لگی۔ لزبتھ کا قاعدہ تھا۔ کہ اپنی ہم مذہب عورتوں کی خبر گیری اور دستگیری کیا کرتی تھی۔ جن کے خاوند ظالم

افسردگی کی تیغ کا شکار رہوتے تھے۔

ایڈرین کو کوئی اور تجویز نہ سوجھی۔ سوائے اس کے کہ میگ کو مل کر اس سے کوئی علاج پوچھے۔ کیونکہ پہلے بھی وہ میگ کو محبت آمیز چٹھیاں دیکر بعض لیڈیوں کے ہاں بھیجا کرتا تھا۔ اور میگ جو اجرت پر ہر ایک کام کرنے پر تیار رہتی تھی۔ اس سے خوب پیسے کمایا کرتی تھی ایڈرین نے دل میں کہا "میگ کے پاس چلنا چاہئے۔ اور اس سے کوئی علاج پوچھنا چاہئے" یہ ٹھان کر وہ میگ کے ہاں گیا اور اس کو اپنا کل حال بتایا۔ میگ نے کہا کہ اس معاملہ میں وہ خود تو کچھ نہیں کر سکتی۔ مگر ایک کامل استاد اس کے ہاں آیا جایا کرتا ہے جس کو ان باتوں میں بخوبی دسترس ہے۔ وہ سحر اور جادو میں کمال رکھتا ہے۔ اور تمہارا کام فی الفور بنا دیگا۔ یہ کام اسکے آگے کیا حیثیت رکھتا ہے۔ کل تم نے آجانا۔ دور میں اس کے ساتھ تمہاری ملاقات کرا دونگی" ایڈرین نے اس کا شکریہ ادا کیا۔ اور کچھ نقدی دیکر رخصت ہوا۔ دوسرے دن وقت مقررہ پر پھر ان کے ہاں گیا۔ اور میگ دوسرے کمرہ میں اسکو لے گئی۔ جہاں ایک شخص نجومی لباس پہنے بیٹھا ہوا تھا

وہ عینک چڑھائے ہوئے تھا۔ وہ خاصا جادوگر معلوم ہوتا تھا۔ جب ایڈرین اسکے سامنے گیا۔ تو اس نے اسکا نام و مقام اور سب حالات پہلے ہی بتا دیئے۔ اسپر ایڈرین کو اسپر پورا یقین ہو گیا۔

ساحر۔ دیکھو بیٹے میں صرف ایک شرط پر تمہاری امداد کرتا ہوں۔

ایڈرین۔ وہ شرط کیا ہے۔

ساحر۔ وہ یہ ہے۔ کہ تم مجھ پر کامل ایمان لاؤ۔ اور جو میں کہوں اسپر عمل کرو۔

ایڈرین۔ بہت بہتر جناب۔ آپ میرے مرشد ہوئے۔

ساحر۔ میں ایک شیشی میں تمہیں محبت کا عرق دونگا۔ تم نے کسی طرح اس لیڈی کو عرق پلا دینا۔ اور جتنی جلدی ممکن ہو اس کے سامنے اظہار محبت کرنا۔ وہ فی الفور تمہیں منظور کریگی۔

ایڈرین :۔ وہ عرق زہر کی قسم تو نہیں ؟

ساحر (ناراض ہو کر) بیوقوف کیا تو نے مجھے کوئی قاتل سمجھا ہے کہ میں لوگوں کو زہر دیتا ہوں۔ ؟ جا میرے سامنے سے دور ہو جا۔

ایڈرین۔ معاف کیجئے گا۔ مرشد صاحب۔ مجھسے غلطی ہو گئی۔

ساحر۔ اچھا میں تمہیں معاف کرتا ہوں۔ جاؤ میگ کو میرے پاس بھیجدو۔ اور خود وہاں انتظار کرو۔

ایڈرین چلا گیا۔ اور میگ اندر آئی۔ ساحر نے کہا۔ میگ یہ اچھا تو تم نے قابو کیا ہے۔ پس اس سے ہمارا کام نکلے گا۔ یہ سفید شیشی لو۔ اور اس میں صاف پانی بھر کر اسے دیدو۔ میگ نے شیشی پانی

سے بھری۔ اور کارک لگا کر دوسرے کمرہ میں آکر ایڈرین کو دی۔ اور
کہا۔ یہ شیشی تو اس کا عرق بالکل بے مزہ اور بے رنگ ہے۔ لیڈی
یا آسانی پی لیگی۔ اور اسے کچھ معلوم نہ ہوگا۔ مگر پیتے ہی وہ تمہارے
عشق میں مبتلا ہو جائے گی۔ ایڈرین نے شیشی لی۔ مگر اس کا ہاتھ
دیکھکر چونک پڑا۔ کیونکہ ایک انگلی ندارد تھی۔

ایڈرین۔ تمہاری ایک انگلی کدھر گئی۔

میگ۔ میں ایک سور پکڑنے لگی تھی۔ اور اس نے میری انگلی کاٹ لی۔

ایڈرین۔ تمہاری انگلی میں انگوٹھی بھی تھی۔

میگ۔ ہاں۔ تم کو کیسے معلوم ہے؟

ایڈرین۔ ہمارے گھر میں ایک انگلی مع انگوٹھی ایک شیشی میں رکھی ہوئی ہے

میگ۔ خدا کیواسطے مجھے وہ انگلی لا دو۔

ایڈرین۔ کیوں! تم کیا کرو گی؟

میگ۔ میں اسے اچھی طرح سے دفن کرونگی۔

ایڈرین۔ کیا چاقو کا پھل بھی چاہیئے۔ جو انگلی کے ہمراہ تھا۔

میگ۔ نہیں۔ صرف انگلی لا دو۔ اگر نہ لا دو گے۔ تو
میں تمہیں اس معاملہ میں امداد نہ دونگی۔

ایڈرین۔ بہت بہتر میں تمہیں لا دونگا۔

میگ۔ اور میں تمہیں بڑی امداد دونگی۔ بس اس عرق کے
ذریعہ تمہارا کام بنجائیگا۔

ایڈرین شکریہ ادا کرکے رخصت ہوا

جب ایڈرین چلا گیا۔ تو ساحر میگ کے کمرہ میں آیا۔ اس نے

ساحرانہ جسمیں اُتار دیا تھا۔ اور فیلیکس نے بھی اُتار دی تھی۔ اور اب وہ ہو بہو
ریمیرو دکھائی دینے لگا۔

ریمیرو۔ میاگ تو نے بڑا اچھا کام کیا۔ اور نتیجے کو خوب اچھا بنائیگا۔ دیکھو
پرانٹ کے خزانہ کا علم ڈرک ۔ اسکے بیٹے اور اس کے نوکر کو معلوم ہے۔
اور میں یہ راز معلوم کرنا چاہتا ہوں۔ جب تک ان کے خلاف کوئی شہادت
پیدا نہ ہو۔ تب تک وہ میرے قابو میں نہیں آسکتے۔ اس بوڑھے نوجوان
سے میں شہادت حاصل کرونگا۔ کیونکہ اسے انزا کے ساتھ عشق ہے
اور وہ قابو کرنے کو چاہتی ہے۔ رشک اور حسد کی وجہ سے یہ سب کچھ بتا
دیگا۔ مگر ابھی تک گورنری کا حکم میرے نام نہیں پہنچا۔

**میاگ**۔ کون حکم؟

**ریمیرو**۔ میں نے ہسپانیہ میں لیڈن کے جہانگیر کی گورنری کے لئے
درخواست بھیجی ہوئی ہے۔ اور روپیہ بھی بھیجا ہوا ہے۔

**میاگ**۔ تو کیا گورنری قیمتاً ملتی ہے۔

**ریمیرو**۔ ہاں روپیہ سے سب کچھ مل جاتا ہے۔ غالباً آج حکم آیا ہی
چاہتا ہے۔ جب وہ حکم آجائے گا۔ تو میں ڈرک زندہ گرفتار کرونگا
اور اتنے میں ان کے خلاف کوئی شہادت بھی پیدا کرلوں گا۔ امید
ہے۔ کہ عذاب کے وقت کوئی نہ کوئی انہیں سے ضرور راز بتا دے گا۔

**میاگ**۔ پھر تو آپ کے ہاتھ بڑا خزانہ آجائے گا۔ آپ ہمیشہ خزانے
ڈھونڈھتے رہتے ہیں۔

**ریمیرو**۔ ہاں میں چاہتا ہوں کہ باقی عمر نہایت آسائش اور آرام
سے بسر کروں۔ تو اب میں جاتا ہوں۔ پھر آؤں گا۔ امید ہے۔ کہ

حکم آ گیا ہو گا۔

ایڈریو شیشی عرق لئے ہوئے خوش خوش گھر پہنچا۔ اور وہ شیشی لاکر
اس کے پانی کے گلاس میں عرق ملا دیا۔ اور اسے پلا دیا۔ اس کا خیال
تھا کہ شام کو سیر کے وقت وہ محبت کا اظہار کرے گی۔ تا کہ اس وقت
تک عرق کا اثر اچھی طرح ہو جائے۔ دوپہر کا کھانا کھا کر لزبتھ نے کہا
"الزا چلو۔ مسز جیکسن کو دیکھ آئیں۔ جب سے اسکا خاوند قتل کیا گیا
ہے۔ وہ غریب بیمار ہے" لزبتھ اور الزا دونوں گئیں۔ مسز جیکسن کا
کا مکان ذرا فاصلہ پر تھا۔ جب وہ چوک میں پہنچیں۔ تو وہاں خلقت
کا بڑا ہجوم تھا۔ لزبتھ نے باعث پوچھا۔ تو ایک شخص نے کہا کہ لینڈن
کے جیلخانہ کا گورنر ایک نیا آدمی مقرر ہوا ہے۔ اور وہ لوگوں کو حکم
سنا رہا ہے۔ بیچ میں ایک آدمی ایک تخت پوش پر کھڑا تھا۔ اور حکم
سنا رہا تھا۔ حکم سنا کر اس نے نظر اٹھا کر لوگوں کی طرف دیکھا۔ الزا
اسکو دیکھتے ہی گھبرا کر کانپنے لگی۔ اور اس نے کہا "وہ ریمبریو
کھڑا ہے۔ اس نے میرے باپ کو تنگ کیا۔ اور وہی میرے باپ کا
قاتل ہے" لزبتھ نے جو غور سے دیکھا۔ اور گو ریمبریو ایک آنکھ سے
کانا تھا۔ اور مدت مدید کی وجہ سے اس کے چہرے میں بھی کچھ تغیر آیا
ہوا تھا۔ مگر لزبتھ کی نظر اسکو تاڑ گئی۔ ریمبریو کے جسم میں اس کو
اپنا پہلا شوہر کپتان جوان صاف نظر آ گیا۔ لزبتھ کا دل بیٹھ گیا اور
اس نے الزا کو کہا چلو چلیں۔

کپتان جوان جب چودہ سال قید ہو کر کالے پانی بھیجا گیا۔ تو کچھ
مدت کے بعد قیدیوں میں بغاوت اٹھی۔ جسکا سرغنہ کپتان مذکور تھا

مگر سپاہیوں نے بغاوت جلد فرو کردی - اور قیدیوں کو مغلوب کر لیا -
اس کشمکش میں کپتان جوآن کی ایک آنکھ جاتی رہی - اور اس کو پورے
چودہ سال قید بھگتنی پڑی - قید بھگت کر وہ ہسپانیہ میں آیا - اور کچھ سال
ادھر ادھر ہاتھ پاؤں مار کر گذارہ کرتا رہا - آخر اسے خیال آیا - کہ روپیہ
پیدا کرنے کے لئے ٹانشہ سے بہتر کوئی مقام نہیں - اور خوش قسمتی سے کہ
پہنچ کر وہ پہلے پہیک میں ملازم ہوا - وہاں اس نے بدمعاشوں کو
ساتھ ملا کر علیحدہ دست برد شروع کردی - اور پھر ایک شخص کے خزانہ
کے پیچھے پڑا - اس خزانہ کو حاصل کرنے کے لئے ہی اسنے لیڈن کے
جیلخانہ کی گورنری خرید کی تھی -

لزتھ جب مسز جنسن کے مکان کے قریب پہنچی - تو اس نے الزا کو
کہا "مسز جنسن کو شاید متعدد بیماری ہے - شاید وہ چیچک ہے - تمہارا
اس کے ہاں جانا ٹھیک نہیں - اپنا کارخانہ یہاں سے نزدیک ہے - تم
وہاں سے فاسے کو ہمراہ لیکر گھر چلو اور میں ادھر سے ہو کر تنہا آجاؤں گی"
الزا کارخانہ کی طرف گئی - اور وہاں سے فاسے کو ہمراہ لیکر گھر کیطرف
روانہ ہوئی - الزا نے اسکو کہا - کہ "دیکھو یہاں کا گورنر جیل مقرر ہو گیا ہے
اور ضرور ہے - کہ وہ کوئی شرارت کریگا"

**فاسے** - کوئی مضائقہ نہیں - وہ خزانہ مانگتا ہے - مگر اسکو ایک کوڑی
بھی نہیں ملے گی -
ہاں الزا - میں ایک بات کہنی چاہتا ہوں -

**الزا** - کہو -

**فاسے** - میں تمہارا شوہر بننا چاہتا ہوں -

الزا۔ کیا شادی کے لئے یہ مناسب وقت ہے۔

فاسٹ۔ مناسب تو نہیں۔ مگر واقعات ایسے ہیں۔ اور ایک سے دو بہتر ہیں۔

الزا۔ مگر میرا والد۔۔۔۔۔۔

فاسٹ۔ ہاں تمہارے والد نے ہی تجھے کہا تھا۔ کہ اگر تم میں محبت ہے تو بیشک باہم شادی کر لینا۔

الزا۔ اچھا اگر میرے باپ کی یہی خواہش تھی۔ تو مجھے انکار نہیں۔ پھر بھی میرے والد کو فوت ہوئے ابھی تھوڑا عرصہ گذرا ہے۔

فاسٹ۔ اور میں کب کہتا ہوں کہ کل ہی شادی ہو جائے۔ صرف منگنی ہو جانی چاہئے۔

الزا۔ اس سے مجھے انکار نہیں۔

دونوں ہاتھ میں ہاتھ دئے گھر پہنچے۔ ایڈرین منتظر تھا۔ اور اسنے الزا کو کہا "تمہاری طبیعت کچھ ناساز معلوم ہوتی ہے۔ چلو ذرا باغ کی سیر کریں۔" الزا نے کہا "میں ابھی آتی ہوں۔ ذرہ تازہ دم ہو کر سیر کو چلیں گے۔"

تھوڑی دیر کے بعد دونو سیر کو نکلے۔ ایڈرین نے پھر اظہار محبت کیا۔ اور الزا نے پھر اسے صاف رد کر دیا۔ اب تو ایڈرین کو سخت حیرانی ہوئی اور اس نے پوچھا "کیا کسی اور کو تم محبت کرتی ہو۔" اس نے کہا "ہاں" ایڈرین نے کہا "کیا اسے شادی کا وعدہ دے چکی ہو؟"

الزا۔ ہاں۔

ایڈرین۔ کس کو؟

الزا ۔ تو سنو ۔

ایڈورین ۔ کب ؟

الزا ۔ آج بعد دوپہر ۔

ایڈورین ۔ او دیوانی ۔ تو نے دھوکا کھایا ۔ تو نے غلطی کھائی ۔ ورنہ کل
تجھے میرے ساتھ محبت تھی ۔ کیونکہ تیرے ۔ مجھے محبت کا ہوش پیدا کیا تھا ۔ اور
تو نے اس سے ملنا شروع کر دیا ۔ اس نے تجھ کو دھوکہ دے دیا ۔ افسوس اس نے میری
میری محبت کا فائدہ اٹھایا ۔

الزا ۔ کیا تو نے مجھے محبت کا حق ادا کیا تھا ۔ کمینے اور بزدل ! اگر میں
تیری ماں کو کہہ دوں ۔ تو تیرا کیا حال ہوگا ۔ جا ۔ آئندہ میرے ساتھ کلام
نہ کرنا ۔ تو بڑا پاجی ہے ۔

ایڈورین بہت ہی شرمندہ ہوا ۔ مگر فاسٹ پر سخت ناراض ہو گیا ۔ اس
کے خلاف اس کے سینہ میں حسد کی آگ بھڑک اٹھی ۔ اور اس نے
ارادہ کیا ۔ کہ صبح اٹھتے ہی وہ میگ کے ہاں پھر جائے گا ۔ اور اس کو
کل حال سے آگاہ کریگا ۔

اتنے میں لزنچہ گھبرائی ہوئی گھر آئی ۔ اس نے غسل کیا ۔ اور کپڑے
تبدیل کئے ۔ کیونکہ اسے شک تھا ۔ کہ وہ پلیگ زدہ عورت کے پاس سے
آئی ہے ۔ شاید اسکو بیماری نہ لگ گئی ہو ۔ کپڑے تبدیل کر کے وہ شوہر
کے پاس آئی ۔ اور اسکو کہا ۔ ڈرک بڑی خرابی ہوئی ۔ کپتان جوان پھر
بیڈلم میں آگیا ہے ۔

ڈرک (حیران ہو کر) میں نے تو سنا تھا ۔ کہ وہ کافربانی میں مر گیا تھا ۔
لزنچہ ۔ ایسے بے ایمان اور سفاک کب مرتے ہیں ۔ موت بھی ان سے

ڈرتی ہے سچ ہے۔ سراج وقت کی رستی ڈراتی ہے۔

ڈرک۔ تم نے اسے کہاں دیکھا۔

لزنچھ۔ چونکہ میں دو لیڈن کے جیلخانہ کا گورنر مقرر ہوا ہوں۔

ڈرک۔ گورنر؟ اسے گورنری کیسے مل گئی ہے؟

لزنچھ۔ اس نے اپنا نام تبدیل کیا ہوا ہے۔ اور اپنے تئیں رابرٹ کہلاتا ہے۔ اگر اسے پہلے بتایا تھا کہ یہ رابرٹ ہے جس نے اس کے باپ کو قتل کر دیا ہے۔

ڈرک۔ تو ہماری جان کی خیر نہیں۔

لزنچھ۔ چلو بھاگ چلیں۔

ڈرک۔ میں نے اپنا روپیہ تو پہلے ہی انگلینڈ میں جمع کرا رکھا ہے۔ مگر بھاگنے کی تیاری کرنے میں دو تین دن ضرور لگیں گے۔ ہمیں بھاگ جانا چاہئے۔

لزنچھ۔ آج رات ہی بھاگ چلیں تو اچھا ہے۔ پھر شاید موقعہ نہ ملے۔

ڈرک۔ اتنی جلدی نہیں ہو سکتی۔ کل میں انتظام کرونگا۔

دوسرے دن علی الصباح ہی ایڈرین ڈھکر میگ کے ہاں گیا۔ اور ساحر کو ملا۔

ساحر۔ کہو۔ میرے شاگرد کیا خبر لائے ہو؟

ایڈرین۔ میرا ستیاناس ہو گیا۔ عرق نے الٹا اثر کیا۔ اور میرا رقیب کامیاب ہو گیا۔

ساحر۔ یہ تمہاری بیوقوفی ہے۔ کہ تم نے پیش دستی کیوں نہ کی۔ عرق نے خاطر خواہ اثر کیا تھا۔

ایڈرین - تو اب کوئی علاج بتادو۔
ساحر - اب اور کوئی علاج نہیں ہوسکتا۔ سوائے اس کے کہ تمہارے رقیب کو تمہارے راستہ سے ہٹا دیا جائے۔
ایڈرین - کیا تم اسے قتل کرنا چاہتے ہو۔ میں اس بات کے لئے تیار نہیں ہوں۔
ساحر - بیوقوف میں اسے قتل کرنا نہیں چاہتا۔ بلکہ میری یہ مراد ہے۔ کہ وہ لنڈن سے چلا جائے۔ اور میدان تمہارے لئے خالی چھوڑ جائے۔
اگر اس کو خوف دلایا جائے۔ کہ وہ کافر ہے۔ اور حکام اسے گرفتار کرنا چاہتے ہیں۔ تو وہ ضرور بھاگ جانے کی کوشش کرے گا۔ سنو دراصل وہ اور اس کا باپ تم سے عداوت رکھتے ہیں۔ تم بیوقوف اور سادہ لوح ہو۔ اس لئے نہیں سمجھتے۔ مجھکو یقین ہے۔ کہ تم نے ان دونوں کو کافروں کی کمیٹی میں جاتے دیکھا ہوگا۔
ایڈرین - کئی دفعہ میں خود بھی ان کے ہمراہ کہیں کہیں جاتا رہا ہوں۔
ساحر - مگر میں یقین کرتا ہوں۔ کہ تم مجبوری سے جاتے رہے ہو ورنہ دل سے تم کیتھلک ہو۔
ایڈرین - بیشک میں نئے مذہب کو پسند نہیں کرتا۔ اور خصوصاً ان کے پادری کو جو ہمیشہ ہسپانیوں کے خلاف وعظ کرتا ہے۔
ساحر - اچھا جو کچھ تمہیں معلوم ہے سب کچھ مجھے بتا دو۔

ایڈرین نے کوئی بات چھپا کر نہ رکھی - اور مار کے خوف سے ایڈرین نے سب کچھ بتا دیا - جب وہ ختم کر چکا - تو ساحر نے آواز دی - اور دوسرے کمرے میں سے دو آدمی اندر آ گئے - ایک تو قصاب تھا - اور دوسرا ایک منشی تھا - ساحر نے پوچھا - کہ کیا تم نے حرف بحرف لکھ لیا ہے

اس نے کہا - ہاں -

ساحر - اچھا تو ایڈرین سے دستخط کراؤ -

ایڈرین - کیسے دستخط؟

ساحر - تم نے ابھی جو بیان دیا ہے - اس کی تصدیق کر دو -

ایڈرین - میں ہرگز نہیں کرونگا - تم نے مجھے دھوکا دیا -

ساحر - تم کو کرنے ہونگے - ورنہ تم بھی گرفتار کئے جاؤ گے -

ایڈرین - تمہارا کیا حق ہے کہ مجھے گرفتار کرو -

ساحر - میرا یہ حق ہے - کہ میں لیڈن کے جیل خانہ کا گورنر ہوں -

(اور اس نے بھیس اُتار دیا)

ایڈرین (حیران ہو کر) تم نے مجھے دھوکا دیا - اور جعلی ساحر بنکر مجھ سے راز دریافت کیا - مگر مضائقہ نہیں - میں اس کاغذ پر دستخط نہیں کرونگا -

ربیرلو - سامن ذرا اس کے بازو کو شکنجہ چڑھاؤ -

قصاب نے ایڈرین کا ایک بازو پکڑ کر ایسا شکنجہ دیا - کہ ایڈرین کی بے اختیار چیخ نکل گئی - اور اس نے کہا - میں دستخط کئے دیتا ہوں -

ریچیرڈ - مجھے امید تھی کہ تم دستخط کر دو گے کیونکہ ایسے تمہاری جان بچ گئی ہے۔ دوم تمہارا رقیب تمہارے راستہ سے دور ہو جائے گا - دیکھو میں نے تمہاری بڑی خدمت کی ہے۔ اور تم سے معاوضہ کچھ نہیں لیا - جب تم الزا سے شادی کر دو گے۔ تو اس وقت معاوضہ کا فیصلہ کیا جاوے گا دیکھو اگر تم خاموش رہے تو تمہارا بیان کسی کو نہیں دکھایا جائے گا - لیکن اگر تم نے شرارت کی - تو یاد رکھو تم کو بھی گرفتار کیا جائے گا - اور دوزخ کا تو مشوہر میں بنوں گا -

ایڈورڈ - کیوں ؟

ریچیرڈ - ہاں - اگر تم نہیں بچنا چاہو گے - تو پھر میں بنوں گا - اچھا مجھے اور ضروری کام ہیں - اس وقت جاؤ - ایڈورڈ نہایت غمگین اور اندوہگین واپس آیا - راستہ میں اُسے خیال آیا - کہ اس نے بہت برا کام کیا - کہ اپنے محسنوں کے خلاف شہادت دی - اسپر وہ دوڑا اور کارخانہ میں پہنچکر فاسٹے بوٹر مارٹین کو کہا - کہ جان بچا کر بھاگ جاؤ - یہ کہتے ہی وہ بدحواس ہو کر گھر کی طرف بھاگ گیا - تاکہ ڈرک کو بھی خطرہ سے مطلع کرے -

فاسٹے اور مارٹین نے پہلے تو پرواہ نہ کی - مگر جب فاسٹے باہر نکلا - تو اسے پچاس مسلح سپاہی کارخانہ کی طرف دوڑتے ہوئے دکھائی دئے - اس نے مارٹین کو کہا "ایڈورڈ سچ کہتا تھا - اب کیا کیا جاوے" مارٹین نے کہا - "دو کرنا کیا ہے - بھاگنے کا وقت نہیں - مردانہ وار مقابلہ کرینگے - اور لڑائی میں کٹ کر مر جائیں گے - اور خزانہ کا بھید ساتھ لے جائیں گے" اتنے میں سپاہی نزدیک آ گئے - فاسٹے نے کہا "چلو کارخانہ کے اندر چلکر دروازہ بند کر لیں - مارٹین نے کہا "اس طرح ہم چوہوں کی طرح

کاٹ کے چاہتے تھے۔ بہتر ہے کہ کھلے میدان میں مقابلہ کریں۔ اور مرنے سے پہلے
چند سپاہیوں کو تہ تیغ کریں۔ تاکہ دل میں حسرت باقی نہ رہے۔ آؤ کارخانہ
کی دیوار کے ساتھ بیٹھ جائیں۔ ٹھیک ہے۔ دونوں تلواریں کھینچ کر دیوار کے ساتھ پیٹھ
لگا کر کھڑے ہو گئے۔ سپاہی آئے۔ اور ان کے افسر نے کہا۔ اپنی
خوشی سے تو ہم جاتے نہیں۔ اگر حوصلہ ہے۔ تو زبردستی
پکڑ کر لے چلو۔ افسر نے سپاہیوں کو حکم دیا۔ حملہ کرو۔ مگر دیکھو
تمہیں حکم ہے۔ کہ انہیں زندہ گرفتار کرو۔ انہیں زخمی کر دو۔ مگر جان
سے مت مارو۔ کیونکہ انکو عذاب دیا جانا ہے۔ سپاہیوں نے چار طرف
سے حملہ کیا۔ مگر مارٹن کی مشتاق اور خونخوار تلوار ہر وار میں ایک جان
لینے لگی۔ اور فاسے کی تلوار بھی دشمنوں کی تعداد کم کرنے لگی۔ پہلے
حملہ میں دس سپاہی مارے گئے۔ سپاہی ذرا پیچھے ہٹ گئے۔ انہوں
نے پھر حملہ کیا۔ اس دفعہ پھر دس مارے گئے۔ اب تو ڈر کے مارے
کوئی سپاہی آگے نہ بڑھتا تھا۔ افسر نے ایک چالاکی کی۔ اور پانچ
سپاہیوں کو پیچھے حکم دیا۔ اور باقیوں کو پھر حملہ کرنے کی تاکید کی۔
اس دفعہ پھر مارٹن اور فاسے نے پانچ سپاہیوں کی جان لی۔ مگر
جبکہ وہ لڑائی میں مصروف تھے۔ پانچ سپاہی کارخانہ کے عقب
سے چڑھکر دیوار پر سے نیچے کود پڑے۔ مارٹن نے منہ پھیر کر
دو کو زخمی کیا۔ مگر فاسے کی ٹانگ پر زخم آیا۔ اور وہ گر پڑا۔ جب کہ
انہوں نے سامنے اور پیچھے سے اکٹھے ہو کر مارٹن کو مغلوب کر لیا۔
لیکن پچاس سپاہیوں میں سے صرف تئیس زندہ رہ گئے۔ اور مارٹن
اور فاسے کی یہ اچھی کارگذاری تھی۔ اسی وقت ایک گاڑی لائی گئی

اور اس میں مارٹین اور فاسٹے کو باندھ کر بٹھایا گیا۔ مقتول سپاہیوں کے لیے ڈولیاں لائی گئیں۔ اور انہیں اٹھا کر قبرستان میں لے گئے۔

جب مارٹین اور فاسٹے تحصیل خانہ پہنچے۔ تو اس وقت انہیں ریمیرلو کے سامنے کیا گیا۔ اور افسر نے کہا۔ بڑی مشکل سے یہ قیدی گرفتار کئے گئے ہیں۔ آٹھ سپاہی انھوں نے قتل کر ڈالے۔

ریمیرلو۔ سنا ہے؟ دو آدمیوں نے آٹھ قتل کر ڈالے۔ تم بڑے بزدل ہو۔

افسر۔ ہم بزدل تو نہیں۔ مگر یہ دیو ہے۔ اس کی تلوار بھی اس طرح کاٹتی تھی۔ کہ گویا ہم گاجر مولی ہیں۔

ذرا تلوار ملاحظہ ہو۔

ریمیرلو۔ اچھا اس تلوار کو ڈیوڑھی میں لٹکا دو۔ یہ شہادت میں پیش کی جائے گی۔ تم جاؤ۔ اور یہ قیدی پیش کرو۔ سنا ہے تمہارا نام مارٹین ہے۔ اور تمہارا فاسٹے۔ دیکھو اگر جان کی خیر چاہتے ہو۔ تو برائے مہربانی خزانہ کا پتہ بتا دو۔

فاسٹے۔ مجھے اس کا علم نہیں۔ ہم نے پانی میں خزانہ گرا دیا تھا اور اس مقام کا نقشہ بنایا تھا۔ مگر وہ نقشہ بھی جہاز کے ساتھ اڑ گیا۔

ریمیرلو۔ کیوں مارٹین یہ سچ ہے؟

مارٹین۔ بالکل صحیح ہے۔

ریمیرلو۔ میں باور نہیں کرتا۔ دیکھو فاسٹے تمہارا باپ بھی گرفتار ہو کر آیا ہے۔ اگر تم اُسے بچانا چاہتے ہو۔ تو خزانہ کا پتہ دیدو۔

**مارٹین** - ہمیں کوئی پتہ نہیں - ہاں اگر آپ میرے ساتھ چلیں - تو میں آپکو
جگہ دکھا سکتا ہوں -

**ریمیرو** - میں تم سے زیادہ ہشیار ہوں - تمہارا مطلب ہے - کہ میں تنہا
تمہارے ساتھ جاؤں - اور تم میرا گلا گھونٹ کر مجھے مار ڈالو - میں تمہارے
فریب میں آنے والا نہیں - اچھا عذاب کا مزہ چکھو -

اتنے میں پروفیسر آ گیا - اور ریمیرو نے کہا "ان دونوں کو عذاب
کے کمرہ میں لے جاؤ - اور پہلے مارٹین کو عذاب دو - اگر یہ کچھ بولنا چاہے
تو مجھے اطلاع دو -

مارٹین نے ثانے کو گود میں اٹھا لیا - اور عذاب کے کمرہ میں پروفیسر
کے ہمراہ گیا - وہاں پروفیسر نے مارٹین کے کپڑے اتروا دئے - صرف
پتلون ہی رہنے دی - اور سپاہی کو کہا لوہا گرم کرو - لوہے کی کئی ایک
سلاخیں وہاں پڑی تھیں - سپاہی نے ایک اٹھا کر اسکا ایک سرا
آگ میں رکھ دیا - جب مارٹین نے لوہا گرم ہوتے دیکھا - تو وہ کانپنے لگا
اور اس نے کہا "میں راز بتانے کو تیار ہوں - لوہا گرم نہ کرو" پروفیسر
نے خوش ہو کر سپاہی کو کہا - کہ جاؤ گورنر کو اطلاع دو - کہ قیدی راز بتانا
چاہتا ہے - سپاہی گو ادھر گیا - اور مارٹین نے پھرتی کر کے ایک سلاخ
پکڑ کر پروفیسر کے سر پر اس زور سے ماری - کہ پروفیسر مردہ ہو کر زمین
پر گر پڑا - پروفیسر کی تلوار اسکی کمر سے نکال کر ثانے کو دی - اور
اس کو اٹھا کر کہا "دربان پر چلتے ہی وار کر دینا" مارٹین ننگے
جسم ثانے کو اٹھائے ہوئے بھاگا - ڈیوڑھی میں سے ایک تلوار
لٹکتی دکھائی دی - وہ اس نے ہاتھ بڑھا کر اتار لی - اور دروازہ

کی طرف پھینکا۔ دربان ہڑا تم ہوا۔ مگر گولے کی تلوار اس کے سینے سے پار ہو
گئی۔ مارٹن تلوار کو لیے ہوئے جیلخانہ سے باہر نکلا۔ دو تین سپاہی اس کے
سپاہی خبر پاکر اُن کے پیچھے دوڑے۔ مگر اتفاقاً اُنکی گرفتاری اور رہائی سنکر
جیل کے باہر جمع ہو رہی تھی۔ انھوں نے اُن کے
پیچھے سپاہیوں کو تعاقب کرتے ہوئے دیکھکر سپاہیوں کو پتھر مارے۔ سپاہی
پتھر کھا کر پیچھے ہٹ گئے۔ اور وہ تینوں قلعہ کو لیتے ہوئے صاف بچ کر
نکل گیا۔ رچرڈ بیڈ جو پیڑھی سے باہر آرہا تھا۔ کہ سپاہی جو پتھر کھا کر
واپس ہو رہے تھے اُسے ملے۔ انھوں نے کہا "حضور وہ بھاگ گئے ہیں۔
وہ آدمی ڈاکو ہے۔ ہم نے اسکا پیچھا کیا۔ مگر لوگوں نے پتھر مار کر ہمیں پسپا
کر دیا۔" رچرڈ چُپ ہو گیا مگر دل میں کہنے لگا۔ "اچھا وہ دونوں بھاگ
گئے ہیں۔ تو کیا ہوا۔ ڈرک تو میرے قابو میں ہے۔ اس سے پتہ
مل جائے گا۔"

# گیارھواں باب

جب ایڈرین بدحواس ہوکر گھر پہنچا۔ تو اسکی ماں نے پوچھا۔ "کیوں خیر ہے؟"
"میرا سوتیلا باپ کہاں ہے۔ اسکو گرفتار کرنے آتے ہیں۔ اسے کہو۔ کہ
بھاگ جائے۔" لزبتھ نے کہا۔ "تجھے کس طرح معلوم ہے۔" اس نے
کہا۔ "میں نے کہیں سے سُنا ہے۔" لزبتھ نے کہا وہ باہر گیا ہوا ہے۔

جاؤ تم سے تلاش کرو۔ ہیڈرین اسے تلاش کرنے گیا۔ مگر سپاہی ڈرک
کو گرفتار کر کے لیجا چکے تھے۔ لزبتھ کو اطلاع مل گئی۔ کہ ڈرک۔ فائے
اور مارٹین تینوں گرفتار ہو گئے ہیں۔ اور فائے اور مارٹین نے بہت
سے سپاہی قتل کر دئے ہیں۔ وہ اپنے گھر میں جا کر رونے لگی۔ شام
قریب تھی۔ کہ ایک عورت ایک چٹھی لیکر اسکے پاس آئی۔ لزبتھ نے
چٹھی پڑھی۔ اسمیں یہ لکھا ہوا تھا۔ کہ اگر اپنے پیارے آدمی کو
بچانا چاہتی ہو۔ تو اس عورت کے ہمراہ آجاؤ۔ کسی طرح کا فکر نہ کرنا۔ تم کو
کوئی تکلیف نہ ہوگی۔" لزبتھ فوراً اس کے ہمراہ ہو لی۔ اور عورت اسے
جیلخانہ میں لے گئی۔ جہاں وہ ریمبرو کے سامنے پیش ہوئی۔ ریمبرو نے
کہا۔ لیڈی ہمیں ایک دوسرے پر طعن کرنے میں وقت ضائع نہیں
کرنا چاہئے۔ بات یہ ہے کہ میں روپیہ کا خواہشمند ہوں۔ جیسا تمہیں
معلوم ہے۔ اور ہیرانٹ کا خزانہ بڑا بھاری ہے۔ میں اسے حاصل کرنا
چاہتا ہوں۔ اس کے لئے میں نے بڑی تکلیف اٹھائی ہے۔ میں ضرور
اسے حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ اگر آپ چاہتی ہیں۔ کہ آپ کا شوہر بچ جائے
تو اسکو کہیں۔ کہ مجھے اسے خزانہ کا پتہ دیدے۔ میں اسے رہا کر دونگا
آپ کو معلوم ہے۔ کہ میں وعدہ کا سچا ہوں۔"
لزبتھ۔ آپ چونکہ روپیہ کے لالچی ہیں۔ اس لئے اعتبار تو نہیں کرینگے۔
مگر یہ سچ ہے۔ کہ ڈرک کو مطلق اس خزانہ کا علم نہیں۔ فائے اور مارٹین
نے اسے کس جگہ دفن کیا۔ مگر نقشہ کا کاغذ ان سے گم ہو گیا۔ ڈرک کو
مطلق علم نہیں۔
ریمبرو۔ چونکہ مارٹین اور فائے میرے پنجے سے نکل گئے ہیں۔ اس لئے

صرف ڈرک ہی مجھے راز بتا سکتا ہے۔ ممکن ہے کہ تمہیں ڈرک نے بتا دیا ہو۔ مگر میں باور نہیں کر سکتا۔ کہ مارٹین اور فاسٹ نے ڈرک سے راز مخفی رکھا ہو۔

لز بتھ۔ میں قسم کھا کر کہتی ہوں۔ کہ ڈرک کو ہرگز علم نہیں۔ خدا کے واسطے رحم کرو۔ اور اسکو چھوڑ دو۔ اگر تم کو کسی بات کا لحاظ نہیں۔ تو کم از کم اپنے بیٹے ہی کا لحاظ کرو۔

رمیرو۔ جب تک ڈرک مجھے راز نہیں بتائے گا۔ میں اُسے نہیں چھوڑونگا اور جس جیکلین کا تم نے واسطہ دیا ہے۔ اس کے متعلق ذرا یہ کاغذ پڑھ لو۔

رمیرو نے وہ بیان جس پر ایڈرین کے دستخط تھے۔ لز بتھ کو دکھایا جب اس نے اس کے دستخط دیکھے۔ تو ایک نشتر سی اس کے سینہ میں چُبھ گئی۔ اور وہ غش کھانے کے قریب تھی۔ کہ رمیرو نے اُٹھکر اُسے سنبھال لیا۔ اور کرسی پر بٹھا دیا۔ جب اسکا دم درست ہوا۔ تو اس نے کہا۔ ”لیڈی صاحبہ بہتر ہے۔ کہ تم شوہر کو ملتی جاؤ۔ اور اسے تاکید کرتی جاؤ۔ اس بات کو یاد رکھنا۔ کہ جب تک راز مجھے معلوم نہو گا۔ میں اُسے زندہ نہ چھوڑونگا۔“

اسپر اسنے سپاہی کو کہا۔ کہ لیڈی کو ڈرک کی کوٹھری میں لیجائے۔ لز بتھ وہاں گئی۔ شوہر کو اس نے کل حال بتایا۔ اور ڈرک نے کہا۔ ”اتفاق سے مجھے راز معلوم نہیں۔ لیکن اگر معلوم ہوتا۔ تو بھی میں ہرگز نہ بتاتا۔ میں مرنے کے لئے تیار ہوں۔ اور عذاب سے ہرگز خوف نہیں کھاتا۔ میں خوش ہوں۔ کہ فاسٹ اور

مارٹین بھاگ گئے ہیں۔ مجھے اپنے بیٹے اور نوکر دونوں پر فخر ہے۔ اور میں اسی خوشی میں جان دونگا۔ امید کہ خدا ہمارا بدلہ لیگا۔ اور کوئی وقت آئے گا کہ ظالم سپاہی ہماری ایک ایک جان کے بدلے دس دس جانیں دینگے اور ہمارے وطن کے لئے وہ دن بڑی خوشی اور مسرت کا ہوگا۔ اچھا خدا حافظ۔"

جب لزبتھ گھر آئی۔ تو الزا نے اس سے پوچھا "کیا خبر ہوئی۔" لزبتھ نے کہا "اچھی اور بری۔" اچھی یہ کہ فاٹے اور مارٹین بچ کر بھاگ گئے ہیں۔ اور بری یہ کہ ڈرک کی جان کی خیر نہیں۔ کیا ایڈرین گھر میں ہی ہے۔" الزا نے کہا۔ میں نے تو اسے دیکھا نہیں۔ اپنے کمرہ میں ہوگا۔ اسپر خادمہ کو بھیجا گیا۔ ایڈرین آیا۔ اور ماں نے کہا "ایڈرین بیٹھ جاؤ بیٹا کیا تمہیں اس لئے پالا تھا۔ کہ تم باپ اور بھائی کو گرفتار کراؤ۔

ایڈرین۔ میں نے انہیں گرفتار کرایا؟

لزبتھ۔ ہاں۔ میں تمہارا بیان اور اس پر تمہارے دستخط دیکھکر آئی ہوں۔ سنو۔ جیسا تمہارا باپ تھا۔ ویسے ہی تم ہو۔ جاؤ میری آنکھوں سے دور ہو جاؤ۔ افسوس میں نے مارتھا کا کہا کیوں نہیں مانا۔ جو تجھے ولادت کے وقت سمندر میں غرق کرنا چاہتی تھی۔ میں نے کیوں یہ سانپ پالا۔ اور اپنے گھر پر تباہی لائی۔ اچھا خدا کو جو منظور ہوتا ہے۔ وہی ہوتا ہے۔ لو یہ تھیلی ہے۔ اور اسی وقت اس گھر سے نکل جاؤ۔ تم اپنے محسنوں کے قاتل ہو۔ جاؤ۔ دور ہو جاؤ۔"

ایڈرین تھیلی لیکر چپ چاپ گھر سے نکل گیا۔ رات تو اس نے کسی

ہوٹل میں بسر کی۔ اور صبح میگ کی طرف گیا۔ مگر اس دفعہ اس کے دل کی کیفیت
کچھ اور تھی۔ جاتے ہی وہ میگ کو ملا۔ اور کہنے لگا۔ "میگ۔ میں چند دن تمہارے
پاس رہونگا۔ فکر نہ کرو۔ میں کھانے پینے کا سب خرچ ادا کرونگا۔ مگر وہ
میرا استاد کہاں ہے۔ میں اسے ملنا چاہتا ہوں"

**میگ**۔ وہ اپنے کمرہ میں ہوگا۔ جاؤ اسے مل لو۔

ایڈرین اس کے کمرہ میں گیا۔ ریمبرو میز پر بیٹھا کچھ لکھ رہا تھا۔ ایڈرین
نے جاتے ہی تلوار کھینچ لی۔ اور اس کو کہا "استاد تو نے مجھے دھوکا دیا ہے
اور مجھکو تباہ کر دیا ہے۔ میں اب دھوبی کا کتا ہوں۔ نہ گھر کا نہ گھاٹ کا۔
اب میں تمہاری جان لئے بغیر نہ رہونگا۔ تم نے میرا کچھ نہیں چھوڑا۔
ریمبرو نے بھی تلوار کھینچ لی۔ اور کہا "بیوقوف تو کیوں اپنی جان گنواتا ہے۔
میرے سامنے تیری کیا ہستی ہے۔ لیکن اگر تیری یہی مرضی ہے۔ تو اچھا"
کمرہ میں تلوار چلنے لگی۔ ریمبرو کا بازو طاقتور تھا۔ وہ بڑا مشاق تھا۔ اس
نے تھوڑی دیر میں ہی ایڈرین کو نیچے ہٹانا شروع کیا۔ مگر اتفاق سے اسکے
پاؤں نے ٹھوکر کھائی۔ وہ گر پڑا۔ ایڈرین جھٹ اسکی چھاتی پر بیٹھ گیا۔ اور
تلوار کی نوک اسکے گلے پر رکھدی۔

**ریمبرو**۔ دیکھو ایڈرین۔ ذرا ٹھہرو۔ اگر مجھکو قتل کروگے۔ تو تم پر لعنت برسیگی
کیونکہ میں تمہارا باپ ہوں۔

**ایڈرین**۔ تم میرے باپ ہو؟

**ریمبرو**۔ اعتبار نہ ہو تو اپنی ماں سے پوچھ لو۔ وہ اچھی طرح جانتی ہے۔ اس نے
عمداً تمہیں نہیں بتایا۔

**ایڈرین**۔ اچھا اگر تم میرے باپ ہو۔ تو بھی تم قتل کے سزاوار ہو۔ کیونکہ تم

بڑے ہی سفاک ثابت ہوئے ہو۔

ریمبیر یو۔ بیوقوف اپنے باپ کو ایسا کہتا ہے۔ بیشک تیرا سر پھر گیا ہے۔ میں خواہ کیسا ہوں۔ مگر تمہارا باپ ہوں۔ اور اب تک تیری خیر خواہی کرتا رہا ہوں۔ تمہیں بینے گرفتار نہیں کیا۔ تم میرے ساتھ رہو گے تو تمہیں الزا کا شوہر بنا دونگا۔ اور تم ساری عمر مزے اور عیش میں زندگی بسر کرو گے۔

ایڈرین (اٹھکر)۔ اچھا تم میرے باپ ہو۔ میں تمہیں قتل نہیں کرتا۔ خواہ تم میری خیر خواہی کرو یا نہ کرو۔

ریمبیر یو (اپنا آپ سمبھال کر) میرے پیارے بیٹے۔ آؤ میرے گلے سے لگ جاؤ بس آئندہ ہم اکٹھے رہیں گے۔ تم کیتھولک مذہب اختیار کر لو۔ اور پادری کے سامنے گناہوں کا اقرار کر لو۔

اسی وقت اس نے میگ اور قصاب کو بلایا اور کہا "یہ میرا حقیقی بیٹا ہے۔ اور اب ہمیں ایک دوسرے کا پتہ ملا ہے۔ یہ اسیجگہ رہیگا۔ آؤ آج خوشی کریں"

---

مارٹین فائے کو لئے ہوئے سیدھا ہارلیم میں گیا۔ اور مارتھا کے ہاں جا کر دم لیا۔ مارتھا نے انہیں پناہ دی۔ اور فائے کے زخم کا علاج شروع کیا۔ دو تین دن کے بعد فائے نے کہا۔ کہ کسی طرح میری ماں کو خبر پہنچاؤ۔ کہ میں صحیح و سالم ہوں۔ اور باپ کا کیا حال ہے "۔ اسپر مارتھا شام کے بعد لزبتھ کے مکان پر گئی۔ لزبتھ بیمار تھی اور مارتھا نے نوکر کو کہا۔ کہ الزا کو اطلاع کر دے۔ نوکر نے کہا۔ کہ الزا اسوقت

کسی کو نہیں ملا کرتی" مارتھا نے کہا۔ اسے جا کر کہو۔ کہ ایک عورت ناشتے کی منتظر ہی ہے" نوکر دوڑا گیا۔ اور فوراً واپس آکر مارتھا کو الزا کے کمرہ میں چھوڑ آیا۔ مارتھا نے کیفیت بیان کی۔ اور الزا سُنکر بہت خوش ہوئی۔ اور مارتھا کو کچھ کھانے کو دیکر کہنے لگی "آپ کچھ کھالیں۔ اور میں اتنے میں چٹھی لکھتی ہوں۔ تو نے ناشتے کو دیدیا۔ جب مارتھا کھانے سے۔ اور الزا چٹھی لکھنے سے فارغ ہوئی۔ تو مارتھا نے کہا "کہ میں اب جاتی ہوں۔ مگر ایک خیال مجھے سوجھا ہے۔ عجب نہیں کہ ہم تینوں مرجائیں کیونکہ زمانہ بہت بُرا ہے۔ اس صورت میں خزانہ کا بھید بھی ہمارے ساتھ ہی قبر میں جائیگا۔ اس لئے میں چاہتی ہوں۔ کہ تمہیں بتا دوں۔

الزا۔ خدا کیواسطے مجھے نہ بتاؤ۔ اس خزانہ کی بدولت یہ ساری تباہی آرہی ہے۔ میرا چچا شہید ہو چکا ہے۔

مارتھا۔ مگر تمہارے باپ نے اس خزانہ کو ایک خاص مقصد پر لگانے کیلئے اپنی جان دی۔ میں خزانہ کی جگہ تمہیں نہیں بتاتی۔ صرف اتنا بتاتی ہوں۔ کہ اس کا سراغ کہاں سے ملسکتا ہے۔

الزا۔ اچھا۔

مارتھا۔ سنو۔ مارٹن کی تلوار خموشی کے دستہ میں ایک نقشہ ہے۔ جس سے خزانہ کا پتہ مل سکتا ہے۔ کسی کو نہ بتانا۔ جبتک کہ اہل ہالنڈ کو اسکی ضرورت نہ پڑے۔ کیونکہ پرنس اورنج آگیا ہے۔ ہالنڈ میں بغاوت اُٹھ کھڑی ہوئی ہے۔ اور خونخوار ہسپانی ڈیوک آلوا کے بیٹے ڈان فریڈرک نے تین ہزار ہسپانی فوج کیساتھ شہر ہالرلیم کا محاصرہ کرلیا ہے۔ یہ کہکر مارتھا رخصت ہوگئی۔ اور الزا سوگئی۔ ڈرک کے قتل کئے جانیپر اہل لیڈن میں بڑا جوش خروش ہوا۔ اور لوگ رمیرو کی جان لینے کے درپے ہوئے۔ رمیرو چونکہ ابھی مرنا نہیں چاہتا تھا۔ اور اُسے ہرانٹ کے خزانہ

کی ادھوری لگی ہوئی تھی۔ وہ گورنری سے منہ موڑ کر میگ اور قصاب کی امداد سے شہر نالیم کے متصل ایک پن چکی کی عمارت میں آگیا۔ ایڈرین بھی اس کے ہمراہ آگیا اور وہاں آکر اس نے قصاب اور دو آدمیوں کو لیڈن میں بھیجا۔ کہ کسی طرح الزا کو قابو کرکے لے آئیں۔ تینوں گئے اور ایک رات موقعہ پاکر وہ الزا کو بیہوش کرکے پکڑ لائے اور پن چکی میں لاکر ریمیر یو کے حوالہ کیا۔ جب الزا کو ہوش آیا۔ تو وہ ریمیر یو کو دیکھکر گھبرا گئی۔ اور اسنے پوچھا۔ "مجھے کیوں یہاں لائے ہو؟"

ریمیر یو۔ تمہاری شادی کرنے کے لئے۔

الزا۔ کس کے ساتھ؟

ریمیر یو۔ اپنے بیٹے ایڈرین کے ساتھ۔

الزا۔ خوب۔ وہ تمہارا بیٹا ہے۔ باپ بیٹا دونوں ایک قسم کے ہیں۔ مگر ایڈرین مجھسے شادی کرنیکی جرأت نہیں کریگا۔

ریمیر یو۔ اگر وہ جرأت نہیں کریگا۔ تو بندہ حاضر ہے۔

الزا۔ تم میرے ساتھ شادی کروگے؟ میری مرضی کے خلاف؟

ریمیر یو۔ ہاں۔ شادی ضرور ہوجائیگی۔ جو پادری خاطر خواہ انعام لیگا۔ وہ فی الفور تمہاری مرضی کے بغیر شادی کردیگا۔

الزا۔ تم بڑے سنگدل اور سفاک ہو۔ مجھے کیوں دق کرتے ہو؟

ریمیر یو۔ اس لئے کہ تم بڑے خزانہ کی وارث ہو۔

الزا۔ تو میرا خزانہ لے لو۔

ریمیر یو۔ اسکا کوئی پتہ نہیں چلتا۔

الزا۔ اگر میں تمہیں اسکا پتہ دیدوں۔ تو تم مجھے چھوڑ دوگے؟

ریمیر یو۔ ہاں میں چھوڑ دونگا۔

الزا ۔ قسم کھاؤ۔

ریمیرلو ۔ میں قسم کھاتا ہوں۔

الزا ۔ اس کا سراغ تلوار خاموشی میں ہے۔

ریمیرلو ۔ یہ کونسی تلوار ہے۔

الزا ۔ مارٹین کی لمبی تلوار ۔ اس کے دستہ میں اسکا نقشہ موجود ہے۔

ریمیرلو ۔ آہ ۔ اس تلوار میں ؟ دیکھو جی میں کیسا بیوقوف ہوں ۔ وہ تلوار میرے قبضہ میں آگئی ۔ اور میں نے ڈیوڑھی میں لٹکا دی ۔ اچھا مارٹین کہاں ہے؟

الزا ۔ اسکا مجھے کوئی پتہ نہیں ۔ خود تلاش کر لو۔

مارٹین ۔ لیڈی ۔ معاف رکھنا ۔ یہ پہلی دفعہ ہے ۔ کہ میں نے اپنے وعدہ پورا نہیں کیا ۔ کیونکہ تم نے سراغ نہایت مشکل بتایا ہے ۔ اول تو مارٹین کو ڈھونڈھنا مشکل ۔ پھر اسکی تلوار چھیننا دشوار معلوم نہیں کتنے آدمی مارے جائینگے ۔ جب وہ تلوار کبھی میرے ہاتھ آئے گی ۔ لیڈی تمکو شادی ضرور کرنی پڑیگی ۔ بس اب تیار رہو میں پادری کو لینے جاتا ہوں ۔ شادی اسیجگہ ہوگی میں دو دن بعد آؤنگا ۔ میگ تمہاری خاطرداری کریگی ۔ الزا کے گم ہونے کی خبر بیڈن میں عام طور پر مشہور ہوگئی اور مارتھا تک بھی پہنچگئی ۔ فانے مارٹین اور مارتھا باہم صلاح کرنے لگے ۔ مارٹین نے کہا ۔ کہ "الزا کو ضرور ریمیرلو اڑا لیگیا ہے ۔ کیونکہ ریمیرلو کو اس کے روپیہ کا لالچ ہے ۔ اور اسکا لائق بیٹا الزا پر عاشق ہے ۔ باپ بیٹا اب دونوں اکٹھے ہیں ۔ دونوں نے ملکر اسکو اڑایا ہے۔" فانے نے کہا جسطرح ہو سکے اسکا پتہ لگا کر الزا کو چھڑانا چاہیے مارتھا نے کہا ذرا صبر کرو ۔ میں پتہ لاتی ہوں ۔ کہ وہ کہاں چھپے ہوئے ہیں ۔ میگ اور قصاب سے جان پہچان بہت ہیں ۔ میں اُن سے دریافت کر لونگی ۔ مارتھا گئی اور خبر لائی ۔ کہ میگ اور قصاب شہر ہارلیم کے متصل ایک بن چکی میں ہیں

اسپر دوسرے دن تیاری کرکے تینوں آگئے - اور دو چار اور آدمی بھی اپنے ہمراہ لیگئے
ریمیریو حسب وعدہ پادری کو ہمراہ لایا - اور ایک کمرے میں اُسے بٹھا کر میبگ کو کہا
کہ ایڈرین اور الزا کو وہاں لے آئے - وہ تو آئے اور الزا نے آتے ہی کہا - کہ میں ہرگز
شادی نہیں کرنا چاہتی " پادری نے کہا - اس کے مُنہ میں کچھ ٹھونس دو " میبگ نے
اسکا مُنہ بند کر دیا - اور پادری نے خطبہ پڑھکر شادی کر دی - ریمیریو نے ایڈرین کو
کہا - کہ " الزا تمہاری بی بی بن گئی ہے - میبگ اُسے غش آگیا ہے - اُسے کمرہ میں لیجاکر
ہوش میں لاؤ " میبگ الزا کو اُٹھا کر کمرہ میں لیگئی - اتنے میں ایک آدمی جو دروازے
پر متعین تھا - حواس باختہ اندر آیا - اور اس نے کہا - کہ بہت سے مسلح آدمی بن چکی
کیطرف آرہے ہیں - اسپر ریمیریو نے کہا " ایڈرین - چلو بھاگیں - ڈیوک الوا کا
بیٹا ڈان فریڈرک ہارلیم کا محاصرہ کئے ہوئے ہے - چلو انہیں شامل ہوں - اور
جب ہسپانیہ کی فتح ہوگی - تو پھر الزا اور اسکے خزانہ کی تلاش کرینگے - وہ تمہاری بی بی
ہو چکی ہے - اب کہیں جا نہیں سکتی -

ریمیریو اور ایڈرین تو بلا تامل بھاگ گئے - کیونکہ ریمیریو کو یہ ڈر تھا - کہ کہیں
خزانہ حاصل کرنیسے پہلے ہی وہ نہ مارا جائے - اور فائے مارٹین وغیرہ نے بن چکی کا
دروازہ توڑ ڈالا - میبگ اور قصاب نے اندر سے دھکیلا - وہ بھی پچھلے دروازہ سے بھاگ
گئے - جب مارٹین اور فائے اندر آئے - تو الزا کو ایک کمرہ میں بیہوش پایا - مارتھا
الزا کو ہوش میں لائی - اور سب شکریہ بجا لائے - فائے الزا کا بوسہ لیا چاہتا تھا -
کہ اُسنے کہا " فائے - مجھے مت چومو - کیونکہ میں اب ایڈرین کی بی بی ہوں "
فائے - تو تم شادی کرنے کیلئے یہاں آئی تھی - اور ہم یونہی تمہارے لئے
سرگرداں پھرتے رہے " -

**الزا** - نہیں وہ مجھے زبردستی پکڑ لائے - اور میرا مُنہ بند کرکے زبردستی انہوں نے

شادی کرلی - میں غش کھا کر بیہوش ہو گئی - پھر مجھے کچھ یاد نہیں ہے -

فائے - یہ کوئی شادی نہیں - زبردستی بھی کبھی شادی ہوتی ہے - اسبات کا مطلق وہم نکرو

مارٹین - ماسٹر اب کہاں چلنے کا ارادہ ہے -

فائے - تم نے بہتسے ہسپانی سپاہی مارے ہوئے ہیں - عجب نہیں ہم پھر گرفتار ہو جائیں - گو لیڈن بھی بغاوت پر آمادہ ہے - مگر جبتک ہارلیم کا فیصلہ نہیں ہوتا تبتک وہاں کچھ نہیں ہوگا - اور ہم خواہ مخواہ پکڑے جائینگے -

الزا - کسی محفوظ جگہ میں چلو -

مارتھا - ملعون ہسپانیوں نے ہارلیم کا محاصرہ کیا ہوا ہے - کیوں نہ ہم اہل شہر کی طرف سے شامل ہوں - تم نے فوج میں شامل ہو جانا - اور میں ان عورتونکی ایک پلٹن تیار کرونگی - جنکے شوہر ظالموں نے ہلاک کئے ہوئے ہیں - سب نے یہ صلاح پسند کی - اور ہارلیم میں آگئے - فی الواقع مارتھا نے عورتوں کی ایک پلٹن تیار کرلی جنھوں نے قلعبند فوجکو بڑی امداد دی - مارٹین کی تلوار نے بھی کئی ہسپانیونکا خون چوسا اور فائے کے بازو نے بھی سینکڑوں ہسپانیوں کو خاک میں رُلایا - کامل سات مہینے گذر گئے - اور لڑائی برابر جاری رہی - مگر اہل شہر کے پاس خوراک کم ہو گئی اور لوگ فاقہ کشی میں مبتلا ہوئے - ناچار ہیگ کے اہل شہر نے چند ادر شرائط پر اطاعت منظور کرلی - ہسپانی فوجنے شہر پر قبضہ کرلیا - مارٹین - فائے - الزا اور مارتھا ایک مکان میں کھڑے تھے - کہ سات ہسپانی سپاہی اسطرف سے گذرے - انمیں سے ایک نے کہا " بھائیو - یہ خوبصورت لیڈی ہے آؤ اسکو لے چلیں " ایک ان میں سے آگے بڑھا مگر معاً فائے کی تلوار اسکے سینے کے پار ہو گئی - باقی فائے پر ٹوٹ پڑے - مگر مارٹین اور فائے نے پانچ اور ڈھیر کر دئے - اور ساتواں بھاگ گیا - مارٹین نے کہا -

" بزدل شہر والوں نے ناحق اطاعت کی - کیوں باہر نکل کر

مقابلہ نہیں کیا۔ ان بے ایمان ظالم ہسپانیوں کی زبان پر کبھی غضب
ہو سکتا ہے۔ معلوم نہیں وہ کیا ستم ڈھائیں گے" وہ یہ باتیں کر
ہی رہا تھا۔ کہ ایک دستہ سپاہیوں کا معہ ایک افسر کے آپہنچا۔ اور بھاگے ہوئے
سپاہی نے کہا "حضور وہ یہ ہیں۔ جنہوں نے ہمارے چھ سپاہی قتل کر دئیے۔ افسر
ریمیرو تھا۔ اور اس نے تاشے مارٹین کو دیکھتے ہی کہا "واہ۔ واہ۔ سپاہیو انہیں
گرفتار کر لو۔ اور اس دیو کی لمبی تلوار مجھے لا دو" سپاہیوں نے حملہ کیا۔ تاشے
اور مارٹین نے بھی اچھے وار کئے۔ اور بہت سے قتل کئے۔ مگر آخر گرفتار ہو گئے
ریمیرو نے کہا "سپاہیو انہیں میرے مکان پر چھوڑ دو۔ اور یہ لمبی تلوار مجھے دیدو"
سپاہی قیدیوں کو ریمیرو کے مکان پر چھوڑ آئے۔ تھوڑی دیر گزری تھی۔ کہ ایڈرین
ہسپانی فوج کی وردی پہنے ہوئے وہاں آیا۔ وہ اپنے باپ کے ہمراہ ہسپانی فوج کی طرف
سے اہل شہر کے ساتھ لڑ رہا تھا۔ جونہی تاشے نے اُسے دیکھا۔ اُسنے کہا "ایڈرین ہمیں
مصیبت میں ڈالکر اب ہماری ہتک کرنے آئے ہو؟ ہماری نیکی کا تم نے اچھا عوض
دیا۔ کوئی حرج نہیں۔ اگلے جہان میں تمکو حساب دینا ہوگا"

ایڈرین۔ میں خود نادم ہوں۔ لیکن میں نے یہاں بوجھکر کوئی برائی نہیں کی۔ اتفاقات
ہی ایسے پیش آتے رہے ہیں۔ میں سخت پشیمان ہو رہا تھا۔ اور اسلئے میں یہاں آیا
ہوں۔ کہ کچھ تلافی مافات کروں۔ میں آپکو آزاد کرنے آیا ہوں۔

مارٹین۔ ہمیں تم پر یقین کسطرح آئے؟

ایڈرین۔ میرے ہمراہ چلو۔ اور میں تمہیں کشتی پر سوار کرا دیتا ہوں۔ تم نے لیڈن
میں پہنچ جانا۔ راستہ میں تمہارا کوئی مزاحم نہ ہوگا۔ کیونکہ پرنس اورینج لیڈن میں پہنچگیا
ہے۔ اہل شہر اسکے ساتھ ہیں۔ ہسپانیوں کو انھوں نے وہاں سے نکال دیا ہے۔ اور
لیڈن کی حفاظت کا انتظام کر رہے ہیں۔ تاشے تمہارا چچا پیٹر برگو ماسٹر (حاکم شہر) ہے

الزا - ایڈورین سچ کہتا ہے - کہ جو کچھ اس نے کیا - مجبوری سے کیا - میرا یقین ہے کہ اس وقت وہ ضرور ہماری امداد کرنا چاہتا ہے -

مارٹین - ہمارے پاس کوئی ہتھیار نہیں - اگر میری تلوار مجھے مل جائے - تو نہایت خوب ہو - مگر وہ تو پیرو لے گیا ہے - معلوم نہیں اُسے میری تلوار کے ساتھ کیا دلچسپی ہے - کیونکہ وہ اسے چلا نہیں سکتا - یہ تلوار صرف بڑے قد آور اور طاقتور بازو کیلئے موزوں ہے -

ایڈورین - مجھے اور تو کچھ معلوم نہیں - مگر پیرو نے تلوار لیتے ہی اس کے دستہ کو چاقو سے رگڑنا شروع کیا -

مارٹین - تو کسی نے اُسے بتایا ہوگا - کہ تلوار کے دستہ میں دفینہ کا نقشہ موجود ہے - مگر اسکا علم سوائے ہم تینوں کے اور کسی کو نہ تھا - کس نے اسکو بتایا؟

الزا - معاف رکھنا یہ راز اسکو میں نے بتایا تھا -

مارٹین - اور تمکو کس نے بتایا تھا؟

مارتھا - اسکو میں نے بتایا تھا - اس خیال سے کہ اگر ہم تینوں مر جائیں - تو خزانہ کا راز ہمارے ساتھ قبر میں دفن نہ ہو جائے -

فائے - دلیل تو خوب ہے - بیشک عورتیں عورتیں ہی ہوتی ہیں - الزا تمنے کیوں بتایا؟

الزا - میں شادی سے بچنا چاہتی تھی - اس نے میرے ساتھ وعدہ کیا تھا - کہ اگر میں اُسے راز بتا دوں - تو وہ مجھے شادی پر مجبور نہ کریگا - بیشک میں بزدل نکلی اور میں شرمسار ہوں - کیونکہ بے ایمان نے راز دریافت کرکے ہی جبراً میری شادی ایڈورین کے ساتھ کر دی -

مارٹین - عورتوں کا نتیجہ یہی ہوتا ہے - دیکھئے اس لیڈی کے باپ نے اس خزانہ پر اپنی جان قربان کی تاکہ وہ خزانہ اس کے وطن

کو آزاد کرانے کے کام آئے۔ ڈرک اسی خزانہ پر قربان ہوا۔ ہم پر اس خزانہ کی بدولت سینکڑوں مصیبتیں آئیں۔ اور اس لیڈی نے ذرا سی جھکی پر ہمارا سب کیا کرایا ملیامیٹ کر دیا اور اس وقت جب کہ خزانہ سے فائدہ اٹھانے کا وقت آ گیا تھا الٹا۔ مگر مارٹین تم کو کسی نے خلاف مرضی شادی کرنے پر مجبور نہیں کیا تھا۔ تم نہیں جانتے کہ یہ کیسی مصیبت اور ساری عمر کی ذلت اور خواری ہوتی ہے۔

مارٹین۔ اچھا لیڈی میں کچھ نہیں کہتا۔ آپ کے والد کی روح آپ کے ساتھ سمجھیگی۔

ایڈرین۔ جو ہونا تھا۔ سو ہو گیا۔ اب جلدی کرو۔ ورنہ ریمیر لو آ گیا۔ تو تمہاری خیر نہیں۔ وہ اسوقت ہسپانی افسروں کی کونسل میں گیا ہے۔ مارٹین۔ جیسے کشتی میں اچھے سے اچھے اوزار جو مل سکے ہیں۔ بھر دیئے ہیں۔ جلدی کرو اور پچھلے دروازہ سے نکلو۔ سب کے سب پچھلے دروازے سے نکلکر نہر کے کنارہ گئے۔ جہاں ایک کشتی کھڑی تھی۔ کسی نے انکی مزاحمت نہ کی۔ کیونکہ ایڈرین ہسپانی فوجی وردی پہنے ہوئے ان کے ساتھ تھا۔ جب سب کشتی میں اتر گئے۔ تو فائے نے کہا "ایڈرین تم کہاں جاؤ گے"؟ ایڈرین نے کہا "تمہاری جگہ قید بھگتونگا یا قتل کیا جاؤنگا۔ کیونکہ میرا نالائق باپ مجھے زندہ نہیں چھوڑے گا۔" فائے نے کہا "تو ہمارے ساتھ آ جاؤ" ایڈرین نے کہا "کیا تم مجھ پر اعتبار کر سکو گے"؟ فائے نے کہا "سمجھ اب تم نے ہمارے ساتھ سلوک کیا ہے۔ اس کے بعد سب تم پر اعتبار کرتے ہیں"۔ ایڈرین بھی کشتی میں آ گیا۔ اور کشتی ہارلیم کی طرف چلی۔ ایڈرین نے کھانے پینے کا سامان بھی کشتی میں رکھا ہوا تھا۔ اس کے بعد سب نے پیٹ بھر کر کھانا کھایا۔ کیونکہ محاصرہ کے آخری دنوں میں خوراک کی اس قدر قلت ہو گئی تھی۔ کہ ضعف خوراک پر سب کو گذارہ کرنا

پڑتا تھا - مارٹین نے کھانا کھا کر اوزار دیکھے - اور ایک لمبی اور جنگی کلہاڑی ہی
اُٹھالی - فاتے نے بھی ایک تلوار پسند کی - اور مارتھا اور الزا نے بھی ایک ایک خنجر
لیلی - اسطرح سب مسلح ہوکر خلیج مار یمر میں پہنچے - کشتی سے اُتر کر مارتھا کے ہمراہ وہ
دفینہ کے موقعہ پر پہونچے - اور خوش ہوئے - کہ کسی نے اس جگہ کو نہیں چھیڑا
تہا - فوراً کھدائی شروع ہوئی - اور بڑی محنت اور مشقت کے بعد پانچوں پیپے
اُٹھا کر کشتی میں لائے گئے - کیونکہ انہیں خیال تہا - کہ ریمیریو انہیں آزاد دیکھ
فی الفور دفینہ لینے آئیگا - ادہر سے فراغت پاکر وہ کھانا کھانے لگے - اتنے میں
مارتھا نے کہا - کہ ایک اور کشتی اسطرف آرہی ہے - مارٹین نے کہا "ریمیریو ضرور
خزانہ کی تلاش میں آیا ہوگا - ذرا چپ چاپ دیکھو وہ کیا کرتا ہے -
مارتھا - نقشہ بڑا صاف بنا ہوا ہے - امید نہیں کہ وہ غلطی کھائے - اچھا میں
کشتی ذرا اسطرف لیجاتی ہوں - تم اسجگہ کھڑے اسکو دیکھو - پیچ مچ دوسری کشتی ٹہیک
موقعہ پر کھڑی ہوئی - ریمیریو نے کہا "کشتی آگے لیچلو" ملاح نے کہا "آگے پانی
تھوڑا ہے کشتی بیٹھ جائے گی" اسپر ریمیریو نے کہا "تو کشتی یہاں رہنے دو - آؤ
پانی میں اُتر کر خشکی پر جائیں" ریمیریو اور چار آدمی پانی میں اُترے - چند قدم
آگے بڑہے - تو جزیرہ پر مارٹین فاتے اور ایڈ ریچ مسلح انہیں دکھائی دیئے
مارٹین نے کہا "آئیے صاحبان تشریف لائے - ہم آپکی خاطرداری کے لئے
تیار ہیں" ریمیریو نے کہا "اچھا تم میرے پہلے پہنچ گئے - اور میرا نالائق بیٹا
بھی تمہارے ہمراہ ہے - اور مجھ سے لڑنے پر آمادہ ہے" سپاہیو آگے بڑہو -
اور حملہ کرو" مگر مارٹین کی خوفناک کلہاڑی دیکھکر کسی کو جرات نہ پڑی
ناچار ریمیریو نے کہا - چلو کشتی میں واپس چلیں - وہ پھر کشتی میں سوار ہوئے
اور اسے چلکر دیکر دوسری طرف لے گئے - مارٹین وغیرہ بھی اپنی کشتی میں جا سوار ہوئے

کیونکہ مارٹین تاڑگیا تھا۔ کہ ریمیریو کو اُنکی کشتی نظر آگئی ہے۔ اور وہ کشتی پکڑنے کیلئے گیا ہے
بیچ میں ریمیریو کی بڑی کشتی اُنکے سامنے آگئی۔ مگر آگے نہیں بڑھ سکتی تھی۔ کیونکہ پانی
وہاں تھوڑا تھا۔ اتنے میں مارتھا کلہاڑی لیکر پانی میں اُتر گئی۔ اور ریمیریو کی کشتی کے
نیچے پہنچکر کشتی کا تختہ پھاڑنے لگی۔ دو چار ضربیں ہی اسنے کشتی میں سوراخ کر دیا۔ ریمیریو
نے گھبرا کر ایک سپاہی کو حکم دیا کہ دیکھو کشتی کون پھاڑ رہا ہے۔ سپاہی پانی میں اُترا۔
اسوقت مارتھا بھی اپنا کام کر کے پیچھے ہٹی اور کہنے لگی "ریمیریو اب یا تو غرق ہو جاؤ
اور یا مارٹین کی کلہاڑی کا مزہ چکھو" سپاہی نے بڑھکر مارتھا پر وار کیا۔ مارتھا نے
بھی اسپر وار کیا۔ اور اسکی تلوار اڑا دی۔ سپاہی دوڑ کر مارتھا کو چمٹ گئی۔ اور دونو
لہو لہان ہو کر نیچے اوپر ہوتے پانی میں غرق ہو گئے۔ مارٹین نے یہ نظارہ دیکھکر
کہا "شاباش مارتھا شاباش۔ مرتے مرتے بھی ایک سپاہی
کو لیکر مری۔ اور کشتی بھی توڑ دی۔ تیرا کارنامہ ہمیشہ یاد رہیگا"۔
ریمیریو کو اب کوئی چارہ نہ تھا۔ سوائے اس کے کہ پانی میں اُترکر مارٹین وغیرہ سے
لڑے۔ اور مع اپنے ہمراہیوں کے ڈوبتی کشتی چھوڑ کر جزیرہ کیطرف بڑھا۔ مارٹین فائی
اور ایڈرین تیار کھڑے تھے۔ ریمیریو نے آتے ہی وار کیا۔ مگر مارٹین نے وار خالی دیکر
ریمیریو کو کمر سے پکڑ لیا۔ اور اٹھا کر ہوا میں چکر دیتا ہوا اسے زور سے کشتی میں جو اہرات تھے
بیہوش پڑے سر کے بل گرا دیا کہ اسکے سر میں سخت چوٹ آگئی۔ اور وہ بیہوش ہو گیا۔ ایڈرین
فائی اور مارٹین نے باقی آدمیوں کا بھی کام تمام کیا۔ اور خدا کا شکر کر کے کشتی چلانی شروع
کی۔ انکا منشا یہ تھا۔ کہ نہر کے ذریعہ کشتی خاص لیجن میں لیجلیں۔ مارٹین نے بیہوش
ریمیریو کی ٹانگیں باندھ دیں۔ تاکہ اُسے ہوش آئے تو پانی میں نہ کود پڑے۔ سب
کشتی چلانے میں مصروف تھے۔ اور ایڈرین ریمیریو کے قریب بیٹھا ہوا چپّو چلا رہا تھا
کہ ریمیریو کو ہوش آیا۔ اور وہ بیٹھ گیا۔ ایڈرین کو دیکھتے ہی اسنے جیب سے چاقو نکال کر

ایڈرین کی پُشت کے پار کر دیا۔ ایڈرین چلایا اور مارٹن نے جلد پہنچکر ریمیرو کے ہاتھ سے چاقو
چھین لیا۔ اور کلہاڑی کا دستہ اسکے سر پر مار کر اُسے بیہوش کر دیا۔ ایڈرین کو چارپائی پر لٹا
دیا گیا۔ اور اسکا زخم دھو کر پٹی باندھی گئی۔ مگر اُسے زخم کاری لگا تھا۔ اور اسکے بچنے کی کوئی
امید نہ تھی۔ تاہم فائے کی خواہش تھی۔ کہ کسی طرح وہ زندہ مکان تک پہنچ جائے۔ ہوا موافق
تھی۔ اور تھوڑے عرصہ میں کشتی لیڈن کے نیچے آ پہنچی۔ اور فائے بار برداری کا انتظام
کر کے معہ ایڈرین اور ریمیرو کے گھر پہنچ گیا۔ لزبتھ گو بیمار رہی تھی۔ مگر اب تندرست
تھی۔ لیکن لزبتھ اب وہ نہیں رہی تھی۔ ڈرک کی موت اور فائے کی جدائی نے اسکو
نڈھال کر رکھا تھا۔ اسے فائے کے متعلق بذریعہ ہیگ یہ خبر تو ملتی رہتی تھی۔ کہ ہارلیم کی قلعہ
بند فوج کی طرف سے دشمن کیساتھ لڑائی کر رہا ہے۔ مگر ہارلیم کے مطیع ہونے پر ابھی اسے
یہ خبر نہیں ملی تھی۔ کہ فائے۔ الزا۔ اور مارٹن کا کیا حشر ہوا۔

وہ حسب دستور غمگین دل کے ساتھ اپنے کمرہ میں بیٹھی ہوئی تھی۔ کہ فائے ایڈرین کو گود میں اٹھائے اندر آیا۔ اور کہنے لگا "اماں جان ایڈرین پھر گھر میں آیا ہے۔ مگر زخمی ہے"

لزبتھ۔ مجھے اس سے کوئی سروکار نہیں۔ اسے میرے سامنے سے لیجاؤ۔

فائے۔ نہیں۔ اماں۔ اسنے توبہ کی۔ اور ہماری امداد کی۔ اُسے بخش دو۔ کیونکہ اسکی زندگی میں چند لمحے ہی باقی ہیں۔ اسپر فائے نے ساری داستان سنائی۔ اور لزبتھ نے ایڈرین کا منہ چوم کر اُسے برکت دی۔ اسکے بعد مارٹن ریمیرو کو باندھے لزبتھ کے سامنے لایا۔ لزبتھ کانپ گئی۔ لزبتھ۔ اسکو کیوں میرے سامنے لائے ہو؟

مارٹن۔ اس لئے کہ آپ اسکو سزا دیں۔ لزبتھ۔ مجھے جج کسنے بنایا ہے؟

مارٹن۔ ڈرک کے خون نے۔ ایڈرین کے خون نے۔ فائے مارٹن اور الزا کی مصیبتوں نے۔

لزبتھ۔ اچھا اسکو لوگوں کے حوالہ کر دو۔ وہی اسکو سزا دینگے۔ مارٹن۔ بہت بہتر

ریمیرو۔ لیڈی مجھپر رحم کرو۔ لزبتھ۔ کیا تم نے رحم کیا تھا۔ مارٹن لیجاؤ۔ اسے لوگوں کے حوالہ کر دو

مارٹین نے کھڑکی میں سے ریبیرو کو سر کے بل بازار میں گرا دیا۔ اور لوگوں نے سنگسار کر کے اسکی مار ڈالا۔

# تیرھواں باب

گذشتہ باب کے واقعات کو کچھ دن گذر گئے ہیں۔ اور یہ خبر عام طور پر مشہور ہو رہی تھی کہ ڈان فریڈرک نے ہسپانیہ سے اور فوج طلب کی ہے اور اسکا ارادہ لیڈن پر حملہ کرنیکا ہے۔

پرنس اوریخ جو ہالنڈ کی آزادی کا ہیرو ہے۔ لیڈن کے ایک عالیشان مکان کے ایک بڑے کمرہ میں ٹہل رہا ہے۔ وہ بڑا متفکر ہے۔ اور دل میں کہہ رہا ہے "مجھکو کامیابی نہیں ہوئی ہسپانی ظالم پھر غالب آئے۔ اگر اسدفعہ بھی ہسپانیوں کو سمندر میں غرق نہ کیا گیا۔ تو ایک عرصہ تک اہل ہالنڈ کو غلامی اور ذلت میں رہنا ہوگا۔ مگر کیا کیا جاوے میرے پاس روپیہ نہیں۔ جو کچھ میرے پاس تھا۔ مینے خرچ کر ڈالا۔ میری ماں کے جواہرات بھی خرچ ہو گئے۔ چاندی سونیکے برتن بھی بک گئے۔ اب میرے پاس کچھ نہیں رہا۔ اگر میرے پاس کافی روپیہ ہوتا۔ تو میں ہالنڈ کو ہمیشہ کیلئے ظالموں کے پنجے سے چھڑا لیتا۔ روپیہ سے جہاز بنائے جا سکتے ہیں۔ فوج بھرتی کیجا سکتی ہے سامان جنگ خرید ا جا سکتا ہے۔ اہل ہالنڈ شجاعت میں کسی سے کم نہیں ہیں مگر افسوس ہمارے پاس سامان جنگ کافی نہیں۔ اے خدا تو کب تک اس قوم کو غلامی اور ذلت میں رکھیگا۔ اور کب تک ظلم و ستم کو روا رکھیگا"

اتنے میں پرنس کا ایک سکرٹری آیا۔ اور پرنس نے پوچھا کہ کونٹ۔ کیا اشتہار چسپاں کر دیا ہے؟

کونٹ۔ اشتہار تو کل ہی چسپاں کر دیا تھا۔ لوگ روپیہ دینے پر تیار ہیں۔ مگر روپیہ شہر میں تھوڑا ہے۔ بہت لوگوں نے روپیہ غیر ممالک میں جمع کر دیا ہوا ہے۔ اور اکثر مالدار ظلم و ستم کیوجہ سے غیر ممالک میں چلے گئے ہیں۔ پھر بھی جہانتک ممکن ہے۔ لوگ

روپیہ دینگے - کیونکہ میں نے انہیں سمجھا دیا ہے - کہ انکی آزادی کی امید صرف لیڈن کے ساتھ وابستہ ہے - اگر لیڈن دشمنوں نے فتح کر لیا - تو صدیوں تک ہالنڈ کو آزادی نصیب نہ ہوگی

**پرنس** - تم نے اچھا کیا - روپیہ ہو تو سامان جنگ بافراط خرید آ جائے - اور لیڈن کو محفوظ کیا جائے - اگر ہسپانیہ کو ایک شکست ملجائے - تو پھر انکے پاؤں جمنے نہ دونگا -

**کونٹ** - سامان جنگ کے لفظ سے مجھے یاد آ گیا ہے - کہ گلی میں دو شخص آئے ہیں - اور ایک چھوٹی سی گاڑی انکے پاس ہے - جسپر کچھ پیپے رکھے ہوئے ہیں - وہ کہتے ہیں - کہ وہ سامان جنگ لائے ہیں - اور آپ سے ملنا چاہتے ہیں - **پرنس** - تو انہیں کہو کہ برگوماسٹر کے پاس پہنچا دیں

**کونٹ** - وہ اصرار کرتے ہیں کہ وہ آپ ہی کے حوالہ کرینگے - **پرنس** - کیا تم انہیں جانتے ہو

**کونٹ** - ہاں ایک تو ڈرک کا بیٹا فانے ہے - جو ہمارے برگوماسٹر کا بھتیجا ہے - اور دوسرا اسکا نوکر مارٹن ہے - جنکے کارنامے بچہ بچہ کی زبان پر جاری ہیں - مارٹن بجائے گھوڑے کے گاڑی کے آگے جتا ہوا ہے - اور فانے پیچھے سے دھکیلتا ہے - **پرنس** - اچھا انکو آنے دو - **کونٹ** - مگر وہ گاڑی بھی یہاں لانا چاہتے ہیں - **پرنس** - اگر انکی گاڑی دروازے میں سے گذر سکتی ہے - تو لے آئیں

کونٹ گیا - اور تھوڑی دیر میں مارٹن اور فانے گاڑی کھینچتے ہوئے کمرہ میں سے آتے - پرنس انہیں اس ہیئت کذائی میں دیکھکر ہنس پڑا - **فانے** - جناب عالی جب آپ ہی داستان سنینگے تو امید ہے پھر نہیں ہنسینگے - **پرنس** - فانے تم پر کون ہنسی کر سکتا ہے اور اس تمہاری نوکر پر تمہارے کارنامے بچہ بچہ کو حفظ ہیں - کون تمہاری حب الوطنی اور شجاعت کا قائل نہیں - میں تم پر نہیں ہنسا بلکہ اس ہیئت کذائی پر ہنستا ہوں - **مارٹن** - حضور نے خیال کیا ہوگا - کہ جو آدمی گدھے کا کام کرتا ہے وہ گدھا ہوتا ہے - آپ کہانی سنینگے تو اس ہیئت کذائی کو بھی بھول جائینگے - **فانے** - کیا حضور نے بلنٹ کا نام سنا ہوا ہے؟ **پرنس** - وہی جو ہیگ کا مشہور مالدار جوہری تھا؟ **فانے** - ہاں حضور - اسنے بڑی دولت جمع کی تھی - **پرنس** - ہاں میں نے سنا ہے - مگر کہتے ہیں اسکا خزانہ کہیں کھویا گیا - گو اسکو بچانیوالے ہمارے ہی آدمی تھے - **فانے** - حضور ٹھیک ہے میں [illegible]

وہ خزانہ ہمیشہ کیلئے اسکے قبضے بغیر راستہ میں مارا گیا - اور کہتے ہیں خزانہ ٹائربیک کے ایک جزیرہ میں مارٹن کی امداد سے دفن کیا - وہ مارٹن تھا اب بہشت میں ہے - خدا اسکی روح کو خوش رکھے - تم نے ساری داستان سنا دی - اور آخر میں کہا - کل ہم نے اشتہار پڑھا تھا - اور ہمیں معلوم ہوا کہ آپکو روپیہ کی سخت ضرورت ہے - پرانٹ نے اسی **ضرورت کیلئے خزانہ جمع کیا تھا - اسکو یقین تھا کہ اسکا خزانہ اس کے وطن کی آزادی کے کام آئیگا اور اہل ہالینڈ اسکو برکت دینگے - اور اسکے حق میں دعائے خیر کرینگے** اس گاڑی میں پرانٹ کا خزانہ ہے جو زر و جواہرات میں ہے۔ **پرنس** (دنگ ہو کر) تم میرے ساتھ ہنسی تو نہیں کرتے؟ **فائے** نہیں **پرنس** - مگر پرانٹ کی ایک لڑکی تھی - **فائی** - ہاں اسکا نام الزبیتھ اور وہ میری بی بی ہے - میں نے اسکو اور اپنی ماں کو انگلینڈ بھیج دیا ہوا ہے - تاکہ وہاں آرام کیساتھ رہیں - **پرنس** - تو یہ خزانہ اسکا ہے **فائے** - سارا نہیں - کچھ حصہ اسکا ہے - مگر اسنے **خوشی سے اپنا حصہ چھوڑ دیا ہے - اور کہتی ہے کہ سب کا سب ملک کی حفاظت میں خرچ کیا جائے - مارٹین کو پانچ ہزار اشرفی انعام اسمیں سے ملنا تھا - مگر مارٹین نے بھی اپنا انعام چھوڑ دیا ہے - اسلئے ہم سب کا سب آپکے لئے لائے ہیں - مارٹین** - ہاں حضور میں کچھ نہیں لینا چاہتا میرے پاس اور کچھ نہیں - ورنہ وہ بھی دیدیتا **پرنس** - تمہارے پاس کیوں کچھ نہیں؟ یہ طاقتور بازو! **مارٹین - یہ پہلے سے ہی وطن کیلئے وقف ہیں - میں اور فائی اسی لئے یہاں رہ گئے ہیں کہ وطن پر جانیں قربان کریں** - لیجئے میں ایک پیپا کھولتا ہوں - مارٹین کھولنے کا سامان ساتھ لایا ہوا تھا - اسنے جھٹ ایک پیپہ کھولا - اور کمرہ کا فرش جواہرات سے جگمگانے لگا - پرنس کو اسقدر خوشی ہوئی - کہ وہ ضبط نہ کرسکا اور اسکی آنکھوں میں آنسو بھر آئے - "میرے اللہ میں کس منھ سے تیرا شکر ادا کروں کیلئے فکر کے وقت میں تو نے امداد کی ہے - اس روپیہ سے جہاز بنینگے - رسد خریدی جائیگی - سامان جنگ تیار ہوگا - فوجیں بھرتی ہونگی - اور ہسپانیوں کو سمندر میں غرق کیا جائیگا - میرے بہادرو آؤ میں تمہیں گلے سے لگا لوں - واقعی ہالینڈ کے دن اچھے آگئے ہیں - کہ اسکے بچوں میں حب الوطنی کا اسقدر جوش بھر گیا ہے۔" ناظرین - لیڈن کا ڈیفنس تاریخ میں قابل یادگار ہے جو اس پرنس اورنج نے جسکا نام ولیم خاموش تھا - کیا ہمیں اسکے تکرار کرنیکی ضرورت نہیں - اتنا ہی کافی ہے کہ پرنس نے ہسپانیوں کو فاش شکست دی - انکے جہاز غرق کر دئیے - اور ملک کو ظالموں کے پنجہ سے چھڑا لیا - اور ہمیشہ کیلئے اسے آزاد کر دیا - فائی الزا اور مارٹین بڑی عزت اور خوشی کی زندگی عرصہ تک بسر کرتے رہے اور اپنی محبت کا پھل کھاتے رہے - یہ سب محب الوطنوں کی بدولت یہ چھوٹا سا ملک جسکی آبادی صرف چالیس لاکھ کی ہے - اسوقت تک مطلق آزاد ہے - اور اسکے باہمت اور آزادی پسند باشندے ہیں جو ٹرنسوال میں بوئر کے نام سے مشہور ہیں - اور جنہوں نے آزادی کیخاطر انگریزوں کے ساتھ لڑائیاں کیں اور مغلوب ہوکر امن سے نہ بیٹھے - جبتک ٹرنسوال میں سلف گورنمنٹ قائم نہ کرالی اور اپنے جنرل بوتھا کو پریذیڈنٹ نہ بنالیا **سچ ہے محبان وطن کا خزانہ اور وطن کیخاطر اس خزانہ پر سبھی قربانیاں کیسا اچھا پھل لاتی ہیں - خدا ان سب کو برکت دے - آفرین - صد ہزار آفرین**

**آفریں باد بریں ہمت مردانہ آن**